# الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

جلد 26 — جمعۃ المبارک 01؍فروری 2019ء — 25 جمادی الاوّل 1440 ہجری قمری ❁ 01؍تبلیغ 1398 ہجری شمسی — شمارہ 05


## ارشادِ نبوی ﷺ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ بَرِّدْ قَلْبِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ۔

اَللّٰھُمَّ نَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ

اے اللہ! میرے دل کو اولوں اور برف اور ٹھنڈے پانی سے دھودے۔ اے اللہ! میرے دل کو خطاؤں سے ایسے پاک کردے جس طرح تُو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک وصاف کردیا ہے۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

## کلام امام الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ جو فرمایا ہے اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡہِبۡنَ السَّیِّاٰتِ (ھود:115) یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ بوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں، مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وُہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ اُن کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا الصلوٰۃ کا لفظ نہیں رکھا۔ باوجودیکہ معنے وہی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اُس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً برائیوں کو دور کرتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سُرور اپنے اندر رکھتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 164)

## امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

مورخہ 18 تا 24 جنوری 2019ء کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گوناگوں مصروفیات کے علاوہ دیگر امور کی ایک جھلک ہدیۂ قارئین ہے:

❁…18؍جنوری بروز جمعۃ المبارک: (مسجد بیت الفتوح) حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں نیز یوٹیوب اور دیگر میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر، بدری صحابی حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا دلنشین تذکرہ فرمایا۔

دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احباب کے استفادہ کے لئے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ و خطابات کا باقاعدگی کے ساتھ اردو کے علاوہ سات زبانوں میں رواں ترجمہ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا جاتا ہے۔ ان زبانوں میں عربی، انگریزی، بنگلہ، جرمن، فرنچ، سواحیلی اور انڈونیشین شامل ہیں۔ جبکہ ایم ٹی اے افریقہ پر الگ سے انگریزی کے افریقی لہجہ (accent) میں بھی ترجمہ نشر کیا جاتا ہے۔

❁…20؍جنوری بروز اتوار: آج بعد نماز ظہر و عصر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طاہر ہال مسجد بیت الفتوح میں دارالقضاء کے انٹرنیشنل ریفریشر کورس کے اختتامی اجلاس سے نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ حضورِ انور نے اپنے خطاب میں قاضی کی ذمہ داریوں اور اس کے بلند اخلاقی اور روحانی معیار بیان فرمائے۔ یہ ریفریشر کورس دارالقضاء کی صدسالہ جوبلی کے موقع پر منعقد کیا گیا تھا۔ (اس ریفریشر کورس کی تفصیلی رپورٹ …باقی صفحہ 11 پر…

## صدسالہ جوبلی دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ (1919ء تا 2019ء) کے موقع پر انٹرنیشنل ریفریشر کورس کا انعقاد

## حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اختتامی اجلاس میں شرکت اور انتہائی بصیرت افروز خطاب

☆…یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ قاضی کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے اور اسے ہر فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر انصاف کے اعلیٰ معیار پر اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں اور عقل پر رکھ کر کرنا چاہئے۔ ☆…قاضیوں کی ذمہ داری کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے۔ ☆…تمہارا فیصلہ انصاف کے باریک در باریک پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے اور شریعت اور قانون کے تمام پہلو سامنے رکھتے ہوئے ہو ☆…قاضی اس معیار پر اپنے آپ کو پرکھیں کہ اگر وہ کسی مقدمے میں فریق ہوں یا یہ کہ فریق کی جگہ وہ خود ہوں تو اپنے خلاف گواہی دیں گے؟ ☆…ہمارے قاضی کا معیار صرف قانون جاننا یا شریعت جاننا یا صائب الرائے ہونا نہیں ہے بلکہ تقویٰ بھی ایک بہت بڑی شرط ہے اور ہر فیصلہ لکھتے ہوئے خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا کر کے دعا کی ضرورت ہے۔ ☆…جب انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلہ کریں گے تو وہ فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ کی نظر میں قابل قبول ہوتا ہے۔ ☆…یہ قاضی کی ذمہ داری ہے کہ فریقین کی تسلی کروانے کی حتی المقدور کوشش کرے۔

### 15 ممالک سے 114 نمائندگان کی شمولیت، مختلف عناوین پر قاضیانِ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقاریر، مجلس سوال و جواب

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد مبارک میں جماعت احمدیہ کے انتظامی ڈھانچے کی بنیاد رکھی اور اس طرح یکم جنوری 1919ء کو دیگر صیغہ جات کے ساتھ ایک اہم صیغہ دارالقضاء بھی قائم فرمایا۔ آپؓ نے فرمایا: ’’مختلف علاقہ جات میں قاضی ہوں۔ خاص جھگڑوں میں جن میں شرعی مسائل کی واقفیت کی ضرورت نہ ہو یا ایسے امور جن میں صرف آسان شرعی مسائل کی ضرورت ہوتی ہو ان کو فیصلہ کرنے کا اختیار ہوگا۔‘‘ (اخبار الحکم 7 جنوری 1919 صفحہ 5)

اب 100 سال گزرنے پر دارالقضاء کا وہ ننھا پودا جو بالکل ابتدائی رنگ میں لگایا گیا تھا خلفائے سلسلہ احمدیہ کی توجہ اور راہنمائی سے اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ کر ایک مضبوط تناور درخت کی شکل اختیار کر رہا ہے اور قادیان کی بستی سے نکل کر اس کی شاخیں عالمی سطح پر لہلہا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب تک کل 18 ممالک میں یہ نظام فعال ہے اور اس سے عالمی سطح پر افراد جماعت احمدیہ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

…باقی صفحہ 25 پر…


**اس شمارہ میں:**

☆…رپورٹ دورۂ امریکہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ☆…جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں ☆…نظرانداز کئے جانے والے پاکستانی عدلیہ کے بعض فیصلے ☆…خطبہ جمعہ حضورِ انور فرمودہ 11؍جنوری 2019ء ☆…تعارف کتاب ’عائلی مسائل اور ان کا حل‘‘ ☆…جماعتِ احمدیہ اور سالِ نَو کا استقبال ☆…رپورٹ اجتماع مجلس انصاراللہ یوکے ☆…رپورٹ اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے ☆…الفضل ڈائجسٹ ☆…خطاب حضور انور ایدہ اللہ (اجتماع مجلس انصار اللہ یوکے)

# امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ و گوئٹے مالا اکتوبر، نومبر 2018ء

☆...واقفین نو کو اردو سیکھنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔☆...ہمیں اس وقت ڈاکٹروں اور اساتذہ کی ضرورت ہے اور کچھ انجینئرز اور اکاؤنٹنٹس کی بھی ضرورت ہے لیکن زیادہ تر ڈاکٹروں اور اساتذہ کی ضرورت ہے۔☆...میں نے دو سال پہلے کینیڈا میں خطبہ دیا تھا وہی واقفینِ نو کا چارٹر ہے۔ اس میں اکتیس نکات تھے، ان پر عمل کرو۔ ☆...پانچ نمازیں باقاعدہ پڑھا کرو اور جہاں جہاں نماز سینٹر اور مساجد ہیں نماز باجماعت پڑھا کرو، قرآن کریم کی تلاوت باقاعدہ کرو، اپنی دوستیاں اچھے لڑکوں سے رکھو اور پڑھائی کی طرف توجہ دو۔ یہ چار باتیں یاد رکھ لو اور باقی نکات اس خطبہ سے لے لینا۔☆...اعلیٰ تعلیم صرف واقفین نو کے لئے نہیں بلکہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔

**(واقفینِ نَو کی کلاس میں حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات)**

**واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کی الگ الگ کلاسز، ہیوسٹن کی مختلف جماعتوں کی مجالسِ عاملہ اور دیگر احباب کی حضورِ انور کے ساتھ گروپ فوٹو،**
**امریکہ بھر سے آنے والے احمدیوں نیز مارشل آئی لینڈز سے تعلق رکھنے والے احمدیوں کے ایک وفد کی حضورِ انور سے ملاقات**

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

... ... ... ... ... ... ... ... ...

## 26/ اکتوبر 2018ء بروز جمعۃ المبارک

(حصہ دوم)

... ... ... ... ... ... ... ... ...

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ سوا چھ بجے مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق واقفات نو کی کلاس کا انعقاد ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ماہین وڑائچ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ طوبیٰ خورشید اور بعد ازاں انگریزی ترجمہ عزیزہ شافیہ بشیر احمد نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ فائزہ مبین نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دعا میں نے رسول کریم ﷺ سے ایسی سیکھی تھی جسے میں کبھی بھی پڑھنا بھولتا نہیں۔ جو یہ ہے:۔

"اللھم اجعلنی اعظم شکرك وأكثر ذكرك واتبع نصحك وأحفظ وصيتك"۔ (مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ 311)

اے اللہ مجھے ایسا بنا دے کہ تیرا بہت زیادہ شکر کر سکوں اور بہت زیادہ تجھے یاد کروں اور تیری خیر خواہی کی باتوں کی پیروی کروں اور تیرے تاکیدی حکموں کی حفاظت (اپنے عمل سے) کر سکوں۔

اس کے بعد اس حدیث نبویؐ کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزہ ماہدہ جاوید سیفی نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ حمدہ عرفان نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل ارشاد ملفوظات سے پیش کیا:

**حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:**

"وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ بھی میرے ہی لئے ہے ...پھر یہ بھی جمع ہے کہ خدا تعالیٰ نے تبلیغ کے سارے سامان جمع کر دئے ہیں۔ چنانچہ مطبع کے سامان، کاغذ کی کثرت، ڈاکخانوں، تار اور ریل اور دُخانی جہازوں کے ذریعہ کُل دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے اور پھر نِت نئی ایجادیں اس جمع کو اور بھی بڑھا رہے ہیں کیونکہ اسبابِ تبلیغ جمع ہو رہے ہیں۔ اب فونوگراف سے بھی تبلیغ کا کام لے سکتے ہیں اور اس سے بہت عجیب کام نکلتا ہے، اخباروں اور رسالوں کا اجراء۔ غرض اس قدر سامان تبلیغ کے جمع ہوئے ہیں کہ اس کی نظیر کسی پہلے زمانہ میں ہم کو نہیں ملتی۔"

(الحکم جلد 6 نمبر 43 مؤرخہ 30 نومبر 1902ء)

اس کے بعد عزیزہ دانیہ عفت احمد نے اس اقتباس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ ملیحہ جلال لقمان نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ؎

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

میں سے منتخب اشعار پیش کئے۔

اس کے بعد عزیزہ ہالہ طارق بھٹی نے حضورِ انور کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں عزیزہ لبیبہ سعید، عزیزہ امامہ لاریب اور عزیزہ ہما منیر نے "ایم ٹی اے۔ ہمارا خلافت سے تعلق کا ذریعہ" کے عنوان پر ایک پریزنٹیشن دی۔

اس کے بعد عزیزہ ماہم احمد نے اردو زبان میں "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے عنوان پر تقریر کی۔

بعد ازاں عزیزہ عالیہ بلال رانا، عزیزہ امبر محمود، عزیزہ اسماء یاسین اور عزیزہ فاطمہ ظفر تنولی نے "ٹیکساس (TEXAS) شہر کی سیر" کے عنوان سے ایک پریزنٹیشن دی۔

بعد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ **ایک واقفہ نو نے پوچھا کہ میرے والد چاہتے ہیں کہ میں میڈیکل پڑھوں اور اسی لئے بائیو میڈیکل پڑھ رہی ہوں جبکہ مجھے وکیل بننے کا شوق ہے تو اس صورت میں کیا کروں؟**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

میڈیکل پڑھنے کا شوق پیدا کرو کیونکہ ہمیں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے وکیلوں کی نہیں۔ آپ کے ابّا جو کہتے ہیں ٹھیک کہتے ہیں۔

☆ **اسی واقفہ نو نے کہا کہ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ بہترین اقتصادی نظام کونسا ہے جیسا کہ امریکہ میں کیپٹل ازم ہے یا سوشل ازم؟**

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

بہترین نظام اسلامی مالیاتی نظام ہے۔ اس کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کتاب اسلام کا اقتصادی نظام پڑھیں جو آپ کو تفصیل مہیا کر دے گی۔ اسے دو لفظوں میں یا چار منٹوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اسلامی نظام نہ ہی سوشل ازم ہے اور نہ ہی کیپٹل ازم بلکہ اس کا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ ہر ایک کی ضرورت پوری کرنی ہے۔ اس کے لئے زکوٰۃ ہے اور دوسرے ٹیکسز ہیں باقی تفصیل کتاب سے پڑھیں۔

☆ ایک واقفہ نو بچی نے بتایا کہ وہ ربوہ سے پورٹ لینڈ جماعت میں آئی ہے اور حضور انور کی تحریک پر بیت الفتوح کے لئے کچھ جیولری دینا چاہتی ہے۔ بچی نے کہا کہ اس کی خواہش ہے کہ وہ حضور انور کی خدمت میں پیش کرے۔ حضور انور نے استفسار فرمایا کہ 'کیا نام اور پتہ لکھ دیا ہے؟ تا کہ اس کی رسید بھجوائی جا سکے۔' جس پر بچی نے کہا جی لکھ دیا ہے تو اس پر حضور انور نے فرمایا 'ٹھیک ہے۔'

☆ **ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ حضور انور نے وقف نو بچوں کے لئے تحریک فرمائی ہے کہ وہ اردو سیکھیں لیکن یہاں سارے اجلاس اور اجتماعات انگلش میں ہوتے ہیں۔**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

انگلینڈ میں بھی ایسے ہی تھا، لیکن اب ہم نے شروع کیا ہے کہ ستر فیصد کارروائی انگلش اور تیس فیصد اردو میں ہو۔ پہلے یہ اس لئے تھا کہ اکثریت انگلش سمجھتی تھی اور اردو بہت کم کو سمجھ آتی تھی لیکن یہاں اب immigrants کی ایک بڑی تعداد آئی ہے اس لئے یہاں بھی ایسا کیا جا سکتا ہے کہ جب تک وہ صحیح طرح سے انگلش نہیں سیکھ لیتے انہیں یہ سہولت ملنی چاہئے۔ بہرحال ایک واقفہ نو کو اردو آنی چاہئے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

ماشاء اللہ جیسے تم سب واقفات نو میرے سامنے سکارف اوڑھ کر بیٹھی ہو، تمہیں دوسری لڑکیوں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہونا چاہئے اور اسی طرح تمہارے اخلاق، نمازیں، گفتگو اور لباس بھی۔ آپ کے لباس میں حیا ہونی چاہئے اور سکارف اوڑھے ہونا چاہئے۔ صرف باتیں کرنے، نعرے لگانے یا ترانے پڑھنے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ واقفات نو کو عملی نمونہ دکھانا پڑے گا۔

☆ **ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص برے کام کرتا ہو جیسے کہ بنک ڈکیتی لیکن پھر اس میں نیک تبدیلی ہو تو کیا وہ جنت میں جا سکتا ہے؟**

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

آخری فیصلہ تو اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے کہ کس نے کہاں جانا ہے؟ لیکن اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر کوئی اپنے آپ کو تبدیل کر لے اور گناہوں کی توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی باتیں مانے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں لے جائے گا۔

☆ **ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ عام طور پر مردوں اور عورتوں کے درمیان پردہ ہوتا ہے لیکن جب حج پر جاتے ہیں تو وہاں عورتوں اور مردوں کے درمیان پردہ نہ ہونے کی کیا حکمت ہے؟**

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** حج ایک ایسی عبادت ہے جو کہ پورے انہماک اور توجہ سے ہوتی ہے۔ کم از کم اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے۔ مرد عورت کی طرف نہ دیکھے اور عورت مرد کی طرف نہ دیکھے۔ اس لئے یہ ایک وجہ ہو سکتی ہے لیکن آج کل جو حج کے لئے جاتے ہیں ان کا تو کوئی ایمان ہی نہیں ہے ان کے تو پتہ نہیں حج بھی قبول ہوتے ہیں کہ نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جب 13-1912ء میں حج کے لئے گئے تو فرماتے ہیں کہ انڈیا سے ایک چوبیس پچیس سال کا لڑکا بھی حج پہ گیا ہوا تھا جو کہ حج کے دوران بجائے دعائیں کرنے کے فلمی گانے گا رہا تھا تو ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ حج تو مکمل انہماک اور توجہ چاہتا ہے۔ یہی ایک وجہ بیان ہو سکتی ہے۔ باقی جو ہمیں بتایا گیا ہم نے تو اس طرح ہی کرنا ہے۔ آنحضور ﷺ کے زمانے میں بغیر کسی چادر کے بغیر کسی پردہ کے اور بغیر کسی دیوار کے مرد آگے نمازیں پڑھا کرتے تھے اور عورتیں پیچھے نمازیں پڑھتی تھیں، وہ بھی زمانہ تھا۔ یہ پردہ تو تمہاری سہولت کے لئے ہے۔ حج میں عورتوں کے لئے مردوں کی طرح احرام نہیں ہوتا وہ اپنا لباس پہن کر بھی حج کر سکتی ہیں۔

☆ **ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ اگر آپ کا خاوند آپ کو بے پردگی کے لئے کہے تو پھر کیا کرنا چاہئے؟**

...باقی صفحہ 9 پر...

# جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے 22 فروری 1920ء کو لاہور سے روانگی کے موقع پر جماعت احمدیہ لاہور کے مردوں، عورتوں اور طالب علموں سے مخاطب ہو کر ایک تقریر فرمائی جس میں بحیثیت ایک جماعت انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضورؓ نے اس تقریر میں تین امور اپنی رائے کا قربان کرنا، آپس کے معاملات میں طبائع کا لحاظ رکھنا اور جماعتی عہدیداروں یا افسروں کی اطاعت کا خصوصیت سے ذکر فرماتے ہوئے انہیں اجتماعی اتحاد کے قیام کے لئے بنیادی ضرورت قرار دیا۔ (ایڈیٹر)

حضورؓ نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

## ظاہری انتظام کے متعلق ہدایت

جو کچھ مَیں آج آپ لوگوں کو کہنا چاہتا ہوں اس کو ابھی تھوڑی دیر کے بعد بیان کروں گا۔ پہلے اس بیٹھنے کے متعلق جس طرز پر آپ لوگ اس وقت بیٹھے ہیں ایک واقعہ سناتا ہوں۔ حضرت مظہر جان جاناں اسلام میں بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں اور ہمارے حضرت خلیفہ اول، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے پہلے ان کے مریدوں میں سے ایک کے مرید تھے۔ ان کے متعلق لکھا ہے کہ انہیں ایک بادشاہ ملنے کے لئے گیا۔ اس کے ساتھ اس کا وزیر بھی تھا۔ حضرت مظہر جان جاناں کے پاس پانی کی بھری ہوئی ایک صراحی رکھی تھی جس میں سے وہ ضرورت کے وقت پانی نکال لیا کرتے تھے۔ وزیر کو اس وقت پیاس لگی اور اس نے اس میں سے نکال کر پانی پیا۔ لیکن پینے کے بعد آب خورہ ٹیڑھا رکھ دیا۔ لکھا ہے۔ اس پر انہوں نے بادشاہ کی طرف دیکھ کر کہا کہ اس کو کس احمق نے وزیر بنایا ہے کہ یہ آبخورہ کو بھی سیدھا رکھنا نہیں جانتا۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اتنی سی بات پر بادشاہ کے سامنے ایسے الفاظ استعمال کرنے مناسب نہ تھے۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو اس قسم کی معمولی باتوں کا انسان کے دوسرے اہم کاموں پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ نماز پڑھتے وقت صفوں کو سیدھا رکھو ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ) اسی طرح فرمایا خدا خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 133) صفوں کو سیدھا رکھنے کی حقیقت فوجوں کے ظاہری انتظام کو دیکھ کر معلوم ہوسکتی ہے۔ فوجوں میں کیسی ظاہری خوبصورتی اور انتظام ہوتا ہے اور اس کا ان کے کام پر کتنا اثر پڑتا ہے۔ لیکن جن فوجوں کا ظاہری انتظام اچھا نہیں ہوتا۔ وہ کبھی دشمن پر فتح نہیں پاسکتیں۔ تو مومن کو ظاہری شکل بھی خوبصورت بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور لیکچر سننے کے لیے ظاہری خوبصورتی یہی ہے کہ سننے والوں کا اکثر حصہ خطیب کے سامنے ہو۔ کیونکہ سامنے ہونے کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔

## لاہور کی حیثیت
## حضرت خلیفۃ المسیح کے نزدیک

اس کے بعد میں آپ لوگوں کی توجہ اس مضمون کی طرف پھیرتا ہوں جس کے لئے میں نے آج آپ کو بلایا ہے۔ میں لاہور میں قریباً بیس سال سے آتا ہوں اور یہاں خدا تعالیٰ نے میرا ایک خاص تعلق بھی پیدا کیا ہوا ہے یعنی یہیں وہ گھر ہے جس میں میرا بیاہ ہوا ہے۔ اس لحاظ سے قادیان کے بعد لاہور میرے گھر کی حیثیت رکھتا ہے۔ پھر جس طرح حضرت صاحب کے نزدیک قادیان کے بعد سیالکوٹ کا درجہ تھا اسی طرح میرے نزدیک قادیان کے بعد لاہور کا درجہ ہے اور گو ہمارا تو یہ مذہب نہیں لیکن بعض فقہاء کے نزدیک اس تعلق کی وجہ سے جو مجھے لاہور سے ہے یہاں آ کر مجھے پوری نماز پڑھنی چاہیے۔

## جماعت لاہور کی مختلف حالتیں

اس عرصہ میں کہ جب سے میں لاہور آتا ہوں۔ میں نے یہاں کی جماعت کی مختلف حالتیں دیکھی ہیں۔ میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا ہے جبکہ لاہور میں ہماری جماعت تو تھی لیکن بہت قلیل تھی۔ پھر میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا ہے کہ یہاں جماعت کثیر ہوگئی اور بہت سے لوگ اس میں شامل ہوگئے۔ مگر میرے نزدیک اس وقت باوجود کثیر ہونے کے قلیل تھی۔ اس لئے کہ لوگوں کے دل پھٹے ہوئے تھے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاہور اس اختلاف کا مرکز قرار پایا جس نے ڈائنامیٹ کی طرح احمدیت کو اڑانا چاہا اور وہ شورش جو ساری جماعت میں پھیلی اس کی بنیاد لاہور میں ہی رکھی گئی۔ اس وقت جبکہ اس شورش کی بنیاد رکھی جارہی تھی۔ لاہور میں آنیوالا شخص بجائے اس کے کہ یہاں کی جماعت کے افراد کی آپس میں محبت اور پیار دیکھے یہی دیکھتا تھا کہ ان میں اختلاف اور انشقاق بڑھتا جاتا ہے اور معلوم کرتا تھا کہ یہ جماعت اب بھی گئی، اب بھی گئی۔ کیونکہ یہاں کے لوگوں کو رات دن سوائے جھگڑے کے اور کوئی کام ہی نہ تھا۔ اس وقت ایک طرف تو وہ لوگ تھے جن کے خیالات وہی تھے جو ہمارے ہیں اور دوسری طرف وہ تھے جو اب پیغامی بن کر رونما ہوئے ہیں۔ ان میں آئے دن جھگڑے اور بحثیں رہتی تھیں۔ نماز کے لئے جمع ہوتے تو جھگڑتے۔ نماز ختم کر لیتے تو جھگڑتے۔ کسی دعوت پر جمع ہوتے تو جھگڑتے۔ کسی اور موقع پر اکٹھے ہوتے تو جھگڑتے۔ اور یہ مادہ اس قدر بڑھ گیا تھا کہ جب کبھی آپس میں صلح صفائی کی تحریک ہوتی تو اس تحریک میں سے بھی فساد کا ہی پہلو نکال لیا جاتا۔

ایک دفعہ جب فتنہ بہت بڑھ گیا اور میں قادیان سے لاہور روانہ ہوا تو حضرت خلیفہ اولؓ نے مجھے فرمایا کہ وہاں کے لوگوں کو سمجھانا۔ جب میں یہاں آیا تو میں نے اپنا یہ خیال پیش کیا کہ آپس میں صلح کی کوئی تدبیر ہونی چاہیے اور جس کے متعلق کسی کو اختلاف ہو اس کو علیحدگی میں بتانا چاہیے۔ مجلس میں شرمندہ اور نادم نہیں کرنا چاہیے اور میں نے اسی مضمون پر تقریر بھی کی۔ تقریر کے بعد ایک دوست کے ہاں دعوت تھی جب ہم روانہ ہوئے تو پیچھے دیکھا کہ لوگوں کی ایک جماعت میری تقریر کے متعلق کہہ رہی ہے کہ اس کا فلاں حصہ فلاں پر چسپاں ہوتا ہے اور فلاں حصہ فلاں پر۔ گویا وہ تقریر جو صلح کے لئے بطور تجویز کی گئی تھی، اسی کے متعلق یہ کہنا شروع کر دیا گیا کہ اس میں جو یہ کہا گیا ہے کہ ضد نہیں کرنی چاہیے۔ یہ فلاں کے متعلق کہا گیا ہے۔ دوسرا کہتا، نہیں فلاں کے متعلق ہے۔ اس پر جھگڑا شروع ہوگیا۔ تو اس وقت سخت فتنہ کی بنیاد رکھی جا چکی تھی۔ پھر وہ وقت آیا جبکہ اس فتنہ کے بیج کا نتیجہ پیدا ہوا۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کے مطابق کہ ”لاہور میں ہمارے پاک ممبر“ یہاں کی جماعت کے کثیر حصہ کو سنبھالا اور گو ایسا ہوا کہ بعض اور مقامات پر فتنہ برپا کرنے والوں کے ساتھی ہمارے لوگوں سے زیادہ پائے گئے، لیکن لاہور میں خدا تعالیٰ نے جماعت کے اکثر حصہ کو حق پر قائم رکھا۔ تو لاہور کی جماعت مختلف حالتوں میں سے گزری ہے اور میں نے چونکہ ان حالتوں کو دیکھا ہے۔ اس لئے اس سے اچھی طرح واقف ہوں۔ گو مجھے اب لاہور میں آنے کا کم موقع ملتا ہے۔ پہلے تو میں سال میں دو تین بار آیا کرتا تھا اور اب کم آسکتا ہوں۔ تاہم یہاں کی جماعت کی حالت کا مجھے خوب علم ہے اور میں یہاں کے لوگوں کے حالات سے خوب اچھی طرح واقف ہوں۔

## قیام اجتماع کے لئے
## رائے کی قربانی ضروری ہے

ان تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں آپ لوگوں کو ایک نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ کہ سب سے بڑی چیز اجتماع کے قیام کے لئے انسان کی رائے کی قربانی ہے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ جب ہم ایک بات کو سچا سمجھتے ہیں تو پھر کس طرح اس کے متعلق اپنی رائے کو قربان کر سکتے ہیں۔ اگر قربان کر دیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جھوٹ اور ناراستی پھیلے گی۔ لیکن یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے جو واقعات پر نظر نہ رکھنے کی وجہ سے لگتی ہے۔ کسی بات کے سچ یا جھوٹ ہونے اور کسی رائے کے صحیح یا غلط ہونے میں بہت بڑا فرق ہے۔ سچ اور جھوٹ تو یہ ہوتا ہے کہ ایسی بات جس کو انسان دیکھتا ہے اور دیکھ کر ایسے رنگ میں بیان کرتا ہے جس طرح اس نے دیکھا نہیں یہ جھوٹ ہے۔ اگر ہو بہو بیان کر دے تو یہ سچ ہوگا۔ یا کوئی پرانا واقعہ ہے اس کے متعلق وہ خود تو کچھ نہیں جانتا لیکن کسی اور نے اسے جس طرح بتایا ہے وہ اسی طرح بیان نہیں کرتا بلکہ اَور طریق سے بیان کرتا ہے یہ جھوٹ ہے اور اگر اس نے کسی سے جو کچھ سنا ہے وہی جھوٹ ہے اور وہ اسی کو آگے بیان کرتا ہے تو یہی جھوٹ ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ سچ یا جھوٹ کسی ایسے امر کے متعلق ہوتا ہے جو زمانہ ماضی میں گزر چکا ہو لیکن رائے آئندہ ہونے والے معاملات کے متعلق ہوا کرتی ہے۔ مثلاً یہ ہے کہ فلاں جگہ جلسہ کرنا چاہیے یا نہیں۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ کرنا چاہیے یا نہیں کرنا چاہیے۔ اس میں سچ یا جھوٹ کا کوئی دخل نہیں بلکہ یہ رائے ہے جس کے متعلق صحیح یا غلط کہا جاسکتا ہے لیکن سچ یا جھوٹ نہیں کہا جاسکتا۔ پس اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے کہ رائے میں سچ یا جھوٹ کا تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ رائے انسان کا خیال ہوتا ہے کہ فلاں کام یوں مناسب نہیں، یوں مناسب ہے۔

## کسی رائے کے متعلق
## کس طرح فیصلہ کرنا چاہیے

پھر رائے کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ کرتے وقت یہی نہیں دیکھا جاتا کہ نقصان کی کونسی بات ہے اور نفع کی کونسی۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ فلاں کام یوں کرنا چاہیے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ فی الواقع مفید ہو لیکن دوسروں کی سمجھ میں اس کا مفید ہونا نہ آئے۔ ایسے موقع پر یہ دیکھنا چاہیے کہ ان سب لوگوں کو فتنہ میں ڈالنا اچھا ہے جن کی سمجھ میں اس کام کا اچھا ہونا نہیں آتا یا اس کو کرنا مفید ہے۔ ایسے موقع کے لئے یہی مناسب ہوگا کہ اس کو چھوڑ دیا جائے اور جس طرح دوسرے کہتے ہیں اسی طرح کیا جائے۔ پس معاملات کا فیصلہ کرتے وقت ہر انسان کو ہمیشہ اپنی ہی رائے پر زور نہیں دینا چاہیے اور اس کے خلاف فیصلہ سننے کے لئے بھی تیار رہنا چاہیے۔ نہ کہ اس پر اتنا زور دینا چاہیے کہ ضرور اسی طرح ہو اور نہ دوسروں کی حقارت کرتے ہوئے یہ کہنا چاہیے کہ یہی رائے درست ہے اور کسی کی درست نہیں۔

## ضروری نہیں کہ ہر معاملہ میں
## انسان کی رائے درست ہو

یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ ہر ایک معاملہ میں انسان کی اپنی رائے درست ہو اور انسان تو الگ رہے بعض معاملات کے متعلق رسول کریم ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ ممکن ہے میری رائے درست نہ ہو (نبراس۔ شرح الشرح لعقائد نسفی صفحہ 396 مطبوعہ میرٹھ) پس جب محمد ﷺ کی رائے بھی ایسی ہوسکتی ہے تو اور کون ہے جو اپنی رائے میں غلطی نہیں کرسکتا۔

## خلیفہ یا امیر کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟

یہ جو امارت اور خلافت کی اطاعت کرنے پر اس قدر زور دیا گیا ہے اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ امیر یا خلیفہ کا ہر ایک معاملہ میں فیصلہ صحیح ہوتا ہے۔ کئی دفعہ کسی معاملہ میں وہ غلطی کر جاتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کا اسی لئے حکم دیا گیا ہے کہ اس کے بغیر انتظام قائم نہیں رہ سکتا تو جب رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مَیں بھی غلطی کرسکتا ہوں تو پھر خلیفہ یا امیر کی کیا طاقت ہے کہ کہے میں کبھی کسی امر میں غلطی نہیں کرسکتا۔ خلیفہ بھی غلطی کرسکتا ہے، لیکن باوجود اس کے اس کی اطاعت کرنی لازمی ہے ورنہ سخت فتنہ پیدا ہوسکتا ہے مثلاً ایک جگہ وفد بھیجنا ہے۔ خلیفہ کہتا ہے کہ بھیجنا ضروری ہے لیکن ایک شخص کے نزدیک ضروری نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ فی الواقع ضروری نہ ہو لیکن اگر اس کو اجازت ہو کہ وہ خلیفہ کی رائے نہ مانے تو اس طرح انتظام ٹوٹ جائے گا جس کا نتیجہ بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ تو انتظام کے قیام اور درستی کے لئے بھی ضروری ہے کہ اپنی رائے پر زور نہ دیا جائے۔

جہاں کی جماعت کا کوئی امیر مقرر ہو وہ اگر دوسروں کی رائے کو مفید نہیں سمجھتا تو انہیں چاہیے کہ اپنی رائے کو چھوڑ دیں۔ اسی طرح جہاں انجمن ہو وہاں کے لوگوں کو سیکرٹری کی رائے کے مقابلہ میں اپنی رائے پر ہی اصرار نہیں کرنا چاہیے۔ جہاں تک ہوسکے سیکرٹری یا امیر کو اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور اسے سمجھانا چاہیے لیکن اگر وہ اپنی رائے پر قائم رہے تو دوسروں کو اپنی رائے چھوڑ دینی چاہیے۔ کیونکہ رائے کا چھوڑ دینا فتنہ پیدا کرنے کے مقابلہ میں بہت ضروری ہے۔ (جاری ہے......)

# نظر انداز کئے جانے والے
# پاکستانی عدلیہ کے بعض فیصلے

ڈاکٹر مرزا سلطان احمد

پاکستان میں جب بھی جماعتِ احمدیہ کے خلاف کوئی کتاب لکھی جاتی ہے یا غیر منصفانہ فیصلہ سنایا جاتا ہے تو اس بات کا ضرور حوالہ دیا جاتا ہے کہ پاکستان میں پہلے بھی جماعتِ احمدیہ کے خلاف بہت سی عدالتوں نے فیصلے سنائے۔ اور 1974ء کی آئینی ترمیم کے ذریعہ تو احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا لیکن اس سے قبل بھی جماعتِ احمدیہ کو بہت سی عدالتوں نے غیر مسلم قرار دیا تھا۔ گویا اس طرح ایک خلافِ عقل اور غیر منصفانہ فیصلہ کا جواز پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ علیحدہ بحث ہے کہ نہ کسی عدالت کا یہ کام ہے اور نہ کسی پارلیمنٹ کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ بوجھ بجھکڑوں کی طرح یہ فیصلہ کرے کہ کسی شخص یا کسی گروہ یا کسی فرقے کا مذہب کیا ہے اور نہ ہی جماعتِ احمدیہ نے کبھی بھی کسی عدالت یا کسی پارلیمنٹ کا یہ اختیار تسلیم کیا ہے۔ البتہ جہاں تک ممکن ہوا حق بات کو عوام تک پہنچانے اور ان پر حجت تمام کرنے کا فرض ضرور ادا کیا ہے۔

یہ بات بھی درست ہے کہ پاکستان میں جماعتِ احمدیہ سے متعلقہ مقدّمات و معاملات میں بہت سے غیر منصفانہ فیصلے سنائے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود جب اس بارے میں سابقہ عدالتی فیصلوں کا حوالہ دیا جاتا ہے تو نامکمل حقائق پیش کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ مکمل حقائق ایک ایسا منظر پیش کرتے ہیں کہ خود ہی اس غیر منصفانہ طرز کی تردید ہو جاتی ہے۔ مثلاً 2018ء میں اسلام آباد ہائیکورٹ کے برطرف ہونے والے جج شوکت عزیز صدیقی صاحب کے ایک رکنی بنچ نے جماعتِ احمدیہ کے متعلق ایک نہایت مخالفانہ تفصیلی فیصلہ سنایا۔ جیسا کہ دستور تھا اس فیصلہ میں بھی جماعتِ احمدیہ کے خلاف کچھ سابقہ فیصلوں کے حوالے دئے گئے اور کچھ متعلقہ فیصلوں کا ذکر کرنے سے گریز کیا گیا۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا تھا کہ قارئین کے سامنے مکمل حقائق پیش کر کے ایک مرتبہ پھر حجّت تمام کر دی جائے۔ اس فیصلہ میں جج موصوف نے وفاقی شرعی عدالت اور پاکستان کی سپریم کورٹ کے فیصلوں کے حوالے دینے کے علاوہ برٹش دور میں ریاست بہاولپور کے ایک فیصلہ اور سیشن کورٹ راولپنڈی کے ایک فیصلے کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ سب سے پہلے آخری دو مثالوں کے بارے میں کچھ ذکر کیا جائے گا۔

ریاست بہاولپور کا فیصلہ 1935ء میں ڈسٹرکٹ بہاولنگر کے جج محمد اکبر صاحب نے سنایا تھا۔ اور دوسرا فیصلہ 1955ء میں ڈسٹرکٹ جج کیمبل پور راولپنڈی شیخ محمد اکبر صاحب نے سنایا تھا۔ ان فیصلوں کا حوالہ صرف شوکت عزیز صدیقی صاحب نے اپنے فیصلہ میں ہی نہیں دیا تھا، بلکہ جب 1974ء میں پوری قومی اسمبلی پر مشتمل سپیشل کمیٹی نے جماعتِ احمدیہ کے بارے میں کارروائی کی تو اس وقت بھی ان فیصلوں کی مثالیں پیش کی گئی تھیں۔ بلکہ جب کئی دہائیوں کے بعد یہ کارروائی شائع ہوئی تو ان فیصلوں کے مکمل متن اس کارروائی میں شائع کئے گئے۔ اور جماعتِ احمدیہ کا موقف جو محضر نامہ کی شکل میں وہاں پر دو روز پڑھا گیا تھا وہ شائع نہیں کیا گیا۔ بہر حال سب سے دلچسپ اور قابلِ ذکر حقیقت یہ ہے کہ خود پاکستان کی ایک ہائیکورٹ یہ فیصلہ کر چکی تھی کہ پاکستان میں ان فیصلوں کی نظیر نہیں پیش کی جا سکتی۔ اور ایسا کرنا ایک غیر متعلقہ بات ہوگی۔

اس کا پس منظر یہ ہے کہ رسالہ چٹان کے ایڈیٹر اور جماعتِ احمدیہ کے مشہور مخالف شورش کاشمیری صاحب نے 1969ء میں ہائیکورٹ میں ایک مقدمہ دائر کیا۔ اس مقدمہ کی وجہ یہ تھی کہ حکومتِ مغربی پاکستان نے انہیں نوٹس بھجوایا تھا کہ ان کا رسالہ ایسا مواد شائع کر رہا ہے جس سے مسلمانوں کے فرقوں میں باہمی منافرت پھیل رہی ہے اور اس رسالہ کا ڈیکلریشن منسوخ کر دیا گیا۔ اس وقت یہ رسالہ حسبِ معمول احمدیوں کے خلاف پراپیگنڈا کرنے میں مشغول تھا۔ اس مقدمہ میں مغربی پاکستان کی حکومت مدعا علیہا تھی۔ مدعی نے اپنی درخواست میں دیگر امور کے علاوہ یہ موقف بھی پیش کیا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں اور اس کو ثابت کرنے کے لئے انہوں نے یہ فیصلے ہائیکورٹ کے سامنے رکھے۔ ہائیکورٹ نے اپنے فیصلے میں اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:

We are obliged to consider this aspect of the matter, because the petitioner's learned counsel in the course of his argument referred to certain parts of Munir enquiry Report ... Two judgements one of a subordinate Court in the former Punjab and the other from a District Court in what was once Bahawalpur State wherein it was held that Ahmadis are not a sect of Islam were also placed within record. We wonder how these instances are relevant. The judgements are of subordinate courts and they are not relevant even under section 13 of the Evidence act, 1872.As to the instances of Ahmadis being dubbed as Murtads and done to death, all we need to say is that these are sad instances of religious persecution against which human conscience must revolt, if any decency is left in human affairs. How far these instances are opposed to the true Islamic percepts and injuctions would be manifest from Chapter 2:256 of The Holy Quran which guarantees freedom of conscience in clear mandatory terms which are translated thus: "Let there be no compulsion in religion..."

(PLD1969 Lahore 289)

ترجمہ: ہمیں اس مسئلے کے اس پہلو پر غور کرنا پڑے گا کیونکہ درخواست گزار کے فاضل وکیل نے اپنے دلائل کے دوران منیر انکوائری رپورٹ کا حوالہ دیا ہے۔۔۔ ایک جو اُس وقت پنجاب تھا اس کی ماتحت عدالت کا فیصلہ ہے اور دوسرا فیصلہ بہاولپور کی سابقہ ریاست کی ضلعی عدالت کا ہے۔ ان فیصلوں میں جو ریکارڈ میں پیش کئے گئے ہیں یہ کہا گیا تھا کہ احمدی مسلمانوں کا فرقہ نہیں ہیں۔ ہم اس بات پر حیران ہیں کہ یہ مثالیں اس معاملہ سے متعلقہ کس طرح ہیں؟ یہ ماتحت عدالتوں کے فیصلے ہیں اور قانون شہادت 1872ء کے سیکشن 13 کے مطابق متعلقہ بھی نہیں ہیں۔ جہاں تک اُن مثالوں کا تعلق ہے جن میں احمدیوں کو مرتد قرار دے کر سزائے موت دی گئی تھی۔ یہ وہ قابلِ افسوس مثالیں ہیں جن کے خلاف انسانی ضمیر کو بغاوت کرنی چاہیے۔ یہ واقعات اسلامی نظریات اور احکامات سے کتنا دور ہیں، اس کا اندازہ قرآن کریم کی سورۃ البقرۃ آیت 256 سے ہوتا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے: ''دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں۔''

ہائیکورٹ کے اس فیصلے سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ قانون کی رو سے اُن فیصلوں کی نظیر نہیں پیش کی جا سکتی جن کا حوالہ شوکت عزیز صدیقی صاحب نے اپنے فیصلے میں دیا ہے۔ اور اس قسم کی مثال بطور ثبوت کے پیش کرنا ایک غیر متعلقہ دلیل ہے۔ 1968ء کے اسی عدالتی فیصلہ میں لکھا ہے:

The whole burden of argument of petitioners learned counsel was that Ahmadis are now a sect of Islam and the petitioners right to say so is guaranteed by the constitution. But learned counsel overlooks the fact that Ahmadis as citizens of Pakistan are also guaranteed by the Constitution the same freedom to profess and proclaim that they are within the fold of Islam... .

(PLD1969 Lahore 289)

ترجمہ: درخواست گزار کے وکیل کی بحث کا دارومدار اس پر تھا کہ احمدی اسلام کا فرقہ نہیں ہیں اور آئین کی رو سے درخواست گزار کو ایسا کہنے کا حق پہنچتا ہے۔ لیکن فاضل وکیل اس بات کو نظر انداز کر گئے کہ پاکستان کے شہریوں کی حیثیت سے احمدیوں کو بھی یہی آزادی حاصل ہے کہ اس بات کا اظہار اور اعلان کریں کہ وہ مسلمانوں میں شامل ہیں۔

مخالفین کی طرف سے بار بار نچلی سطح کی عدالت کے چند فیصلوں کی مثال پیش کی جاتی ہے لیکن بعض اَور اہم فیصلوں کا ذکر ہی غائب کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان فیصلوں کے مطابق احمدیوں کے خلاف چلائی جانے والی شورش کے مطالبات ہی غیر آئینی تھے۔ جب ہم 1984ء سے قبل کئے جانے والے تمام فیصلوں کو سامنے رکھیں تو بالکل مختلف صورتِ حال سامنے آتی ہے۔

جب اس بارے میں سابقہ عدالتی فیصلوں کا حوالہ دیا جاتا ہے تو نامکمل حقائق پیش کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ مکمل حقائق ایک ایسا منظر پیش کرتے ہیں کہ خود ہی اس غیر منصفانہ طرز کی تردید ہو جاتی ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے خلاف قوانین بننے کے بعد جماعتِ احمدیہ کو بہت سے مقدمات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور مقدمات میں مخالفین جماعت کی طرف سے یہ نکتہ بار بار اٹھایا گیا کہ چونکہ پاکستان کے آئین میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے، اس لئے وہ اسلامی شعائر استعمال نہیں کر سکتے۔ اور مختلف عدالتی فیصلوں میں بھی اس موضوع پر کئی مرتبہ بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ ان میں سے ایک اہم فیصلہ وہ تھا جب کچھ احمدیوں نے شرعی عدالت میں جنرل ضیاء صاحب کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کے خلاف جاری کئے جانے والے آرڈیننس کو چیلنج کیا تھا۔ اس عدالت کے عجیب وغریب تفصیلی فیصلہ کا اکثر حصہ ان امور کے متعلق تھا ہی نہیں جنہیں عدالت میں چیلنج کیا گیا تھا یا جن کے بارے میں ان احمدیوں نے عدالت میں دلائل دئے تھے۔ فیصلہ کے آخر میں ان امور کا کچھ تذکرہ کیا گیا تھا جن کے بارے میں عدالت میں بحث ہوئی تھی اور اس میں ایک اہم نکتہ یہ بھی تھا کہ چونکہ آئین میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اس لئے انہیں شعائرِ اسلامی استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ جب بھی جماعتِ احمدیہ کے خلاف کچھ لکھا جاتا ہے تو بسا اوقات اس فیصلے کا ضرور ذکر کیا جاتا ہے۔

شرعی عدالت کے جس بینچ کے سامنے یہ فیصلہ پیش ہوا اس کی سربراہی شرعی عدالت کے چیف جسٹس، جسٹس آفتاب حسین صاحب کر رہے تھے۔ یہاں پر ایک دلچسپ پہلو کا ذکر کرنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ 1978ء میں جسٹس آفتاب حسین لاہور ہائیکورٹ میں جج تھے اور اُس وقت بھی ان امور کے بارے میں ایک مقدمہ ان کے سامنے پیش ہوا تھا۔ یہ مقدمہ ڈیرہ غازی خان کی ایک مسجد کے بارے میں تھا۔ اُس وقت بھی جماعت کے مخالفین نے اس قسم کے نکات اُٹھائے تھے کہ چونکہ احمدیوں کو آئین میں غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اس لئے اب انہیں شعائرِ اسلامی استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے اور یہ ان شعائر کی بے حرمتی ہے کہ انہیں احمدی استعمال کریں۔ مناسب ہوگا کہ 1978ء میں لاہور ہائیکورٹ میں اور 1984ء میں وفاقی شرعی عدالت میں ہونے والے ان فیصلوں کا موازنہ کیا جائے۔ کیونکہ 1978ء میں ہونے والا ہائیکورٹ کا فیصلہ جسٹس آفتاب حسین صاحب نے لکھا تھا اور وفاقی شرعی عدالت کے جس بنچ نے فیصلہ سنایا تھا اس کی سربراہی بھی جسٹس آفتاب حسین صاحب کر رہے تھے۔ لازمی طور پر اس بات کی نشاندہی کی جائے گی کہ ان دونوں فیصلوں کے درمیان 1984ء میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف ایک آرڈیننس نافذ کیا گیا تھا۔ اور یہ قانون اُس وقت موجود نہیں تھا جب 1978ء میں لاہور ہائیکورٹ کے بنچ نے یہ فیصلہ سنایا۔ لیکن اس پہلو کو مدِّنظر رکھنا چاہیے کہ ان دونوں فیصلوں میں اور خاص طور پر 1984ء میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلوں میں بنیاد قرآنِ کریم اور احادیثِ نبویہ تھیں۔ اور دونوں فیصلوں میں قرآن کریم اور احادیث کے حوالوں کے علاوہ مذہبی کتب کے بہت سے حوالے پیش کئے گئے تھے اور انہیں ان تفصیلی فیصلوں میں تحریر کردہ دلائل کے ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ ان چھ

...باقی صفحہ 11 پر...

# خطبہ جمعہ

## ’’اے انصار کے گروہ! تم میں سے بعض ایسے نیکوکار لوگ ہیں کہ اگر وہ خدا کی قسم کھا کر کوئی بات کریں تو خدا تعالیٰ ان کی وہ بات ضرور پوری کرتا ہے۔‘‘

اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابہ حضرت خَلّادؓ بن عَمرو بن جَمُوح اور حضرت عُقْبہ بن عامِر رضی اللہ عنہم کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

’’اے ہند! عمرو بن جموح، تیرا بیٹا خَلّاد اور تیرا بھائی عبداللہ جنت میں باہم دوست ہیں۔‘‘

امریکہ کی ایک بہت پرانی، نیک، مخلص بزرگ احمدی خاتون سسٹر عالیہ شہید احمد اہلیہ مکرم احمد شہید صاحب کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

’’اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسل میں بھی وہ روح اور خدمتِ دین کا جذبہ پیدا فرمائے جو ان میں تھا‘‘

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11؍جنوری 2019ء بمطابق 11؍صلح 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت خَلّاد بن عَمرو بن جَمُوح انصاری صحابی تھے اور بدری صحابہ میں شامل تھے۔ آپ اپنے والد حضرت عَمرو بن جَموح اور بھائیوں حضرت مُعاذؓ، حضرت ابوایمنؓ، اور حضرت مُعَوَّذؓ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ حضرت ابوایمن کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ آپ کے بھائی نہیں تھے بلکہ آپ کے والد حضرت عَمرو بن جَموح کے آزاد کردہ غلام تھے۔

(اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 184 خَلّاد بن عمروؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

جنگ بدر کے لئے روانہ ہوتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لشکر کے ساتھ مدینہ سے باہر ایک جگہ سُقْیا کے پاس قیام کیا۔ حضرت عبداللہ بن قَتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُقْیا، مدینہ سے باہر ایک جگہ تھی جہاں کنواں بھی تھا ایک، اس کے قریب نماز ادا کی اور اہل مدینہ کے لئے دعا کی۔ حضرت عَدِیّ بنِ اَبِی الزَّغْبَاء اور بَسْبَس بِن عَمرو اسی جگہ اس قیام کے دوران میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور بعض روایات کے مطابق حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ کا اس جگہ قیام کرنا اور اصحاب کا جائزہ لینا بہت اچھا ہے اور ہم اسے نیک فال سمجھتے ہیں کیونکہ جب ہمارے یعنی بنو سلمہ اور اہل حُسَیکہ کے درمیان معرکہ ہوا تھا تو ہم نے یہیں پڑاؤ ڈالا تھا۔ اسلام سے پہلے کی پرانی بات بیان کر رہے ہیں۔ مدینہ کے نواح میں ذُبَاب نامی ایک پہاڑ ہے حُسَیکہ اس پہاڑ کے پاس ہی مقام تھا جہاں بڑی تعداد میں یہود آباد تھے۔ اسی مقام پر کہتے ہیں کہ ہم نے بھی اپنے اصحاب کی حاضری اور جائزہ لیا تھا اور جو لوگ جنگ کی طاقت رکھتے تھے ان کو اجازت دی تھی اور جو ہتھیار اٹھانے کے قابل نہ تھے ان کو واپس بھیج دیا تھا اور پھر ہم نے حُسَیکہ کے یہود کی طرف پیش قدمی کی تھی۔ اس وقت حُسَیکہ کے یہود سب یہود پر غالب تھے پس ہم نے انہیں جس طرح چاہا قتل کیا۔ ان کی آپس میں بڑی جنگ ہوئی۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے امید ہے کہ جب ہم لوگ قریش کے مقابل ہوں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ آپؐ کی آنکھوں کو ان سے ٹھنڈک عطا کرے گا یعنی آپؐ کو بھی فتح حاصل ہوگی جس طرح پرانے زمانے میں ہمیں ہو چکی ہے۔

حضرت خَلّاد بن عمرو کہتے ہیں کہ جب دن چڑھا تو میں خُرْبٰی میں اپنے اہل کے پاس گیا۔ خُرْبٰی اس محلے کا نام ہے جہاں بنوسَلِمہ کے گھر تھے۔ کہتے ہیں میرے والد حضرت عَمرِو بِن جَمُوح نے کہا کہ میرا خیال تھا کہ تم لوگ جا چکے ہو۔ پہلی روایت جو بیان ہوئی تھی اس میں یہ لکھا تھا کہ والد عَمرِو بِن جَمُوح کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے لیکن اس روایت سے اور بعد کی روایتوں سے بھی یہی پتہ لگتا ہے کہ والد شامل نہیں تھے۔ میں نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سُقْیا کے میدان میں لوگوں کا جائزہ اور گنتی کروا رہے ہیں۔ تب حضرت عمروؓ نے کہا کہ کیا ہی نیک فال ہے۔ واللہ! میں امید رکھتا ہوں کہ تم غنیمت حاصل کرو گے اور مشرکین قریش پر کامیابی حاصل کرو گے۔ جس روز ہم نے حُسَیکہ کی طرف پیش قدمی کی تھی ہم نے بھی یہیں پڑاؤ ڈالا تھا۔ اس پرانی بات کی یہ بھی تصدیق کر رہے ہیں جو پہلے روایت میں آ گئی ہے کہ یہودیوں کی آپس میں لڑائی ہوئی تھی۔

حضرت خَلّاد بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حُسَیکہ کا نام بدل کر سُقْیا رکھ دیا۔ میرے دل میں یہ خواہش تھی کہ میں اس جگہ کو سُقْیا کو خرید لوں۔ لیکن مجھ سے پہلے ہی حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اسے دو اونٹوں کے عوض خرید لیا اور بعض کے مطابق سات اَوْقِیَہ یعنی دو سو اسّی درہم کے عوض خریدا تھا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس بات کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا رَبِحَ الْبَیْعُ یعنی اس کا سودا بہت ہی نفع مند ہے۔

(کتاب المغازی جلد اوّل صفحہ 37–38 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2013ء) (معجم البلدان جلد 3 صفحہ 258 ’’سقیا‘‘ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (وفاء الوفاء جلد 3 صفحہ 1200 ’’خربیٰ‘‘ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1984ء) (لغات الحدیث جلد اوّل صفحہ 82 ’’اوقیہ‘‘ مطبوعہ علی آصف پرنٹرز لاہور 2005ء)

حضرت خَلّاد کے والد حضرت عَمرِو بِن جَمُوح بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ خَلّاد اور آپ کے والد حضرت عَمرِو بِن جَمُوح اور حضرت ابوایمن تینوں غزوۂ اُحد میں شامل ہوئے تھے اور ان تینوں نے جام شہادت بھی نوش کیا۔ (مستدرک علی الصحیحین جلد 3 صفحہ 226 کتاب معرفۃ الصحابہ باب ذکر مناقب عمرو بن الجموحؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء) یعنی خود بھی اور بھائی بھی اور والد بھی یہ تینوں جنگ اُحد میں شامل ہوئے تھے۔ والد ان کے جنگ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ ان کی شامل ہونے کی خواہش تھی لیکن ان کی ٹانگ کی مجبوری کی وجہ سے، ان کی ایک ٹانگ میں لنگڑاہٹ تھی۔ صحیح نہیں تھے، معذور تھے۔ اس لئے ان کو بدر میں ان کے بیٹوں نے شامل ہونے سے روک دیا تھا۔

حضرت خَلّادؓ کے والد حضرت عمرو بن جموحؓ کے بارے میں آتا ہے کہ بدر کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کی تحریک فرمائی تو عمرو کے پاؤں میں تکلیف کی وجہ سے ان کے بیٹوں نے انہیں جنگ میں شامل ہونے سے روک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی معذوروں کو جنگ سے رخصت دی ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے بیٹوں نے بھی انہیں روک دیا تھا کہ ہم چار لڑکے لڑنے جا رہے ہیں تو پھر آپ کو کیا ضرورت ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی

طرف سے آپ کو رخصت ہے۔ اور پھر یہ باوجود خواہش کے بیٹوں کے کہنے پر جنگ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ لیکن جب اُحُد کا موقع آیا تو عمرو اپنے بیٹوں کو کہنے لگے کہ تم لوگوں نے مجھے بدر میں بھی شامل نہیں ہونے دیا تھا۔ اُحُد کا موقع آیا ہے تو مجھے روک نہیں سکتے۔ میں لازماً جاؤں گا اور اُحُد میں شریک ہوں گا۔ بہرحال انہوں نے کہا اب تم مجھے روک نہیں سکتے اور میں لازماً اس میں شامل ہوں گا۔ پھر اولاد نے ان کو اُن کی معذوری کے حوالے سے روکنا چاہا تو یہ خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ میں خود ہی حضور سے اجازت لے لوں گا۔ چنانچہ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے بیٹے اس دفعہ پھر مجھے جہاد سے روکنا چاہتے ہیں۔ پہلے بدر میں روکا تھا۔ اب اُحُد میں بھی جانے نہیں دیتے۔ میں آپؐ کے ساتھ اس جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ پھر انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری دلی مراد قبول کرے گا اور مجھے شہادت عطا فرمائے گا اور میں اپنے اسی لنگڑے پاؤں کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمرو! بیشک اللہ تعالیٰ کو آپ کی معذوری قبول ہے اور جہاد آپ پہ فرض نہیں ہے لیکن ان کے بیٹوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ان کو نیک کام سے نہ روکو۔ ان کی دلی تمنا اگر ایسی ہے تو پھر اسے پورا کرنے دو شاید اللہ تعالیٰ انہیں شہادت عطا فرما دے۔ چنانچہ حضرت عمرو نے اپنے ہتھیار لئے اور یہ دعا کرتے ہوئے میدان اُحُد کی طرف روانہ ہوئے کہ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی شَھَادَۃً وَلَا تَرُدَّنِی اِلٰی اَھْلِی خَائِبًا۔ کہ اے اللہ! مجھے شہادت عطا کرنا اور مجھے اپنے گھر کی طرف ناکام و نامراد واپس لے کر نہ آنا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی دعا کو قبول کیا اور انہوں نے وہاں جام شہادت نوش کیا۔

(اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 195–196 خلّاد بن عمروؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

حضرت خَلَّاد کی والدہ حضرت ہند بنتِ عَمرو (اُن کے والد کا نام بھی عمرو تھا اور خاوند کا نام بھی) حضرت جابر بن عبداللہ کی پھوپھی تھیں۔ غزوۂ اُحُد میں حضرت ہِند نے اپنے خاوند، اپنے بیٹے اور اپنے بھائی کو شہادت کے بعد اونٹ پر لادا۔ پھر جب ان کے متعلق حکم ہوا تو انہیں واپس اُحُد لوٹایا گیا اور وہ وہیں اُحُد میں دفن کئے گئے۔

(اصابہ جلد 2 صفحہ 287 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

جب پتہ لگا ہے کہ شہید ہو گئے ہیں تو یہ تینوں کو پہلے مدینہ لانے کے لئے لے کر آئی تھیں، لیکن پھر واپس لے گئیں اور اس کی تفصیل بھی آگے بیان ہوئی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی مرضی تھی کہ اُحُد کے یہ شہداء اُحُد میں ہی دفن ہوں۔ اس واقعہ کی تفصیل اس طرح ملتی ہے کہ حضرت عائشہؓ غزوۂ اُحُد کے بارہ میں خبر لینے کے لئے مدینہ کی عورتوں کے ساتھ گھر سے باہر نکلیں۔ اس وقت تک پردے کے احکام نازل نہیں ہوئے تھے۔ جب آپؓ (حضرت عائشہ) حرّہ کے مقام تک پہنچیں تو آپ کی ملاقات ہند بنت عمرو سے ہوئی جو کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کی ہمشیرہ تھیں۔ حضرت ہند اپنی اونٹنی کو ہانک رہی تھیں۔ اس اونٹنی پر آپ کے شوہر حضرت عَمرو بن جَموح، بیٹے حضرت خَلَّاد بن عمرو اور بھائی حضرت عبداللہ بن عمرو کی نعشیں تھیں۔ جب حضرت عائشہؓ نے میدان جنگ کی خبر لینے کی کوشش کی تو حضرت عائشہؓ نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہیں کچھ خبر ہے کہ تم پیچھے لوگوں کو کس حال میں چھوڑ آئی ہو؟ اس پر حضرت ہند نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخیریت ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مصیبت آسان ہے، جب آپؐ خیریت سے ہیں تو پھر کوئی ایسی بات نہیں۔ اس کے بعد حضرت ہند نے یہ آیت پڑھی۔ وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِھِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا۔ وَ کَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ۔ وَ کَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا (الاحزاب:26) یعنی اور اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا ان کے غیض سمیت اس طرح لوٹا دیا کہ وہ کوئی بھلائی حاصل نہ کر سکے اور اللہ مومنوں کے حق میں قتال میں کافی ہو گیا اور اللہ بہت قوی اور کامل غلبہ والا ہے۔

حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا کہ اونٹنی پر کون کون ہیں؟ تب حضرت ہند نے بتایا کہ میرا بھائی ہے، میرا بیٹا خَلَّاد ہے اور میرے شوہر عَمرِو بِن جَمُوح ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا کہ تم انہیں کہاں لئے جاتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ انہیں مدینہ میں دفن کرنے کے لئے لے جا رہی ہوں۔ پھر وہ اپنے اونٹ کو ہانکنے لگیں تو اونٹ وہیں زمین پر بیٹھ گیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اس پر وزن زیادہ ہے۔ جس پر حضرت ہند کہنے لگیں کہ یہ تو دو اونٹوں جتنا وزن اٹھا لیتا ہے لیکن اس وقت یہ اس کے بالکل الٹ کر رہا ہے۔ پھر انہوں نے اونٹ کو ڈانٹا تو وہ کھڑا ہو گیا۔ جب انہوں نے اس کا رخ مدینہ کی طرف کیا تو وہ پھر بیٹھ گیا۔ پھر جب انہوں نے اس کا رخ اُحُد کی طرف پھیرا تو اونٹ جلدی جلدی چلنے لگا۔ پھر حضرت ہند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اونٹ مامور کیا گیا ہے یعنی اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف اسی کام پر لگایا گیا تھا کہ یہ مدینہ کی طرف نہ جائے بلکہ اُحُد کی طرف ہی رہے۔ فرمایا کہ کیا تمہارے شوہر نے جنگ پہ جانے سے پہلے کچھ کہا تھا؟ کہنے لگیں جب عَمرو اُحُد کی جانب روانہ ہونے لگے تھے تو انہوں نے قبلہ رُخ ہو کر یہ کہا تھا کہ اے اللہ! مجھے میرے اہل کی طرف شرمندہ کر کے نہ لوٹانا اور مجھے شہادت نصیب کرنا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی وجہ سے اونٹ نہیں چل رہا تھا۔ فرمایا کہ اے انصار کے گروہ! تم میں سے بعض ایسے نیکوکار لوگ ہیں کہ اگر وہ خدا کی قسم کھا کر کوئی بات کریں تو خدا تعالیٰ ان کی وہ بات ضرور پوری کرتا ہے اور عَمرِو بن جَمُوح بھی ان میں سے ایک ہیں۔ پھر آپ نے عَمرِو بِن جَمُوح کی بیوی کو فرمایا کہ اے ہند! جس وقت سے تیرا بھائی شہید ہوا ہے اس وقت سے فرشتے اس پر سایہ کئے ہوئے ہیں اور انتظار میں ہیں کہ اسے کہاں دفن کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شہداء کی تدفین تک وہیں رکے رہے۔ پھر فرمایا اے ہند! عمرو بن جموح، تیرا بیٹا خَلَّاد اور تیرا بھائی عبداللہ جنت میں باہم دوست ہیں۔ اس پر ہند نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان کی رفاقت میں پہنچا دے۔

(کتاب المغازی جلد اوّل صفحہ 232–233 غزوہ اُحُد مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2013ء)

دوسرے صحابی جن کا ذکر ہو گا وہ حضرت عُقْبَہ بن عامِر ہیں۔ ان کی والدہ کا نام فُکَیْھَہ بنت سکن تھا اور والد عَامِر بن نَابِیْ تھے۔ ان کی والدہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت سے مشرف ہوئیں۔ حضرت عُقْبَہ بن عامر ان چھ انصار میں سے تھے جو سب سے پہلے مکہ میں ایمان لائے اور بعد میں آپ بیعتِ عقبہ اولیٰ میں بھی شامل ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 428 عُقْبَہ بن عامرؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

(الطبقات الکبریٰ جلد 8 صفحہ 301 فکیھہ بنت السکنؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

اس کی کچھ تفصیل حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرۃ خاتم النبیین میں لکھی ہے کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوششوں سے مدینہ میں اسلام کا پیغام پہنچا تھا۔ فرماتے ہیں: اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسب دستور مکہ میں اَشْہُرِ حُرُم کے اندر قبائل کا دورہ کر رہے تھے کہ آپ کو معلوم ہوا کہ یثرب کا ایک مشہور شخص سُوَیْد بن صامت مکہ میں آیا ہوا ہے۔ سُوَید مدینہ کا ایک مشہور شخص تھا اور اپنی بہادری اور نجابت اور دوسری خوبیوں کی وجہ سے 'کامل' کہلاتا تھا اور شاعر بھی تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا پتہ لیتے ہوئے اس کے ڈیرے پر پہنچے اور اسے اسلام کی دعوت دی۔ اس نے کہا کہ میرے پاس بھی ایک خاص کلام ہے جس کا نام مَجَلَّہ لُقْمَان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جو کلام تمہارے پاس ہے مجھے بھی اس کا کوئی حصہ سناؤ۔ جس پر سُوَید نے اس صحیفہ کا ایک حصہ آپؐ کو سنایا۔ آپؐ نے اس کی تعریف فرمائی یعنی جو کچھ سنایا گیا تھا کہ اس میں اچھی باتیں ہیں۔ مگر فرمایا کہ میرے پاس جو کلام ہے وہ بہت بالا اور ارفع ہے، بہت اونچے مقام کا ہے۔ چنانچہ پھر آپؐ نے اسے قرآن شریف کا ایک حصہ سنایا۔ جب آپؐ ختم کر چکے تو اس نے کہا ہاں واقعی یہ بہت اچھا کلام ہے۔ اور گو وہ مسلمان نہیں ہوا مگر اس نے فی الجملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور آپؐ کو جھٹلایا نہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ مدینہ میں واپس جا کر اسے زیادہ مہلت نہیں ملی اور وہ جلد ہی کسی ہنگامہ میں قتل ہو گیا۔ یہ جنگ بُعَاث سے پہلے کی بات ہے۔

اس کے بعد اسی زمانہ کے قریب یعنی جنگ بُعَاثْ سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ایک دفعہ حج کے موقع پر قبائل کا دورہ کر رہے تھے کہ اچانک آپ کی نظر چند اجنبی آدمیوں پر پڑی۔ یہ قبیلہ اَوس کے تھے اور اپنے بت پرست رقیبوں یعنی خزرج کے خلاف قریش سے مدد طلب کرنے آئے تھے۔ یہ بھی جنگ بُعَاثْ سے پہلے کا واقعہ ہے۔ گویا یہ طلب مدد اسی جنگ کی تیاری کا ایک حصہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور اسلام کی دعوت دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر سن کر ایک نوجوان شخص جس کا نام اِیَاسُ تھا بے اختیار بول اٹھا کہ خدا کی قسم! جس طرف یہ شخص یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بلاتا ہے وہ اس سے بہتر ہے جس کے لئے ہم یہاں آئے ہیں۔ یعنی جنگ کے لئے مدد طلب کرنے کی بجائے بہتر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہمارا رجوع ہو۔ مگر اس گروہ کے سردار نے ایک کنکروں کی مٹھی اٹھا کر اس کے منہ پر ماری اور کہا چپ رہو۔ ہم اس کام کے لئے یہاں نہیں آئے اور اس طرح اس وقت یہ معاملہ یوں ہی دب کر رہ گیا۔ مگر لکھا ہے کہ ایاس جب وطن واپس گیا، جب فوت ہونے لگا تو اس کی زبان پر کلمہ توحید جاری تھا۔

اس کے کچھ عرصہ بعد جب جنگِ بُعَاث ہو چکی تو 11 نبوی کے ماہ رجب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ میں یثرب والوں سے پھر ملاقات ہوئی۔ یہ نبوت کے گیارھویں سال کی بات ہے۔ آپؐ نے حسب ونسب پوچھا تو معلوم ہوا کہ قبیلہ خزرج کے لوگ ہیں اور یثرب سے آئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت محبت کے لہجہ میں کہا ''کیا آپ لوگ میری کچھ باتیں سن سکتے ہیں؟'' انہوں نے کہا ''ہاں! آپ کیا کہتے

ہیں؟'' آپؐ بیٹھ گئے اور ان کو اسلام کی دعوت دی اور قرآن شریف کی چند آیات سنا کر اپنے مشن سے آگاہ کیا۔ ان لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا یہ موقع ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہود ہم سے سبقت لے جائیں۔ یہ کہہ کر سب مسلمان ہو گئے۔ یہ چھ اشخاص تھے جن کے نام یہ ہیں:

1۔ ابو اُمَامَہ اسعد بن زُرَارَہ جو بنونجار سے تھے اور تصدیق کرنے میں سب سے اول تھے۔ 2۔ عوف بن حارث یہ بھی بنونجار سے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کے ننھیال کے قبیلہ سے تھے۔ 3۔ رَافِع بن مالِک جو بنوزُرَیق سے تھے۔ اب تک جو قرآن شریف نازل ہو چکا تھا وہ اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عطا فرمایا۔ 4۔ قُطْبَہ بِن عَامِر جو بنی سلمہ سے تھے۔ 5۔ عُقْبَہ بن عامِر جو بنی حرام سے تھے، (یہ انہیں کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس سارے واقعہ میں)، یہ عُقْبَہ بن عامر بدری صحابی تھے۔ اور 6۔ جابر بن عبداللہ بن رِئَاب جو بنی عُبَید سے تھے۔

اس کے بعد یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہوئے اور جاتے ہوئے عرض کیا کہ ہمیں خانہ جنگیوں نے بہت کمزور کر رکھا ہے۔ ہم میں آپس میں بہت نا اتفاقیاں ہیں۔ ہم یثرب میں جا کر اپنے بھائیوں میں اسلام کی تبلیغ کریں گے۔ کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے ہم کو پھر جمع کر دے۔ پھر ہم ہر طرح آپؐ کی مدد کے لئے تیار ہوں گے۔ چنانچہ یہ لوگ گئے اور ان کی وجہ سے یثرب میں اسلام کا چرچا ہونے لگا۔

یہ سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں یثرب والوں کی طرف سے ظاہری اسباب کے لحاظ سے ایک بیم و رَجَا کی حالت میں گزارا۔ آپؐ اکثر یہ خیال کیا کرتے تھے کہ دیکھیں ان کا کیا انجام ہوتا ہے اور آیا یثرب میں کامیابی کی کوئی امید بندھتی ہے یا نہیں۔ مسلمانوں کے لئے بھی یہ زمانہ ظاہری حالات کے لحاظ سے ایک بیم و رجا کا زمانہ تھا۔ کبھی امید کی کرن ہوتی تھی۔ کبھی مایوسی ہوتی تھی۔ وہ دیکھتے تھے کہ سرداران مکہ اور رؤسائے طائف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو سختی کے ساتھ ردّ کر چکے ہیں۔ دیگر قبائل بھی ایک ایک کر کے اپنے انکار پر مہر لگا چکے تھے۔ مدینہ میں امید کی ایک کرن پیدا ہوئی تھی مگر کون کہہ سکتا تھا کہ یہ کرن مصائب و آلام کے طوفان اور شدائد کی آندھیوں میں قائم رہ سکے گی۔

دوسری طرف مکہ والوں کے مظالم دن بدن زیادہ ہو رہے تھے اور انہوں نے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا کہ اسلام کو مٹانے کا بس یہی وقت ہے مگر اس نازک وقت میں بھی جس سے زیادہ نازک وقت اسلام پر کبھی نہیں آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے مخلص صحابی ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنی جگہ پر قائم تھے اور آپؐ کا یہ عزم و استقلال بعض اوقات آپؐ کے مخالفین کو بھی حیرت میں ڈال دیتا تھا کہ یہ شخص کس قلبی طاقت کا مالک ہے کہ کوئی چیز اسے اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی۔ بلکہ اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں خاص طور پر ایک رعب اور جلال کی کیفیت پائی جاتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی بات کرتے تھے تو آپؐ کی باتوں میں بڑا رعب اور جلال ہوتا تھا اور مصائب کے ان تند طوفانوں میں آپؐ کا سر اور بھی بلند ہوتا جاتا تھا۔ یہ نظارہ اگر ایک طرف قریش مکہ کو حیران کرتا تھا تو دوسری طرف ان کے دلوں پر کبھی کبھی لرزہ بھی ڈال دیتا تھا۔ ان ایام کے متعلق سر ولیم میور نے بھی لکھا ہے کہ : ان ایام میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کے سامنے اس طرح سینہ سپر تھا کہ انہیں بعض اوقات حرکت کی تاب نہیں ہوتی تھی۔ اپنی بالآخر فتح کے یقین سے معمور مگر بظاہر بے بس اور بے یار و مددگار وہ اور اس کا چھوٹا سا گروہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کا چھوٹا سا گروہ چند مسلمان اس زمانہ میں گویا ایک شیر کے منہ میں تھے۔ مگر اس خدا کی نصرت کے وعدوں پر کامل اعتماد رکھتے ہوئے جس نے اسے رسول بنا کر بھیجا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے عزم کے ساتھ اپنی جگہ پر کھڑا تھا، ولیم میور لکھتا ہے، کہ جسے کوئی چیز اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی تھی۔ یہ نظارہ ایک ایسا شاندار منظر پیش کرتا ہے جس کی مثال سوائے اسرائیل کی اس حالت کے اور کہیں نظر نہیں آتی کہ جب اس نے مصائب و آلام میں گِھر کر خدا کے سامنے یہ الفاظ کہے تھے کہ اے میرے آقا! اب تو مَیں ہاں صرف مَیں ہی اکیلا رہ گیا ہوں۔ پھر لکھتا ہے کہ نہیں بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نظارہ اسرائیلی نبیوں سے بھی ایک رنگ میں بڑھ کر تھا۔ . . . محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ اسی موقعہ پر کہے گئے تھے کہ اے میری قوم کے صنادید! تم نے جو کچھ کرنا ہے کرلو۔ میں بھی کسی امید پر کھڑا ہوں۔

بہرحال اسلام کے لئے یہ ایک بہت نازک موقع تھا۔ مکہ والوں کی طرف سے تو مکمل طور پر ایک ناامیدی ہو چکی تھی مگر مدینہ میں یہ جو بیعت کر کے گئے تھے ان کی وجہ سے بھی امید کی کرن پیدا ہو رہی تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی توجہ کے ساتھ اس طرف نظر، نگاہ لگائے ہوئے تھے کہ آیا مدینہ بھی مکہ اور طائف کی طرح آپ کو ردّ کرتا ہے یا اس کی قسمت دوسرے رنگ میں لکھی ہے۔ چنانچہ جب حج کا موقع آیا تو آپؐ بڑے شوق کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے اور منیٰ کی جانب عقبہ کے پاس پہنچ کر ادھر ادھر نظر دوڑائی تو آپؐ کی نظر اچانک اہلِ یثرب کی ایک چھوٹی سی جماعت پر پڑی جنہوں نے آپ کو دیکھ کر فوراً پہچان لیا اور نہایت محبت اور اخلاص سے آگے بڑھ کر آپؐ کو ملے۔ اس دفعہ یہ بارہ اشخاص تھے جن میں سے پانچ تو وہی گزشتہ سال کے مصدّقین تھے اور سات نئے تھے اور اَوس اور خزرج دونوں قبیلوں میں سے تھے۔ ان کے نام یہ ہیں۔

1۔ اَبو اُمَامہ اسعد بن زُرَارہ۔ 2۔ عوف بن حارث۔ 3۔ رَافِع بن مالک۔ 4۔ قُطْبہ بن عامر۔ 5۔ عُقْبَہ بن عامر۔ عُقْبَہ بن عامر جن کی سیرت بیان ہو رہی ہے یہ اس دفعہ بھی دوبارہ حج کے لئے آئے۔ 6۔ مُعاذ بن حارِث۔ یہ قبیلہ بنی نجار سے تھے اور 7۔ ذَکْوَان بن عَبدِ قَیس قبیلہ بنوزُرَیق سے تھے۔ 8۔ ابوعبدالرحمٰن یَزِید بِن ثَعْلَبَہ از بَنِی بَلِی اور 9۔ عُبَادَہ بن صَامِت از بَنِی عَوف۔ وہ خزرج قبیلہ کے بَنِی بَلِی سے تھے اور یہ بَنِی عَوف سے تھے۔ 10۔ عباس بن عُبَادَہ بِن نَضْلَہ۔ یہ بنی سالم میں سے تھے۔ 11۔ اَبُو الہَیْثَم بن تَیِّہان یہ بَنِی عبدِ الْاَشْھَل کے تھے اور 12۔ عُوَیم بن سَاعِدَہ یہ اوس قبیلے کے بَنِی عَمْرِو بن عَوف سے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے الگ ہو کر ایک گھاٹی میں ان بارہ افراد سے ملے تھے۔ انہوں نے یثرب کے حالات سے اطلاع دی اور اب کی دفعہ سب نے باقاعدہ آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یہ بیعت مدینہ میں اسلام کے قیام کی بنیاد، قیام کا بنیادی پتھر ہے۔ اس سے بنیاد پڑی۔ چونکہ اب تک جہاد بالسیف فرض نہیں ہوا تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صرف ان الفاظ میں بیعت لی تھی جن میں آپؐ جہاد فرض ہونے کے بعد عورتوں سے بیعت لیا کرتے تھے یعنی یہ کہ ہم خدا کو ایک جانیں گے۔ شرک نہیں کریں گے۔ چوری نہیں کریں گے۔ زنا کے مرتکب نہیں ہوں گے۔ قتل سے باز رہیں گے۔ کسی پر بہتان نہیں باندھیں گے اور ہر نیک کام میں آپؐ کی اطاعت کریں گے۔ بیعت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم صدق و ثبات کے ساتھ اس عہد پر قائم رہے تو تمہیں جنت نصیب ہوگی اور اگر کمزوری دکھائی تو پھر تمہارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے وہ جس طرح چاہے گا کرے گا۔ یہ بیعت تاریخ میں بیعت عقبہ اولیٰ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ وہ جگہ جہاں بیعت لی گئی تھی عَقبہ کہلاتی ہے جو مکہ اور منیٰ کے درمیان واقع ہے۔ عقبہ کے لفظی معنی بلند پہاڑی رستے کے ہیں۔

مکہ سے رخصت ہوتے ہوئے ان بارہ نَومسلمین نے درخواست کی کہ کوئی اسلامی معلم ہمارے ساتھ بھیجا جائے جو ہمیں اسلام کی تعلیم دے اور ہمارے مشرک بھائیوں کو اسلام کی تبلیغ کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُصْعَب بن عُمَیر کو جو قبیلہ عبدالدّار کے ایک نہایت مخلص نوجوان تھے ان کے ساتھ روانہ کر دیا۔ اسلامی مبلغ ان دنوں میں قاری یا مُقْرِی کہلاتے تھے کیونکہ ان کا کام زیادہ تر قرآن شریف سنانا تھا کیونکہ یہی تبلیغ کا ایک بہترین ذریعہ تھا۔ چنانچہ مصعب بھی یثرب گئے تو یثرب میں مُقْرِی کے نام سے مشہور ہو گئے۔ بیعت عَقبہ ثانیہ جو تھی یہ 13 نبوی میں ہوئی تھی اور اس میں ستر انصار نے بیعت کی تھی۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 221 تا 225، 227)

حضرت عُقْبَہ بن عامر نے غزوہ بدر، اُحُد اور خندق سمیت تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ آپ غزوۂ اُحُد کے دن خَود میں سبز رنگ کے کپڑے کی وجہ سے پہچانے جا رہے تھے۔ آپ حضرت ابوبکر کے دورِ خلافت میں بارہ ہجری میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 428 عُقْبَہ بن عامرؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

حضرت عُقْبَہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے بیٹے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ ابھی وہ نَوعمر لڑکا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں، میرے بیٹے کو دعائیں سکھائیں جن کے ذریعہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرے اور اس پر شفقت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا اے لڑکے! کہو کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ صِحَّۃً فِیْ اِیْمَانٍ وَاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَصَلَاحًا یَتْبَعُہٗ نَجَاحٌ۔

(اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 52 عُقْبَہ بن عامرؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

کہ اے اللہ! میں تجھ سے حالت ایمان میں صحت طلب کرتا ہوں اور ایمان کے ساتھ حسن خلق کی دعا کرتا ہوں اور صلاح کے بعد کامیابی چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

اب اس کے بعد مَیں امریکہ کی ایک بہت پرانی بزرگ احمدی کا ذکر کروں گا اور پھر ان کا جنازہ بھی جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا۔ ان کا نام تھا سسٹر عالیہ شہید صاحبہ اور یہ احمد شہید صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ 26؍ دسمبر کو ان کی وفات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی لمبی عمر عطا فرمائی اور کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ معذوری سے بھی بچایا۔ 105 سال کی ان کی عمر تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

امیر صاحب امریکہ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کو 1936ء میں بیعت کرنے کی سعادت عطا ہوئی اور آپ نے 1963ء سے 1966ء تک بطور صدر لجنہ امریکہ خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح مرحومہ کو لجنہ اماء اللہ امریکہ میں پچاس سال پر محیط ایک لمبا عرصہ بطور جنرل سیکرٹری، سیکرٹری مال، سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری

خدمت خلق اور مقامی صدر لجنہ کی خدمت کی توفیق ملی۔ ہمیشہ جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق رکھا اور ہر قسم کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہتی تھیں۔ بہت شفیق اور پیار کرنے والی خاتون تھیں۔ آپ کو جماعت احمدیہ امریکہ کے ابتدائی وقت کے واقعات زبانی یاد تھے جن کا آپ اکثر ذکر کیا کرتی تھیں۔ حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کو اپنے گھر کھانے پر مدعو کرنے کا بھی ان کو موقع ملا۔ خاوند مکرم احمد شہید صاحب مرحوم کو امریکہ کی نیشنل عاملہ میں اور بطور صدر جماعت پٹس برگ (Pittsburg) خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ کے لواحقین میں ان کے اکلوتے بیٹے عمر شہید صاحب شامل ہیں جنہیں گزشتہ اٹھارہ سال سے بطور صدر جماعت پٹس برگ خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ یہ افریقن امریکن تھیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ امریکہ سسٹر عالیہ کے بارے میں لکھتی ہیں کہ ان کی طرز زندگی، ان کی باتیں، ان کی ہر نقل و حرکت اس بات کا ثبوت پیش کرتی تھی کہ وہ اپنے عہد بیعت پر پختگی کے ساتھ عمل پیرا تھیں جو انہوں نے 76 سال پہلے باندھا تھا۔ ان کی خدمات صرف امریکہ تک محدود نہیں تھیں بلکہ ان کے معترف دنیا بھر میں تھے اور جب یہ ساری لجنہ بیرونی لجنات بھی پاکستانی لجنہ صدر کے انڈر تھیں تو اُس وقت حضرت مریم صدیقہ صاحبہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی حرم تھیں وہ پوری دنیا کی لجنہ کی صدر تھیں۔ ان کی طرف سے ان کی خدمات کو بہت سراہا بھی گیا تھا۔ یہ لکھتی ہیں کہ سسٹر عالیہ کا نام ایلا لوئس (Ella Louise) تھا اور ان کے منگیتر ولیم فرینک براؤننگ (William Frank Browning) افریقن میتھوڈسٹ چرچ (Methodist Church) کے بہت سرگرم رکن تھے۔ ان کی شادی ہونے والی تھی اور وہ اپنی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے، جب ان کے میاں تک احمدیت کا پیغام پہنچا تو ولیم صاحب اپنے والدین کے ساتھ احمدی ہو گئے اور انہوں نے اپنا نام احمد شہید رکھا۔ عالیہ نے شادی تو کر لی لیکن بیعت نہیں کی۔ احمد شہید صاحب کچھ عرصہ بعد پٹس برگ جماعت کے صدر منتخب ہوئے اور نہ صرف جماعتی طور پر مقبول ہوئے بلکہ ملک بھر میں اپنی تبلیغی کاوشوں کی وجہ سے مشہور ہو گئے۔ اسی دوران ان کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے عمر رکھا۔

عالیہ صاحبہ اپنے احمدی سسرال میں رہتی تھیں جہاں انہوں نے اپنے سسرال اور شوہر سے چھپ کر جماعتی کتب کا مطالعہ شروع کیا۔ اسی دوران ان تک حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب 'احمدیت یعنی حقیقی اسلام' پہنچی جسے پڑھ کر وہ بہت متاثر ہوئیں۔ بعد ازاں اپنے گھر میں منعقد ہونے والی تربیتی کلاسوں میں شرکت کرنے لگیں۔ پھر ایک روز بنگالی صاحب، مکرم عبدالرحمٰن بنگالی صاحب جو وہاں مبلغ تھے ان کا لیکچر سنا جس میں انہوں نے مسیح کی صلیب سے نجات اور کشمیر کی طرف ہجرت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ بیان کیا۔ یہ لجنہ صدر لکھتی ہیں کہ آپ کہا کرتی تھیں کہ اس کے بعد میں نے چرچ جانا ترک کر دیا اور مسجد میں جانے لگ گئی اور بالآخر 1936ء میں احمدیت قبول کر لی۔ اپنا نام عالیہ کس طرح رکھا؟ کہتی ہیں ایک کتاب میں مَیں نے ایک نام عالیہ پڑھا تھا جو مجھے اچھا لگا۔ احمدی ہونے کے بعد میں نے اسی نام کو اپنا لیا۔

سسٹر عالیہ ہمیشہ علم کی جستجو میں رہنے والی تھیں۔ مسجد کی صفائی کرتے، کھانا پکاتے، نماز پڑھتے صرف یہ نہیں کہ علم حاصل کر رہی ہیں بلکہ ہمیشہ عاجزی سے وقار عمل بھی کیا کرتی تھیں۔ جماعتی کام بھی کیا کرتی تھیں۔ اپنے ہاتھ سے۔ مسجد کی صفائی کرنا، کھانا پکانا ان کے یہ کام تھے۔ پھر کہتی ہیں کہ ہم نے ان کو ہمیشہ نمازیں پڑھتے دیکھا۔ یہ اعلیٰ اخلاق کی باتیں ہیں۔ بیماروں کی تیمارداری کرتے دیکھا۔ چندوں کی ادائیگی ان کو کرتے دیکھا۔ ہر وقت نیکی کی کوئی نہ کوئی تحریک لجنہ میں یہ کرتی رہتی تھیں۔ لکھتی ہیں کہ مرحومہ کی ساری توجہ لجنہ کے آپس میں اتحاد اور بھائی چارہ پیدا کرنے میں مرکوز تھی جس کے لئے اپنی آخری عمر میں انہوں نے لجنہ کو مخاطب کر کے متعدد خطوط لکھے۔ صدر لجنہ لکھتی ہیں کہ ایک آیت وہ بڑی دہرایا کرتی تھیں جو میں نے ان سے سنی ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ صَفًّا کَاَنَّہُمۡ بُنۡیَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ (الصف:5) کہتی ہیں یہ ہمیشہ دہراتی رہتی تھیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ یقیناً ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر قتال کرتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

صدر لجنہ نے لکھا ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے امریکہ میں مسجد فنڈ کی بنیاد رکھی۔ اسی طرح مسلم سٹوڈنٹس سکالرشپ فنڈ کا آغاز کیا۔ ان کی صدارت میں سب سے پہلا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ اسی طرح نیشنل تبلیغ ڈے کا آغاز بھی انہوں نے کیا جس میں لجنہ قرآن کریم کے ہزاروں نسخے، تبلیغی لیف لٹس، تعارفی پمفلٹس ملک کی لائبریریوں میں بھجوایا کرتی تھیں۔ انہوں نے لجنہ کا ایک میگزین بھی شروع کیا جس کا نام اس وقت کی جو پوری دنیا کی صدر لجنہ تھیں حضرت چھوٹی آپا مریم صدیقہ صاحبہ، انہوں نے 'عائشہ' (Ayesha) رکھا تھا۔ انہوں نے ان سے نام رکھوایا۔ انہوں نے The path of faith اور Our Duties کے نام سے لجنہ کا لائحہ عمل بھی شائع کیا۔ ان کی تحریک پر امریکہ کی لجنہ ممبرات نے ڈنمارک میں بننے والی مسجد کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی کی۔ اسی طرح بالٹی مور، پٹس برگ وغیرہ کے مشن ہاؤسز کی آرائش وغیرہ کے لئے بھی فنڈز مہیا کئے۔ یہ کہتی ہیں کہ سسٹر عالیہ بتایا کرتی تھیں کہ چونکہ اس دَور میں 98 فیصد لجنہ نئی بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئی تھیں اس لئے ہم شروع میں لجنہ کو صرف نمازیں ادا کرنے اور رمضان میں روزے رکھنے کی تلقین کرتے تھے۔ اسی طرح فوراً حجاب پہننے کی بجائے پہلے کچھ سال تک صرف مناسب لباس کی طرف توجہ دلاتے تھے کہ اپنے لباس کو پہلے حیادار کرو پھر اگلا step آئے گا کہ حجاب لو، پردہ کرو۔ یہ نہیں ہے کہ آجکل کی طرح جو لجنہ میں شروع ہو گیا ہے کہ جو پردہ کرتی ہیں انہوں نے اپنے پردے اتار دئے ہیں۔ انہوں نے سٹیپ وائز (stepwise) لجنہ کو ایک سٹیج سے دوسری سٹیج میں لانے کے لئے کوشش کی، تربیت کی۔

پھر سسٹر عالیہ نے تمام لجنہ ممبرات کو قرآن کریم ناظرہ سکھانے میں بہت کوشش کی۔ روزانہ قرآن کریم پڑھانے کے لئے پروگرام بنائے۔ اسی طرح جو لجنہ ناظرہ مکمل کر لیتی تھیں ان کو روزانہ تفسیر کا کچھ حصہ پڑھنے کی طرف توجہ دلائی جاتی۔ عالیہ صاحبہ کی کوشش سے ناصرات کا سلیبس بھی بنایا گیا۔ ناصرات میں دینی علوم سیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ مرحومہ نے ممبرات میں قربانی کی روح پیدا کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ اسی طرح چندہ جات کا حساب بھی بڑے ماہرانہ طریقے پر منظّم رکھتی تھیں۔

جب ان سے ایک دفعہ جماعت میں داخل ہونے کے بعد آنے والی مشکلات کے بارے میں پوچھا گیا تو کہتی تھیں کہ میں نے جماعت میں شمولیت کے بعد بہت سے ابتلا دیکھے ہیں۔ لیکن میں نے کمزوری دکھانے کے بجائے ہمیشہ استقامت دکھانے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کی کوشش کی ہے اور یہی وہ سبق ہے جو لجنہ کو گزشتہ پچاس سال سے زائد عرصہ سے میں دیتی رہی ہوں۔ یہ لکھتی ہیں کہ ان کی شخصیت استقامت کا مینار تھی جس سے ہم سب رہنمائی لیتے ہیں۔ پھر لکھتی ہیں کہ دین اسلام کے ساری دنیا پر غالب آنے کے متعلق ان کو یقین کامل تھا اور کہا کرتی تھیں کہ جب فتح اسلام آئے گی تو جماعت احمدیہ کا جو ماٹو ہے، جو نعرہ ہے کہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' یہی دنیا میں راج کرے گا۔ اسی طرح ان کا نظام خلافت پر بھی کامل یقین تھا اور وہ اسے ہی فتح اسلام کی کنجی قرار دیا کرتی تھیں۔ یہ ہمیشہ کہا کرتی تھیں کہ نظام خلافت قائم رہے گا اور ان شاء اللہ اسی سے فتح ہو گی۔ پھر لکھتی ہیں کہ سینکڑوں فون کالز اور خطوط کے ذریعہ وہ ممبرات تک اس پیغام کو پہنچانے اور سمجھانے کی کوشش کرتی تھیں۔

23 مارچ 2008ء کو یوم مسیح موعود پر انہوں نے لجنہ کو جو پیغام دیا وہ یہ تھا کہ اس سال یکم جنوری 2008ء کو ساری دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے اپنی مساجد اور مشن ہاؤسز میں اکٹھے ہوئے اور شکرانے کے طور پر نماز تہجد ادا کی۔ ہم ایسا کیوں نہ کرتے کہ یہی تو وہ سال ہے جس میں ہمارے پیارے مسیح موعودؑ کی پیاری خلافت کو قائم ہوئے ایک سَو سال ہوئے ہیں۔ پھر آگے لکھتی ہیں کہ اے میرے اللہ! احمدیت کی راہ میں حائل تمام روکوں کو دور فرما اور ہمیں وہ فتح دکھا دے جس کا تُو نے وعدہ فرمایا ہے۔ ہمارے مسیح موعودؑ نے اس جماعت کی بنیاد رکھی اور ہم سب کو جوڑ کر ایک جسم بنا دیا۔ اسی واسطے ہم احمدی ایک دوسرے کا درد محسوس کرتے ہیں۔ ابتلاؤں میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں۔ ایک دوسرے کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ ایک کی خوشی پر دوسرا خوش ہوتا ہے اور ایک کی پریشانی پر دوسرا غمزدہ ہوتا ہے۔ ہم اللہ کے فضل و کرم کے ساتھ ایک ہیں۔ پھر انہوں نے اپنے پیغام میں لکھا ہے جو نومبائعین کو دیا اور وہاں سب احمدی لجنہ کو کہ اللہ کا مجھ پر خاص فضل ہے کہ میں خوش نصیب ہوں کہ میں نے جماعت کی ترقی اپنی زندگی میں دیکھی ہے۔ ہم پر اللہ کا کرم ہے کہ اس نے ہماری جماعت کو اسلام کی اشاعت کے لئے اور خدمت کے لئے چن لیا ہے۔ ہم ہر ہفتے خلیفۂ وقت کی آواز کو سن سکتے ہیں اور اس کی ہدایات پر عمل کر کے دین و دنیا کی ترقیات پا سکتے ہیں۔ پھر آخر میں انہوں نے لکھا۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اے میرے مولیٰ! فتح اسلام میں حائل تمام روکوں کو دور فرما دے۔ ہماری ذات کو اپنے دین کی صحیح عکاسی کرنے والا بنا دے اور ہمیں بے شمار ناصر دین عطا کر۔ تو اس طرح لجنہ کو خاص طور پر وہاں امریکہ کے جو حالات ہیں اس میں جو نومبائعات ہیں، افریقن امریکن ہیں ان کو اکٹھا کرنے میں ان کا بڑا کردار ہے۔

آپ کے بیٹے عمر شہید صاحب جو پٹس برگ کے صدر جماعت ہیں۔ لکھتے ہیں کہ میرے والدین احمدیت اور خلافت کے ذریعہ اسلام کا دفاع کرنے والے سپاہی تھے۔ میری والدہ مستقل مزاجی کے ساتھ آپ کو خط لکھا کرتی تھیں۔ مجھے لکھ رہے ہیں وہ۔ اور مجھے بھی اس طرف توجہ دلاتی تھیں کہ خلیفۂ وقت کو خط لکھواور پھر یہ لکھتے ہیں کہ دعا کرو کہ میں اور میری اولاد مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے والی ہو۔ لکھتے ہیں کہ جماعت کے لوگوں نے جس کثرت کے ساتھ میری والدہ کے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے مجھے پہلے اس کا اندازہ نہیں تھا کہ کس قدر وسیع پیمانے پر جماعت میں ان سے محبت اور عقیدت رکھنے والے لوگ موجود ہیں۔

وہاں کی مقامی ایک اَور احمدی، امریکن سسٹر عالیہ عزیز لارڈ ہیں۔ کہتی ہیں کہ اسلام احمدیت قبول کرنے کے بعد انہوں نے یعنی عالیہ شہید نے بطور احمدی ایک مثالی زندگی گزاری۔ جب وہ سیکرٹری تعلیم تھیں تو ان کی وجہ سے کسی کا دل نہیں کرتا تھا کہ ان کے بنائے ہوئے تعلیمی ٹیسٹ میں فیل ہو اس لئے ہم سب اکٹھے مل کر ٹیسٹ کے لئے تیاری کیا کرتے تھے۔ کہتی ہیں عمر میں مجھ سے بہت بڑی تھیں لیکن پھر بھی میرے ساتھ دوستانہ تعلق تھا۔ ایک بات کہتی ہیں ان میں مَیں نے دیکھی ہے کہ جب کبھی کوئی علمی سوال ان سے کیا جاتا تو بجائے اپنی رائے کا اظہار کرنے کے، ادھر ادھر مارنے کے، ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے وہ ہمیشہ اسلامی تعلیم جو ہے اس بارے میں بتایا کرتی تھیں۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا پختہ تعلق تھا جس کی وجہ سے لوگ ان کی طرف کھِچے چلے آتے تھے۔

پھر سسٹر جمیلہ حامد ہیں، اہلیہ حامد منیر صاحب ہیں۔ یہ بھی مقامی امریکن احمدی ہیں۔ یہ لکھتی ہیں کہ مجھے بہت پسند کرتی تھیں۔ اور ہمیشہ مجھے بتاتی تھیں کہ تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو۔ کہتی ہیں میری والدہ کی وفات پر انہوں نے مجھے محبت بھرا خط لکھا جس کی بدولت مجھے موت کا فلسفہ سمجھنے میں مدد ملی۔ فرشتہ سیرت تھیں۔ جب بھی مدد اور مشورے کی ضرورت ہوتی ان کو بس ایک فون کال کی دوری پر پایا۔ ہمیشہ مجھے بتاتیں کہ زندگی کا مقصد جماعت کی خدمت کرنا اور خلیفۂ وقت سے محبت کرنا ہونا چاہئے کہ یہی اس زمانے میں حبل اللہ ہے۔ ان کے یقین کامل اور خدا تعالیٰ سے گہری محبت کو میں ہمیشہ رشک کی نگاہوں سے دیکھتی تھی۔ ایک دفعہ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا انہیں موت سے ڈر لگتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ جانا تو اپنے محبوب کے پاس ہی ہے تو پھر ڈر کس بات کا۔ ان کو اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کا گہرا علم تھا جسے تمام عمر انہوں نے لوگوں تک پہنچایا۔

پھر ایک اور مقامی امریکن احمدی ڈاکٹر رشیدہ احمد ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ وہ خود اسلامی تعلیمات پر بڑی سختی سے عمل کرتی تھیں لیکن دوسروں کو بڑے پیار سے نصیحت کیا کرتی تھیں۔ ان کی ہر نقل و حرکت میں محبت الٰہی جھلکتی تھی۔ کہتی ہیں مجھے ایک سے زائد مرتبہ ان کے گھر ٹھہرنے کا اتفاق ہوا اور ہم ساتھ نماز پڑھتے تھے اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے جس کے بعد وہ مجھے خلفائے سلسلہ کی طرف سے آنے والے خطوط بڑی محبت اور چاہت سے دکھاتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ ان کی محبت کا اندازہ ان کی لکھی ہوئی نظموں اور تقریروں کو سن کر بخوبی ہو سکتا ہے۔ کہتی ہیں وہ نظمیں بھی لکھتی تھیں اور بڑے صبر والی تھیں۔ ہر مہینہ میں ان کو کال کر کے حال پوچھتی۔ ان کی گرتی ہوئی صحت کے بارے میں کہتی تو کبھی انہوں نے شکوہ نہیں کیا بلکہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر کرتی اور شکر کرتی تھیں۔

پھر اسی طرح ایک مقامی امریکن احمدی ہیں سسٹر عزیزہ، الحاج رشید کی اہلیہ ہیں وہ کہتی ہیں کہ سسٹر عالیہ شہید صاحبہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کی مجسم تصویر تھیں گو کہ وہ دوسرے شہر میں رہتی تھیں لیکن پھر بھی میری والدہ کے ساتھ ان کی بہت دوستی تھی۔ میری والدہ کی وفات کے بعد بھی انہوں نے یہ تعلق ختم نہیں کیا۔ مجھے ہمیشہ ایسا لگتا تھا کہ شاید عالیہ صاحبہ کو پتہ ہے کہ کب مَیں سست ہوتی ہوں تو فوراً ایمان افروز خط بھجوا دیا کرتی تھیں۔

پھر ایک اور لجنہ ممبر خلّت صاحبہ لکھتی ہیں۔ 1949ء میں جب میں پہلی دفعہ امریکہ آئی تب عالیہ صاحبہ کے ساتھ تعارف ہوا۔ میں اس وقت آٹھ سال کی تھی جب میں پہلی دفعہ ان سے ملی۔ بہت محبت کرنے والی، ملنسار اور اچھا اثر چھوڑنے والی شخصیت کی حامل تھیں۔ خلافت کے ساتھ بہت دیرینہ اور پختہ تعلق تھا۔ اکثر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اپنی خط و کتابت کا ذکر کیا کرتی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ امریکہ کے لئے ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ عجیب روحانی شخصیت تھی اور سَو سال عمر ہونے کے باوجود بھی جلسہ میں شمولیت اختیار کرتی تھیں جو کہ ہم سب کے لئے نمونہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسل میں بھی وہ روح اور خدمت دین کا جذبہ پیدا فرمائے جو ان میں تھا جیسا کہ ان کے بیٹے نے بھی اس کا اظہار کیا ہے۔

---

## بقیہ: رپورٹ دورہ امریکہ و گوئٹے مالا از صفحہ 2

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

تم یہ فیصلہ کرو کہ اللہ کی بات ماننی ہے یا خاوند کی۔ جیسے میں نے ابھی کہا ہے کہ آپ کا لباس حیادار ہونا چاہیئے۔ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ حیا ہی اصل چیز ہے اور پردے کا حکم اللہ تعالیٰ کا ہے۔ وہ تو ہم نے بات ماننی ہے۔ پاکستان میں قانون کہتا ہے کہ تم نے اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہنا اور سلام نہیں کہنا تو کیا احمدی یہ بات مانتے ہیں؟ باقی قانون کی سب باتیں مان لیتے ہیں لیکن قانون کی یہ بات نہیں مانتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے منافی ہے۔ تو آپ کا یہ اصول ہونا چاہئے کہ جو بھی بات اللہ تعالیٰ کے حکم سے ٹکرائے چاہے وہ والدین کہیں، خاوند کہے یا کوئی بھی کہے وہ نہیں ماننی۔

واقفات نو کی یہ کلاس سات بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کلاس میں شامل ہونے والی واقفات نو بچیوں کو جائے نماز عطا فرمائے۔

..........................

بعد ازاں پروگرام کے مطابق سوا سات بجے واقفین نو بچوں کی کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم جلیس احمد نے کی۔ اس کا اردو ترجمہ عزیزم بلال احمد صدیقی اور انگریزی ترجمہ عزیزم طاہر احمد بھٹی نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم سید نواس احمد نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

"ان المؤمن فی زمان القائم وھو بالمشرق یری أخاہ الذی فی المغرب و کذا الذی فی المغرب یری أخاہ الذی فی المشرق" (بحار الأنوار الجامعة لدرر أخبار الأئمة الاطھار للشیخ محمد باقر المجلسی جلد نمبر 52، باب فی سیرہ وأخلاقہ واصحابہ صفحہ 391 دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

"امام مہدی کے زمانے میں مشرق والا مؤمن اپنے بھائی کو جو مغرب میں ہوگا دیکھ لیا کرے گا اور اسی طرح جو مغرب میں ہوگا وہ اپنے بھائی کو جو مشرق میں ہوگا دیکھ لیا کرے گا۔"

عزیزم اسامہ سیفی نے اس حدیث نبوی کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم راشد احمد وڑائچ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پڑھ کر سنایا:

**حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تجلیاتِ الٰہیہ میں تحریر فرماتے ہیں:**

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھُولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سوا اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن جلد 20 صفحہ 409، 410)

واقفین نَو کی کلاس کے دوران

اس کے بعد عزیزم ثوبان اقبال نے اس اقتباس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم سید اویس احمد، عزیزم یاسر خان اور عزیزم عاشر احمد بھٹی نے "MTA" کے عنوان سے ایک ترانہ پیش کیا جس کا انگریزی ترجمہ اسماعیل مبارک احمد نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم زریاب فاروق نے انگریزی زبان میں "ایم ٹی اے، ہمارا خلافت سے تعلق کا ذریعہ" کے عنوان پر تقریر کی۔

بعد ازاں عزیزم لبید احمد نے "ایم ٹی اے کی اہمیت و برکات" کے عنوان پر اردو زبان میں تقریر کی۔

اس کے بعد عزیزم ارسلان ولید احمد، عزیزم طلال منصور احمد نے "ایم ٹی اے ہمارا خلافت سے تعلق کا ذریعہ" کے عنوان پر ایک پریزنٹیشن دی۔

بعد ازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ** 'آپ میں سے کتنے ہیں جو اردو سمجھ لیتے ہیں؟ جن کو تھوڑی بہت اردو آتی ہے یا سمجھ لیتے ہیں وہ باری باری ہاتھ کھڑا کریں۔ نیز **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** واقفین نو کو اردو سیکھنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔'

☆ **اس کے بعد ایک واقفِ نو بچے نے سوال کیا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب 'برکاتِ خلافت' پڑھ رہا تھا جس میں خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہر قوم میں ایک وقت آتا ہے جب وہ سیاست میں جاتے ہیں۔ لیکن اس وقت ہمیں سیاستدانوں کی ضرورت نہیں ہے لیکن شاید مستقبل میں ہو تو اُس وقت خلیفہ وقت بتائیں گے۔ کیا اب وہ وقت آ گیا ہے کہ احمدی سیاستدان بنیں؟**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** '

ہاں بن سکتے ہیں لیکن واقفین نو نہیں بن سکتے۔ واقفین نو کے لئے میں نے ایک پروگرام دیا ہے کہ جماعت کی کیا ضروریات ہیں۔ ہمیں اس وقت ڈاکٹروں اور اساتذہ کی ضرورت ہے اور کچھ انجینئرز اور اکاؤنٹنٹس کی بھی ضرورت ہے لیکن زیادہ تر ڈاکٹروں اور اساتذہ کی ضرورت ہے۔ اگر کسی میں سیاستدان بننے کیلئے یا اسی طرح کسی اور پیشے کیلئے کوئی خداداد صلاحیت ہے تو وہ انفرادی طور پر رابطہ کر سکتا ہے۔ ویسے تو احمدی سیاستدان موجود ہیں۔ گھانا میں احمدی سیاستدان ممبر آف پارلیمنٹ ہیں۔ اسی طرح پاکستان میں احمدیہ مخالف قانون کی منظوری سے قبل 1974ء میں بھٹو کی پارلیمنٹ میں تین چار احمدی رکن تھے، ایک سینیٹ کے ممبر تھے اور دو احمدی پنجاب اسمبلی کے ممبر تھے۔ یہاں امریکہ میں جو احمدی سیاست میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ سیاست میں جا سکتے ہیں لیکن پارٹی کے انتخاب میں احتیاط سے کام لینا ہوگا۔

**☆ ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ حضور انور کیلیفورنیا کب تشریف لائیں گے؟**

**اس پر حضور انور نے فرمایا کہ** ’جب اللہ لائے گا۔ دیکھیں کب آئیں گے۔ ایک دفعہ تو ہو چکا ہوں۔‘

**☆ ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ ’آپ کو ہیوسٹن آ کر کیسے لگا؟‘**

**اس پر حضور انور نے فرمایا** کہ بڑا اچھا ہے۔ خوبصورت نظارہ ہے۔ ہیوسٹن کے ارد گرد سارا زرعی علاقہ ہے، باغ ہیں، باڑے ہیں۔ اچھی جگہ ہے۔

**☆ ایک وقف نو بچے نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ امریکہ کس طرح مجموعی طور پر اپنے آپ کو بہتر کر سکتی ہے؟**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ میں اپنے دورے کے اختتام پر آپ کو بتا دوں گا۔

**☆ ایک بچہ نے سوال کیا کہ حضور انور کی امریکہ کے واقفین نو کے لئے سب سے ضروری نصیحت کیا ہے؟**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ لوگ میرے خطبے سنتے ہیں؟ میں نے دو سال پہلے کینیڈا میں خطبہ دیا تھا وہی واقفینِ نو کا چارٹر ہے۔ اس میں اکتیس نکات تھے، ان پر عمل کرو۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :** باقی ایک تو تم لوگ پانچ نمازیں باقاعدہ پڑھا کرو اور جہاں جہاں نماز سینٹر اور مساجد ہیں نماز باجماعت پڑھا کرو، قرآن کریم کی تلاوت باقاعدہ کرو، اپنی دوستیاں اچھے لڑکوں سے رکھو اور پڑھائی کی طرف توجہ دو۔ یہ چار باتیں یاد رکھ لو اور باقی نکات اس خطبہ سے لے لینا۔

**☆ ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ بحیثیت وقف نو ہمیں اعلیٰ تعلیم کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور امریکہ میں طلباء کی طرف سے لئے جانے والا تعلیمی قرضہ اب 1.5 ٹریلین ڈالر ہو گیا ہے۔ ایک طالب علم پر تعلیم کے لئے حاصل کیا گیا قرضہ گاڑی کے قرضے سے اور دوسرے قرضوں سے بڑھ جاتا ہے ایسے میں حضور انور احمدی بچوں کو کیا نصیحت فرماتے ہیں کہ وہ دوران تعلیم اپنے مالی امور کا کس طرح بہتر طور پر انتظام کریں۔**

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اعلیٰ تعلیم صرف واقفین نو کے لئے نہیں بلکہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ واقفین نو کو تعلیم میں سب سے آگے ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ وہ جو گورنمنٹ یا بنک سے تعلیم کے لئے قرضہ لیتے ہیں ان کو میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ انہوں نے جس شعبہ میں تعلیم حاصل کی ہے اس شعبہ میں ہی نوکری تلاش کر کے کام کریں اور تقریباً تین سال کے لئے تجربہ حاصل کریں اور اپنے قرضے کو ادا کریں۔ جب آپ اپنا پورا قرضہ ادا کر چکیں تب آپ اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کریں لیکن اس دوران مرکز کو اپنی پراگریس سے مطلع رکھیں اور اس کے علاوہ جیسے میں نے بیان کیا ہے روزانہ پانچ نمازوں کے باجماعت قیام اور تلاوت قرآن کا اہتمام کریں۔ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں یہ چیزیں ساتھ ساتھ ہونی چاہئیں۔ یہ نہیں کہ اگر آپ کسی ہاسپٹل میں، یا کمپنی میں یا بحیثیت وکیل کام کر رہے ہیں تو آپ اپنے بنیادی فرائض بھول جائیں۔ اس کا خاص خیال رکھیں۔ یہ چیزیں کریں اور اپنا قرضہ ادا کریں اس کے بعد آگے کے بارے میں ہدایت لے سکتے ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** تیسری دنیا کے یا غریب ممالک کے طلباء کو ان کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ہم خود بھی قرضہ دیتے ہیں۔

**☆ ایک وقف نو بچے نے سوال کیا کہ کیا آپ پر براہ راست اللہ تعالیٰ سے وحی ہوتی ہے؟**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اللہ تعالیٰ تو مختلف طریقوں سے بتا دیتا ہے کہ کیا کرنا ہے۔ دل میں ڈال دیتا ہے، کوئی براہ راست وحی نہیں ہوتی۔ وحی صرف نبیوں کو ہوتی ہے۔

واقفین نو کی یہ کلاس آٹھ بج کر پندرہ منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضورِ انور نے اس کلاس میں شامل ہونے والے تمام بچوں کو جائے نماز عطا فرمائے۔ بعد ازاں تمام بچوں نے حضورِ انور کے ساتھ ایک گروپ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں ایک واقف نو نوجوان عزیزم سید نواس احمد نے اذان دی۔ حضورِ انور اس دوران محراب میں کھڑے رہے۔ اذان کے بعد حضورِ انور نے اس خادم کو اپنے پاس بلا لیا اور دریافت فرمایا کہ کیا کر رہے ہیں؟ اس پر نوجوان نے عرض کیا کہ ڈاکٹر ہوں اور ریزیڈینسی کر رہا ہوں۔ حضورِ انور نے LOAN کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کتنا قرض (LOAN) ہے اور کب تک ادا ہو جائے گا۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ بعض ایسے طریق بھی ہیں کہ خدمت کے کام کریں، رفاہ عامہ کا کام کریں تو قرض ایڈجسٹ ہو جاتا ہے اور بعض صورتوں میں کم بھی ہو جاتا ہے۔ اس پر حضورِ انور نے فرمایا تو پھر غانا چلے جاؤ۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

... ... ... ... ... ... ... ... ...

## 27/اکتوبر 2018ء بروز ہفتہ

... ... ... ... ... ... ... ... ...

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت السمیع میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصے میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے دس بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے اور وہاں جماعت ہیوسٹن کی درج ذیل مجالس عاملہ کے ممبران نے حضورِ انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

☆ لوکل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ہیوسٹن ساؤتھ

☆ مجلس عاملہ جماعت ہیوسٹن نارتھ

☆ مجلس عاملہ جماعت ہیوسٹن سائپرس

☆ ہیوسٹن جماعت کے اُن رضا کار کارکنان کا گروپ جو مختلف شعبوں میں خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اِس سیشن میں 74 فیملیز کے 396 افراد نے حضورِ انور کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز امریکہ کی مختلف 28 جماعتوں سے آئی تھیں۔ درج ذیل جماعتوں ST.PAUL، جارجیا، PHOINIX AZ، CAROLINA، KANSAS CITY، LAS VAGAS، MIAMI، ORLANDO، PORTLAND، SEATLE، ZION سے آنے والی فیملیز اور احباب بڑے طویل اور لمبے سفر طے کر کے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔

بعض احباب اور فیملیز 1182 میل کا طویل سفر ساڑھے سترہ گھنٹے میں طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔

ملک گیمبیا سے تعلق رکھنے والے ایک دوست ایبوجفو صاحب جو آجکل امریکہ میں MINNESOTA میں مقیم ہیں۔ اپنی ملاقات کا حال بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں اس کو بیان کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری آواز بند نہیں ہوئی اور میں اپنے پیارے امام سے بات کر سکا۔ میں نے حضورِ انور کے گرد ایک خاص روشنی دیکھی ہے۔ میں نے حضورِ انور سے درخواست کی کہ میرا انشورنس کا بزنس ہے۔ اس کے لئے کوئی نام تجویز فرما دیں۔ حضور نے ازراہِ شفقت میرے بزنس کا نام میرے ہی نام پر تجویز فرمایا۔

ایک دوست مصور رانا صاحب جو جماعت سان آنٹونیو سے آئے تھے، بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ وقت سے پہلی بار ملاقات ایک ایسا امر ہے جس کو کوئی شخص الفاظ میں ڈھال نہیں سکتا۔ ایک عجیب سا سکون محسوس کر رہا ہوں۔

شعیب احسن صاحب جو آسٹن (AUSTIN) جماعت سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ کہتے ہیں کہ حضور کا دفتر الٰہی نور سے بھرا ہوا تھا جسے ہر آنکھ مشاہدہ کر سکتی ہے۔ میری اہلیہ بہت گھبرائی ہوئی تھیں۔ حضورِ انور نے ان کو تسلی دی اور فرمایا گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ ہمارا بیٹا وقف نو ہے اور ہماری یہ خواہش ہے کہ وہ بڑا ہو کر ایک کامیاب مبلغ اور واقف زندگی بنے۔ اس پر حضورِ انور نے ازراہِ شفقت ہمارے بیٹے سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جب تم گیارھویں جماعت میں پہنچو اور تمہارا اپنا دل کرے مربی بننے کا تو ضرور بنو۔ اپنے والدین کے دباؤ میں نہیں آنا بلکہ خود فیصلہ کرنا ہے کہ تم نے کیا بننا ہے۔ اگر ڈاکٹر بننا چاہو تو وہ بن جاؤ۔ یہ تمہاری اپنی چوائس ہے۔

صباء رؤف صاحبہ اپنی فیملی کی حضورِ انور سے ملاقات کا احوال بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ حضورِ انور کے دفتر میں داخل ہوتے ہی جب میری نظر حضورِ انور کے چہرہ مبارک پر پڑی تب سے لے کر اب تک میرے وجود پر ایک رقت طاری ہے۔ میں حضورِ انور سے کچھ نہ کہہ سکی۔ حضورِ انور نے پہلے اپنا دست شفقت میرے بچوں کے سر پر رکھا۔ پھر مجھے بلا کر ایک نہایت ہی شفیق باپ کی طرح میرے سر پر بھی اپنا دست مبارک رکھا۔ میں اُس منظر کو بیان نہیں کر پا رہی۔ آنکھوں کے سامنے وہ منظر آ جاتا ہے تو رو پڑتی ہوں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے حضورِ انور سے مل کر وقت رُک سا گیا ہے اور جیسے آج ایک نئی روح خدا تعالیٰ نے ہمارے اندر پھونک دی ہے۔ اپنے آقا کے دیدار کی برسوں سے جو تشنگی تھی وہ آج دور ہوئی۔

موصوفہ کی پندرہ سالہ بیٹی نور العرفان ربانی کہتی ہیں کہ میں جیسے ہی حضورِ انور کے دفتر میں داخل ہوئی اور حضورِ انور کے نورانی چہرہ پر نظر پڑی۔ اُس وقت سے لے کر باہر آنے تک مسلسل میری آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ حضورِ انور نے ازراہِ شفقت اور پیار سے میرے بھائی اور بہن کے سر پر بھی ہاتھ پھیرا اور ہم تینوں کو قلم اور چاکلیٹ بھی عطا فرمائے۔

ڈانیل بروک صاحب جن کا تعلق جماعت آسٹن (AUSTIN) سے ہے۔ کہنے لگے آج زندگی میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میری پہلی ملاقات تھی۔ خاکسار نے گیارہ سال قبل احمدیت قبول کی تھی۔ آج کا دن میری زندگی کا اہم دن تھا۔ میری خوشی کی انتہاء نہ تھی۔ میں چونکہ اب ریٹائرڈ ہو چکا ہوں لہٰذا حضور نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اردو اور عربی زبان سیکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی روحانیت کی طرف خاص توجہ کروں۔

ایک دوست اوصاف ملک صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم ملاقات سے قبل بہت زیادہ گھبرائے ہوئے تھے لیکن جیسے ہی ملاقات کے لئے حضورِ انور کی خدمت میں حاضر ہوئے سب گھبراہٹ خود بخود دور ہو گئی۔ میری بیٹی کے ہاتھ اب بھی کانپ رہے ہیں لیکن یہ اس لئے نہیں کانپ رہے کہ کوئی خوف ہے یا ڈر رہے بلکہ خوشی کی انتہاء کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ایک صاحب محمود اسلم قمر صاحب BAY POINT (کیلیفورنیا) سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ وہ کہنے لگے، میں چار سال قبل اپنی فیملی کے ساتھ امریکہ ہجرت کر کے آیا ہوں اور آج ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ ہماری حضورِانور سے ملاقات ہوئی۔ ہم نے جب حضورِانور کو قریب سے دیکھا تو ایک ایسا دلکش منظر تھا کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے خدا کے فرشتوں نے خلیفہ وقت کو گھیرا ہوا تھا۔

حسن طاہر صاحب بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ وقت سے ملاقات کے یہ چند لمحات لاریب میری زندگی کا خلاصہ اور سب سے بہترین لمحات ہیں۔

خرم شہزاد صاحب جو UTAH سٹیٹ سے آئے تھے۔ ملاقات کے بعد کہنے لگے۔ ہم نے حضورِانور کو TV پر ہی دیکھا ہے۔ آج جب اپنی آنکھوں سے اپنے سامنے دیکھا تو ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے شاید کوئی خواب ہے جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ اب بھی یقین نہیں آرہا ہے کہ حضورِانور سے مل کر آئے ہیں۔ میں نے حضورِانور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم ربوہ سے آئے ہیں۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے کہ آپ خیریت سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ لیکن اب ہر ممکن کوشش کرنی ہے کہ ACTIVE ہو کر جماعت کے ساتھ رابطہ میں رہنا ہے۔

ملاقات کرنے والے ایک دوست مرزا محمد عارف صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہماری حضورِانور سے یہ پہلی ملاقات تھی۔ گو کہ ملاقات مختصر تھی لیکن یوں لگتا ہے جیسے ہم ایک خزانہ سمیٹ کر ساتھ لائے ہیں۔ میرا بیٹا ابھی بولتا نہیں ہے۔ اس کی بابت میں نے حضورِانور کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا تو حضورِانور نے فرمایا کہ محبت اور شفقت سے اس بیٹے کے ساتھ بات کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمادے گا۔ انشاءاللہ۔

ساؤتھ پیسفک کے جزیرہ ملک مارشل آئی لینڈز (MARSHAL ISLANDS) سے بہت سے احمدی احباب نقل مکانی کر کے امریکہ کے صوبہ ARKANSAS میں آکر آباد ہوئے ہیں۔ آج یہاں سے اٹھارہ افراد پر مشتمل وفد 918 کلومیٹر کا طویل سفر بذریعہ سڑک بارہ گھنٹے میں طے کر کے ہیوسٹن پہنچا تھا۔ ان خوش نصیب لوگوں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح کا دیدار کیا۔ انہوں نے حضورِانور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں اور نمازِ جمعہ بھی ادا کرنے کی توفیق پائی۔ یہ لوگ بدھ کی رات ہیوسٹن پہنچے تھے۔

آج ان کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات بھی ہوئی۔ ان کے علاقہ کے مبلغ بتاتے ہیں جب حضورِانور سے ملاقات کا وقت قریب آرہا تھا۔ ان کے چہرے خوشی سے چمک اُٹھے تھے۔ مارشلیز قوم کے یہ لوگ بھی آج اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چشمہ سے سیراب ہو رہے تھے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سب کا حال دریافت فرمایا، ان سے گفتگو فرمائی اور ان سے نقل مکانی کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ ان سبھی لوگوں نے اپنے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ملاقات کے بعد ایک خاتون LIN AMLEK صاحبہ کہنے لگیں کہ ملاقات کے دوران میرے لئے اپنے جذبات پر قابو پانا مشکل تھا۔ ایک دوسری خاتون ARLYNN MISSION صاحبہ نے عرض کیا کہ ملاقات کے دوران میرے آنسو جاری تھے۔

ایک دوست RENNY LUTHER صاحب کہنے لگے کہ آج خلیفۃ المسیح سے ملاقات میری زندگی کے نہایت خوبصورت لمحات تھے۔ ایک صاحب ANTON MARQUEZ صاحب نے بتایا کہ میں تو اپنی جگہ پر ساکت ہو گیا اور حضورِانور کے چہرے کو دیکھتا رہا اور کچھ بھی کہہ نہ پایا۔

آج کی اس ملاقات نے ان لوگوں کے خلافت کے ساتھ تعلق کو بہت مضبوط کیا ہے۔ یہ لمحات ان کو ہمیشہ یاد رہیں گے۔ ان لوگوں میں جو ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہوا ہے اب اس ذریعہ سے انشاءاللہ مارشلی کمیونٹی میں تبلیغ کے مزید راستے کھلیں گے۔

ان لوگوں نے تین سے چار دن یہاں قیام کیا۔ یہ لوگ بھی دوسرے احمدیوں کی طرح اُن راہوں پر کھڑے ہو جاتے جہاں سے حضورِانور نے مسجد یا اپنے دفتر آتے اور جاتے ہوئے گزرنا ہوتا۔

ایک نو احمدی خاتون ARLYNN نے اپنے مبلغ کو بتایا کہ میں بھی راستہ میں حضورِانور کے دیدار کے لئے کھڑی تھی۔ جب حضور کو اپنے سامنے سے گزرتے ہوئے دیکھا تو میرے جسم پر سکتا طاری ہو گیا اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ میرے قدم رُک گئے ہیں اور میں چلنا بھول گئی ہوں۔ میرے اندر کی عجیب کیفیت تھی۔ ایک خاص احساس تھا جو میں اپنے اندر محسوس کر رہی تھی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام تین بجے تک جاری رہا۔

................(جاری ہے)

## بقیہ: حضورِانور کی مصروفیات.........از صفحہ 1

اسی شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

☆حضور انور نے نماز مغرب کے بعد اپنے دفتر سے دعاؤں کے ساتھ عزیزہ فریحہ سوسن بنت مکرم عبدالحمید قمر صاحب مرحوم (قادیان) کی رخصتی فرمائی۔ عزیزہ کی شادی مکرم فراز خان صاحب ابن مکرم اعجاز ایوب خان صاحب (پٹنی، لندن) کے ساتھ طے پائی تھی۔

❁...23/جنوری بروز بدھ: حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں نمازِ ظہر و عصر پڑھانے کے بعد درج ذیل 2 نکاحوں کا اعلان فرمایا اور ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ نیز تمام فریقین کو شرف مصافحہ بخشا اور مبارکباد دی۔ 1- عزیزہ خدیجہ حمیرا بنت مکرم منور حسین صاحب (فیصل آباد) ہمراہ مکرم ھبۃ الرحیم عمر صاحب (مربی سلسلہ۔ استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ) ابن مکرم منیر احمد زاہد صاحب۔ 2- عزیزہ ثمن راز بنت مکرم فرحت راز صاحب (نارتھ لندن) ہمراہ مکرم حمزہ شاہد صاحب ابن مکرم شاہد لطیف صاحب (نارتھ لندن)۔

## ملاقات حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس ہفتہ کے دوران حضورِانور نے چار روز دفتری جبکہ چھ روز ذاتی ملاقاتیں فرمائیں۔ متعدد افسرانِ صیغہ جات، بعض ممالک کی ذیلی تنظیموں کے صدور اور نیشنل عاملہ کے ممبران اور دیگر احباب نے حضورِانور سے اپنی دفتری ملاقاتوں میں ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔

اس ہفتہ کے دوران 80/فیملیز اور 90/احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور سے شرفِ ملاقات کی سعادت پائی۔ اپنے آقا سے ملاقات کے لئے حاضر ہونے والے ان احبابِ جماعت کا تعلق 18/ممالک سے تھا جن میں امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، انڈونیشیا، جرمنی، ناروے، ڈنمارک، بیلجیئم، ماریشس، سپین، نائیجیریا، انڈیا، بنگلادیش، پاکستان، غانا، آئرلینڈ، یوکے اور ایک عرب ملک شامل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَکُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا

## بقیہ: پاکستانی عدلیہ کے بعض فیصلے...از صفحہ 4

سالوں میں قرآنِ کریم اور احادیث کی تعلیمات تبدیل نہیں ہوسکتی تھیں۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں جسٹس آفتاب 1978ء میں جن نتائج پر پہنچے تھے، 1984ء میں بھی قرآن و حدیث کی روشنی میں انہیں انہی نتائج پر پہنچنا چاہیے تھا۔ اگر یہ نتائج تبدیل ہوگئے تھے تو ان کی کیا وجہ ہوسکتی ہے؟ اس کا فیصلہ پڑھنے والے خود کریں گے۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ 1984ء میں جماعتِ احمدیہ کے مخالفین نے یہ موقف پیش کیا کہ احمدیوں کو پاکستان کے قانون میں غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور قرآن وحدیث سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اسلام غیر مسلموں کو شعائرِ اسلامی استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور اس بارے میں 1984ء میں وفاقی شرعی عدالت نے قرآنِ کریم کی آیات اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے دے کر اپنے فیصلہ میں یہ نتیجہ نکالا:

It is thus obviously concluded from it that Islamic Sharia does not allow a non-Muslim to adopt Shia'ar of Islam, because Shia'ar means the distinguishing features of a community with which it is known. If an Islamic State inspite of its being in power allows a non-Muslim to adopt the Shia'ar of Islam which effects the distinguishing cha- racteristics of Muslim ummah, it will be the failure of that State in discharge of its duties. To allow a non-Muslim to adopt Islamic Shia'ar in an Islamic State amounts to an illegal behaviour with the Shia'ar of Islam and as such reason for its prohibition becomes stronger. The above mentioned verse 9:28 and the subsequent Practice of the Holy Prophet prove the power of legislation of the Islamic State to prevent non-Muslims from adopting the Shia'ar of Islam. It is for this reason that it is also in the legislative power of the Islamic State to provide punishment for the non-Muslim who does not abstain himself from adopting the Shia'ar of Islam as has been provided in the impugned Ordinance.

ترجمہ: اسلامی شریعت سے یہ واضح نتیجہ نکلتا ہے کہ شریعت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ غیر مسلم 'اسلامی شعائر' کو اپنائیں۔ کیونکہ 'شعائر' اُن منفرد علامات کو کہتے ہیں جن سے ایک گروہ کو شناخت کیا جاتا ہے۔ اگر ایک اسلامی ریاست اقتدار میں ہوتے ہوئے بھی غیر مسلموں کو ان شعائر کے استعمال سے نہیں روک سکتی جو کہ مسلمانوں کے لئے خاص ہیں تو وہ اپنے فرائض ادا نہیں کر رہی۔ غیر مسلموں کو اسلامی شعائر کے استعمال کی اجازت دینا ان کے ساتھ غیر قانونی سلوک کے مترادف ہے۔ اور اس لئے اس پر پابندی لگانے کی ضرورت اور شدید ہو جاتی ہے۔ اوپر درج کی گئی آیت 9:28 اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اس بات کی اہمیت کو واضح کر دیتی ہے کہ اس بارے میں قانون سازی کی جائے کہ غیر مسلم اسلامی شعائر کو اختیار نہ کرسکیں۔ یہی وجہ ہے کہ قانون سازی کرتے ہوئے اسلامی ریاست کو اس بات کا اختیار ہے کہ اُن غیر مسلموں کے لئے سزا مقرر کرے جو کہ اسلامی شعائر کو اختیار کرنے سے باز نہیں آتے۔ جیسا کہ اس نافذ ہونے والے آرڈیننس میں کیا گیا ہے۔

اب ہم یہ جائزہ لیتے ہیں کہ 1978ء میں کئے جانے والے فیصلے میں اس بارے میں کیا لکھا تھا۔ اس سے پہلے ایک بات کا ذکر کرنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ 1978ء کے اس فیصلہ میں جسٹس آفتاب حسین صاحب نے اپنی رائے لکھنے سے قبل بہت سی آیاتِ کریمہ اور احادیث کا حوالہ دے کر نتیجہ نکالا تھا اور معین طور پر سورۃ توبہ کی اس آیت کا حوالہ بھی دیا تھا جس کا حوالہ 1984ء میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ میں دیا گیا تھا۔ جسٹس آفتاب حسین صاحب نے 1978ء کے فیصلہ میں درج ذیل نتیجہ نکالا تھا:

The learned councel argued that to allow the non-Muslims to offer prayer and to call Azan is an interference with شعائرِ اسلام. I agree that these are شعائر but I am unable to appreciate that adaption of these شعائر is interference with them. They are good شعائر for Qadianis since they consider them necessary as a matter of conscience to perform the duty of obedience to Allah.

(PLD 1978 Lahore 113)

ترجمہ: فاضل وکیل نے (یعنی مخالفینِ جماعت کے وکیل نے) یہ دلیل دی ہے کہ غیر مسلموں کو نماز پڑھنے اور اذان دینے کی اجازت دینا شعائرِ اسلامی میں مداخلت ہے۔ میں اس بات سے متفق ہوں کے یہ شعائر ہیں لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ان شعائر کو اپنانا ان میں مداخلت کس طرح ہو سکتا ہے۔ چونکہ قادیانی بھی اپنے ضمیر کے مطابق انہیں اللہ کے حکم کی اطاعت کے لئے فرض سمجھتے ہیں، اس لئے یہ قادیانیوں کیلئے بھی اچھے شعائر ہیں۔

اس بناء پر 1978ء میں جسٹس آفتاب حسین صاحب نے مخالفین جماعت کی یہ استدعا نامنظور کردی تھی کہ احمدیوں کو اذان جیسے شعائر کے استعمال کرنے سے روکا جائے۔ یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ انہی آیاتِ کریمہ اور احادیث کی بناء پر 1978ء میں جو چیز جائز تھی وہ انہی آیاتِ کریمہ اور احادیث کی بناء پر 1984ء میں ناجائز کس طرح ہوگئی؟

1984ء میں جنرل ضیاء صاحب نے جماعتِ احمدیہ کے خلاف ایک آرڈیننس جاری کیا۔ اس میں دیگر پابندیوں کے علاوہ یہ پابندی بھی لگائی گئی کہ احمدی اپنی عبادت گاہ کے لئے 'مسجد' کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے اور نماز سے پہلے اذان نہیں دے سکتے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے، ایک احمدی وکیل مکرم مجیب الرحمٰن صاحب اور چند اَور احمدیوں نے اس آرڈیننس کو اس بنیاد پر وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا کہ یہ پابندیاں قرآن وسنت کے خلاف ہیں۔ اس بارے میں فیصلہ سناتے ہوئے جسٹس آفتاب حسین صاحب کی سربراہی میں ایک بنچ نے جو فیصلہ سنایا اس میں قرآن وحدیث کے حوالے درج کرکے یہ اعتراف کیا ہے کہ

The Jurists have for this reason taken the view that whoever calls Azan should be treated to be a Muslim. If people give evidence in respect of a Zimmi (protected non-Muslims) that he had called Azan he should be treated as a Muslim.

(Bahrur Raiq, Vol. I, by Ibne Nujaim, page 279, Raddul Mukhtar by Ibne Aabideen, Vol. 1, page 353)

ترجمہ: ان وجوہات کی بناء پر فقہاء نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ جو بھی اذان دے اس سے مسلمانوں جیسا سلوک کرنا چاہیے۔ اگر لوگ ایک ذمی کے بارے میں یہ گواہی دیں کہ اُس نے اذان دی ہے تو اسے مسلمان سمجھا جائے گا۔

خود وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ اسلامی تعلیم یہی ہے کہ جو اذان دے اسے مسلمان سمجھو۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ کیونکہ اذان میں کلمہ شہادت موجود ہے۔ جو اذان دے وہ خدا کی وحدانیت اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرتا ہے اسے مسلمان سمجھنا چاہیے۔ اس اقرار کے بعد ہر پڑھنے والا یہی توقع کرے گا کہ یہ نتیجہ نکالا جائے گا کہ چونکہ احمدی 1974ء سے پہلے اور بعد میں اذان دیتے تھے۔ اس لئے انہیں مسلمان ہی سمجھنا چاہیے، اور اس سے یہ نتیجہ نکلے گا کہ پاکستان کے آئین میں دوسری آئینی ترمیم بلاجواز اور غیر اسلامی تھی۔ لیکن جنرل ضیاء صاحب کی حکومت نے اور پھر 1984ء میں پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت نے یہ نتیجہ نکالا کہ احمدیوں کی اذانوں پر ہی پابندی لگادی۔ یعنی نہ احمدی اذان دیں اور نہ انہیں مسلمان سمجھنا پڑے۔ اور اس طرح وفاقی شرعی عدالت نے جنرل ضیاء صاحب کا آرڈیننس برقرار رکھا۔ اور اس بات کو قبول نہیں کیا کہ یہ آرڈیننس اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ کوئی بھی ذی ہوش اس منطق کو درست نہیں قرار دے سکتا۔

دوسری طرف حقیقت یہ ہے کہ جب 1978ء میں ڈیرہ غازی خان کی مسجد کا مقدمہ لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہوا تھا اور اُس وقت بھی جماعتِ احمدیہ کے مخالفین نے یہ دلائل پیش کرنے کی کوشش کی تھی کہ اگر اذان جیسے شعائر غیر مسلم استعمال کریں (یا وہ استعمال کریں جنہیں انہوں نے بزعمِ خود غیر مسلم قرار دیا ہے۔) تو یہ ان شعائر کی بے حرمتی ہے۔ اس پہلو کے بارے میں 1978ء میں جسٹس آفتاب حسین صاحب نے اپنے فیصلہ میں لکھا تھا۔

But neither any Qur'anic injuction, nor any tradition, nor any opinion of Imams was cited in proof of the proposition that no non-Muslim can construct his place of worship in any way resembling mosque or call it by the name of Masjid or call Azan in it or perform his prayer in it in the same manner as is ordained for the Muslims. A number of denominations were treated as infidels in the course of history by the then monarch or Caliph. But not a single instance of interference with the prayer or places of worship of such persons was quoted. It is one thing to establish that all these institutions originated with Islam but it is all together a different proposition that Islam made these things so exclusive that no non-Muslim even a believer in the Holy Quran or traditions of the Holy Prophet may utilize them as a means of spiritual advancement.

(PLD 1978 Lahore 113)

ترجمہ: مگر اس بات کی تائید میں نہ کوئی قرآنی حکم، نہ کوئی حدیث اور نہ کسی امام کی رائے پیش کی گئی کہ کوئی غیر مسلم اپنی عبادتگاہ مسجد کی شکل کی نہیں بنا سکتا، یا اس میں اذان نہیں دے سکتا، یا اس میں جس طرح مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے نماز نہیں پڑھ سکتا۔ تاریخ میں بہت سے مسالک کو وقت کے بادشاہ یا خلیفہ کی جانب سے کافر قرار دیا گیا لیکن ایک بھی ایسا واقعہ پیش نہیں کیا گیا کہ ان کی عبادت یا عبادت گاہ میں مداخلت کی گئی ہو۔ یہ ثابت کرنا اَور بات ہے کہ ان روایات کا آغاز اسلام سے ہوا تھا لیکن یہ نظریہ بالکل مختلف ہے کہ اسلام نے ان کو اس طرح مخصوص کر دیا ہے کہ کوئی غیر مسلم خواہ وہ قرآن اور احادیث پر ایمان لاتا ہو ان کو اپنی روحانی ترقی کے لئے استعمال نہ کر سکے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ 1978ء میں جسٹس آفتاب نے یہ فیصلہ دیا کہ قرآنِ کریم اور احادیث میں اس بات کی کوئی ممانعت نہیں کہ کوئی غیر مسلم اسلامی شعائر کو اپنائے۔ اور 1984ء میں انہی جج صاحب نے یہ فیصلہ دیا کہ اسلامی تعلیم یہی ہے کہ کوئی غیر مسلم اسلامی شعائر کو نہیں استعمال کر سکتا اور اسلامی ریاست کا تو یہ فرض ہے کہ اس بات کو سختی سے روکے۔ سوال یہ اُٹھتا ہے کہ کیا ان چھ سال میں اسلامی تعلیمات تبدیل ہوگئی تھیں؟

پھر 1978ء میں اپنے فیصلے میں جسٹس آفتاب حسین صاحب نے لکھا:

It therefore appears that the word 'Masjid' has been used in this verse in the sense of the place for worship of Allah. Whatever may be the ground of revelation as stated by Ibn Kasseer the word 'Masjid' according to some opinion seem to pertain to all places of worship (where Allah is worshipped) whether before the advent of Islam or after...

(PLD 1978 Lahore 113)

ترجمہ: چنانچہ معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت میں 'مسجد' کا لفظ ایسی جگہ کے لئے استعمال ہوا ہے جہاں اللہ کی عبادت کی جاتی ہو۔ اس کی شانِ نزول کچھ بھی ہو جیسا کہ ابنِ کثیر نے لکھا ہے کہ بعض کے نزدیک 'مسجد' کا لفظ ان تمام عبادت گاہوں پر چسپاں ہوتا ہے جہاں اللہ کی عبادت ہوتی ہو۔ خواہ ان کا تعلق اسلام سے پہلے کے زمانے سے ہو یا بعد کے زمانے سے ہو۔

اس کے برعکس 1984ء میں جسٹس آفتاب حسین صاحب کی سربراہی میں ہی وفاقی شرعی عدالت کے بنچ نے جو فیصلہ سنایا، اس میں لکھا ہے۔

The question whether places of worship of persons other than those who are followers of the Holy Prophet have been called in the Quran by the name of masjid is besides the point.

Islam has been the divine religion from the very beginning, i.e. starting with Adam. If the word masjid has been used for the places of worship of those who belonged to the Ummah of some other Prophet and followed the then prevailing religion of Islam, it cannot be concluded that the name masjid was the name given to the places of worship of nonMuslims too.

ترجمہ: یہ سوال کہ کیا قرآنِ کریم میں 'مسجد' کا لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کے علاوہ کسی اور کی عبادتگاہ کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے غیر متعلقہ سوال ہے۔ ابتدا سے یعنی حضرت آدم کے زمانے سے ہی اسلام آسمانی مذہب ہے۔ اگر 'مسجد' کا لفظ ان لوگوں کی عبادت گاہوں کے لئے استعمال کیا گیا تھا جو کہ کسی اور نبی کی امت سے وابستہ تھے اور اُس وقت کے رائج اسلام کی پیروی کررہے تھے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ غیر مسلموں کی عبادت گاہ کے لئے بھی استعمال ہوسکتا ہے۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ 1978ء میں ایک سوال متعلقہ تھا اور 1984ء میں وہی سوال غیر متعلقہ ہوگیا۔ اور قرآن و حدیث پر بنیاد رکھتے ہوئے 1978ء میں یہ فیصلہ تھا کہ کسی بھی مذہب سے وابستہ افراد اگر وہ اللہ کی عبادت کررہے ہوں اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھ سکتے ہیں۔ اور قرآن وحدیث پر ہی بنیاد رکھتے ہوئے 1984ء میں شریعت کورٹ نے یہ فیصلہ سنایا کہ مسلمانوں کے علاوہ کسی اَور کی عبادت گاہ 'مسجد' نہیں کہلاسکتی۔ یہ تضاد ہی 1984ء کے فیصلہ کو غیر منصفانہ اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

☆...☆...☆

## بقیہ: تعارف کتب ''عائلی مسائل اور اُن کا حل''

.........از صفحہ 13

میں سیّدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اہم خطاب پیش کیا گیا ہے جس میں حضورِ انور ایدہ اللہ نے خطبہ نکاح میں پڑھی جانے والی آیات کی روشنی میں اُن امور کی طرف رہنمائی فرمائی ہے جن کو پیشِ نظر رکھنے کے نتیجہ میں احمدیوں کے گھر جنّت نظیر اور امن وسلامتی کا گہوارہ بن سکتے ہیں۔ چنانچہ جس طرح اس کتاب کا آغاز خطبۂ نکاح میں پڑھی جانے والی آیات کریمہ سے کیا گیا تھا اسی طرح اختتام بھی انتہائی خوبصورتی کے ساتھ اِنہی پاکیزہ آیات کی روشنی میں دردِ دل سے بیان فرمودہ پُرحکمت نصائح پر کیا گیا ہے۔

الغرض یہ کتاب عائلی مسائل اور اُن کے حل کے حوالہ سے ایک مختصر انسائیکلوپیڈیا کا درجہ رکھتی ہے جس میں مختلف زاویوں سے قریباً تمام پیش آمدہ مسائل کو بیان کرتے ہوئے اُن کی وجوہات کو تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اُن کا آسان، قابلِ فہم اور قابلِ عمل حل پیش کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خلافتِ حقّہ کے ذریعہ سے جس تسکین، اطمینان اور امن کا وعدہ مومنوں سے کیا ہے، بلاشبہ یہ خوشخبری اُن غلامانِ خلافت کے لئے ہے جو امامِ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اُن کی زرّیں نصائح پر دل و جان سے عمل کرنا اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ منفرد انداز میں پیش کی جانے والی اس کتاب کی اشاعت ہر احمدی گھرانہ میں ایک خوشگوار تبدیلی کا پیش خیمہ ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ ان پُردرد نصائح اور ہماری تعلیم وتربیت کے لئے اَنتھک سعی کرتے چلے جانے پر ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عمر اور فیض میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور آپ کی آنکھیں آپ کے غلاموں کی طرف سے ہمیشہ ٹھنڈی رکھے۔ نیز اللہ تعالیٰ اِس کتاب کی اشاعت کے لئے معاونت کرنے والے تمام افراد کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

☆...☆...☆...☆...☆


قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636



MOT

CLASS IV: £48

CLASS VII: £56

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

تعارف کتب

# ’’عائلی مسائل اور ان کا حل‘‘

(فرخ سلطان محمود)

| | | |
|---|---|---|
| سرورق | : | عائلی مسائل اور ان کا حل (اردو) |
| مصنّف | : | انتخاب از ارشادات حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز |
| پبلشر | : | لجنہ سیکشن مرکزیہ لندن |
| شائع شدہ | : | لندن |
| ایڈیشن | : | اوّل |
| تاریخ طباعت | : | نومبر 2018ء |
| تعداد | : | 10000 |
| تعداد صفحات | : | 220 |
| تصاویر | : | ایک عدد رنگین |
| قیمت | : | £1-ایک پاؤنڈ سٹرلنگ (برطانیہ میں) |

خدا تعالیٰ نے اپنے بے انتہا فضل وکرم سے جماعت احمدیہ پر جو بے شمار انعامات نازل فرمائے ہیں بلاشبہ اُن میں سب سے بڑی نعمت خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کا قیام ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اس نعمتِ عظمیٰ کے نتیجہ میں ایک ایسا بابرکت وجود ہمیں عطا کیا گیا ہے جو نہ صرف ہماری روحانی ضرورتوں کا خیال رکھتا ہے بلکہ ہماری ذاتی اور اجتماعی زندگیوں میں اخلاقی اور روحانی اصلاح کے لئے ایک بہترین نبّاض کی طرح معاشرتی مسائل پر بھی گہری نگاہ رکھتا ہے۔ پھر اپنے غلاموں کی زندگیوں میں پاکیزہ انقلاب پیدا کرنے کے لئے اپنے ربّ کے حضور نیم شبینہ عاجزانہ دعاؤں کا سہارا لیتا ہے اور اپنے منفرد مشاہدات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے زندگی بسر کرنے کے ایسے اصول بھی بیان فرماتا ہے جن پر عمل کرکے ہر فرد اپنی ذاتی تطہیر کا سامان کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے معاشرہ کا صحت مند جزو بنتے ہوئے اپنے گردوپیش میں بھی غیرمعمولی سکون، امن وآشتی اور محبت والفت کا ماحول پیدا کرسکتا ہے۔

ہاتھ کی پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔ میاں بیوی کے مابین معمولی باتوں میں مسائل پیدا ہوتے ہیں اور بعض اوقات ایک معمولی سی بات میاں بیوی کی علیحدگی پر منتج ہوجاتی ہے۔ سیّدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کہ جن کی ذات میں مومنوں کے ہرقسم کے خوف کو امن میں بدلنے کا وعدہ شرمندۂ تعبیر ہوتا ہے، فی زمانہ خانگی معاملات سے آگہی رکھتے ہیں اور دنیا بھر سے موصول ہونے والی جماعتی رپورٹس کا تجزیہ فرماتے ہیں۔ بعدازاں اُن مسائل کے حل کے لئے اپنے خطبات جمعہ، جلسہ ہائے سالانہ کے خطابات اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات وغیرہ کے مواقع پر کئے جانے والے اپنے تربیتی خطابات میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پُرحکمت نصائح ارشاد فرماتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عائلی مسائل اور اُن کے حل کے حوالہ سے ارشاد فرمودہ پُرحکمت نصائح اور پُرمعارف ارشادات سے ایک خوبصورت انتخاب پیش کرنے کی ایک کامیاب کوشش لجنہ سیکشن مرکزیہ نے کی ہے۔ A5 سائز کے اڑہائی صد سے زائد صفحات پر مشتمل اس خوبصورت انتخاب کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ’’عائلی مسائل اور اُن کا حل‘‘ تجویز فرمایا ہے۔ اس کتاب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے گرانقدر ارشادات ایک نئی ترتیب اور منفرد انداز میں پیش کئے گئے ہیں جو خلافتِ خامسہ کے آغاز سے 2013ء تک مختلف اخبارات وجرائد میں شامل اشاعت کئے جاچکے ہیں۔ اس کتاب کی اہمیت اس کے مختصر مگر جامع پیش لفظ سے ہی ظاہر ہے جو کہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت خود تحریر فرمایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’عائلی مسائل کے متعلق جو میں نے باتیں بیان کی ہیں یہ حالاتِ حاضرہ کے مطابق ہیں۔ انہیں لجنہ وناصرات کو پڑھنا چاہئے اور اِن باتوں پر عمل کرنا چاہئے۔ نیز مجالس کو بھی ان باتوں کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے اور وقتاً فوقتاً انہیں اجلاسات اور میٹنگز میں دہراتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ لجنہ کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین‘‘

دنیا بھر میں قریباً ہر احمدیہ بُک شاپ سے دستیاب اس کتاب کا رنگین سرورق سادہ مگر باوقار تأثر کا حامل ہے۔ سورۃ الفرقان کی دعائیہ آیت (نمبر 75) ’’رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا‘‘ سرورق کی زینت ہے اور دراصل اس آیت کریمہ کی عملی تفسیر کو احمدی معاشرہ میں رواج دینے کے لئے یہ کتاب مدوّن کی گئی ہے۔ حضور انور کی شفقت سے اس کتاب کا ہدیہ نہایت معمولی رکھا گیا ہے تاکہ ہر احمدی گھرانہ نہ صرف اس کتاب سے خود استفادہ کرسکے بلکہ تحفۃً دوسروں کو بھی پیش کرسکے۔ اس نہایت مفید کتاب کا انگریزی زبان میں ترجمہ "Domestic Issues and their Solutions" کے نام سے طبع ہوچکا ہے۔ نیز چند دیگر زبانوں (مثلاً عربی، فرانسیسی، جرمن، انڈونیشین اور بنگلہ وغیرہ) میں تراجم کا کام بھی مختلف مراحل میں ہے۔

کتاب کا آغاز اُن آیات کریمہ سے کیا گیا ہے جو نکاح کے موقع پر تلاوت کی جاتی ہیں۔ اس کے بعد ان آیات کو خطبہ نکاح میں شامل کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے مرد و عورت کے درمیان اس پاکیزہ معاہدے پر مختلف زاویوں سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ دوسرے باب میں تفصیل سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ نکاح اور شادی کا بنیادی مقصد نسلِ انسانی کو بڑھانا ہے اور یہ کہ پائیدار رشتوں کی بنیاد قولِ سدید ہی ہے۔ کیونکہ قول سدید اور تقویٰ کی کمی کے نتیجہ میں زیادتیاں ہونے لگتی ہیں۔ تیسرے باب میں بیان کیا گیا ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ عورت اور مرد ایک دوسرے کا لباس ہیں اور باہمی خوشگوار تعلقات کے لئے غصّہ پر قابو پانا بہت ضروری ہے۔ چوتھا باب معاشرہ میں مرد اور عورت کے مختلف کرداروں پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے رفیقِ حیات اور اولاد کے حق میں دعائیں کرنے کی ضرورت پر زور دیتا ہے نیز اس میں بتایا گیا ہے کہ والدین میں باہمی محبت کے فقدان کے نتیجہ میں بچوں پر کیسے بداثرات مرتّب ہوتے ہیں۔ پانچویں باب میں حُسنِ سلوک کے اعلیٰ معیار کا بیان ہے۔ والدین کے علاوہ رشتہ داروں کے حقوق اور رحمی رشتوں کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ ایک ذیلی عنوان میں آنحضور ﷺ کی حدیث ’’اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ‘‘ کی پُرلطف تشریح کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشترکہ خاندانی نظام کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے۔

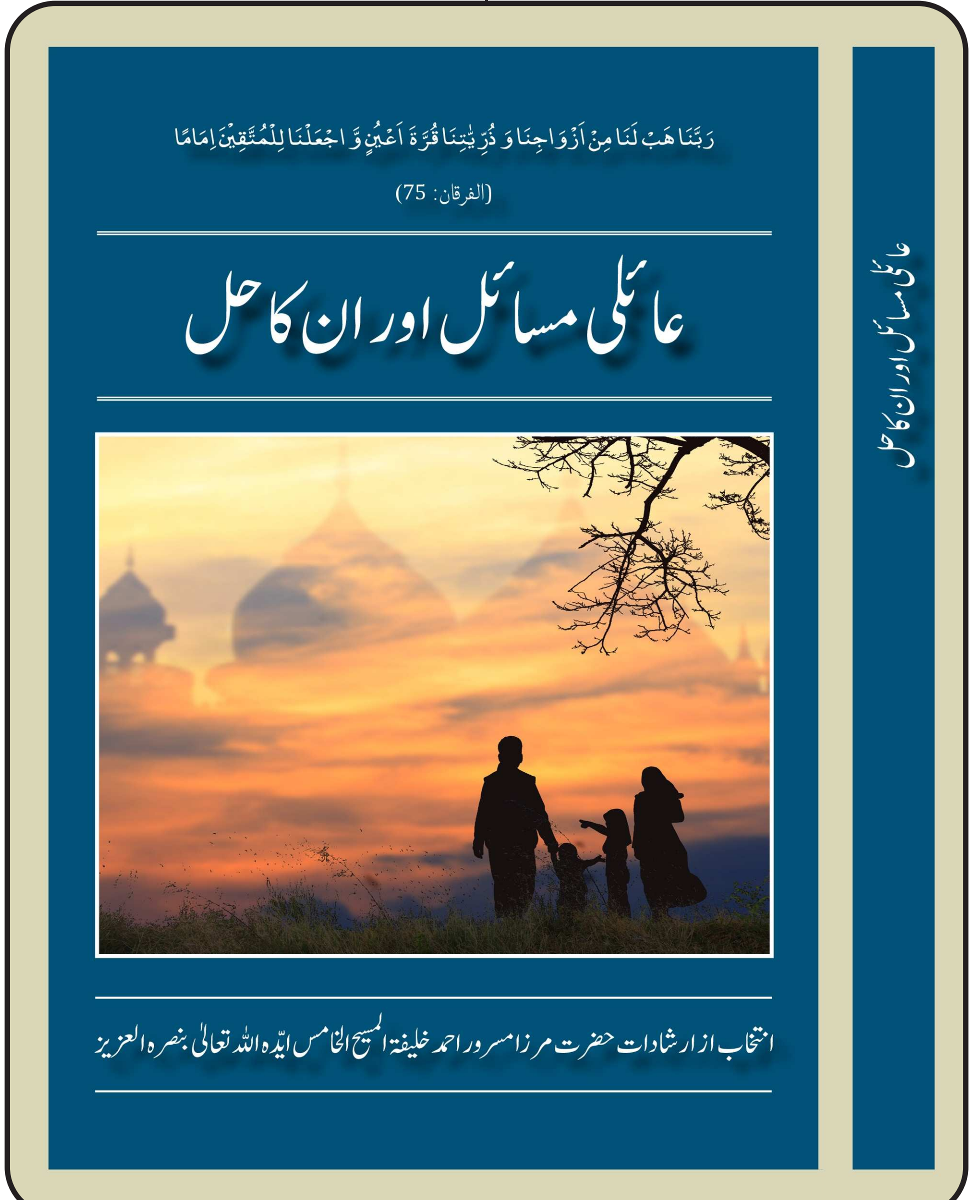


کتاب کے چھٹے باب میں عائلی زندگی کے مسائل کے چند اسباب کا بیان ہے جن میں بیویوں پر الزام تراشی اور اُن سے ناروا سلوک، مَردوں میں حرص اور بےغیرتی، نیز خاوندوں کے ناجائز مطالبے اور عورت کے مال اور جائیداد پر نظر رکھنا شامل ہے۔ ساتویں باب میں حق مہر کی اہمیت بیان کی گئی ہے اور وعدوں کی پاسداری کی تلقین کی گئی ہے۔ آٹھویں باب میں عائلی تعلقات میں تلخی کی چند وجوہات کا بیان ہے جن میں ناپسند کی شادیاں، ذاتی اَنا کا اظہار، قوّت برداشت کی کمی، جھوٹ کی وجہ سے بےاعتمادی، قناعت اور توکّل علی اللہ کی کمی کے علاوہ عورتوں کی بعض ناجائز خواہشات اور مطالبات کا ذکر کیا گیا ہے۔ نویں باب میں پُرسکون عائلی زندگی کے چند زرّیں اصول بیان کئے گئے ہیں جن میں صبر اور حوصلہ، شکرگزاری، خاوند کے ساتھ کامل وفا نیز استغفار، دعاؤں اور صدقات کی مدد سے مشکلات کا مقابلہ کرنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ بعدازاں عائلی زندگی میں زبان، کان اور آنکھ کے اہم کردار کو بیان کرتے ہوئے فرمانبردار بیوی اور متقی خاوند کی خصوصیات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ دسواں باب مردوں کے فرائض کے حوالہ سے ہے جس میں اہل خانہ سے حُسنِ سلوک، تعدّدِ ازدواج کی شرائط اور پہلی بیویوں کے حقوق، خاوند کے ذمّہ بیوی کے حقوق کی وضاحت کی گئی ہے۔ مَردوں کے مختلف رویّوں کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ نے اُن کو جو نصائح فرمائی ہیں وہ بھی اس باب میں شامل کی گئی ہیں۔ نیز حدیث مبارکہ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ کے حوالہ سے مَردوں کو راعی ہونے کے ناطے اپنے فرائض بطریقِ احسن بجالانے کی نصیحت کی گئی ہے۔

گیارھواں باب طلاق اور خُلع کے حوالہ سے نہایت اہم ارشادات پر مشتمل ہے جس میں مطلقہ عورتوں کے حقوق بیان کرنے کے بعد صحابہ کرامؓ کے اپنے گھروں میں پاکیزہ نمونوں کا بیان ہے۔ بعدازاں مَردوں کو عورتوں کے جذبات کا خاص طور پر خیال رکھنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ بارھواں باب احمدی عورت کی مختلف پہلوؤں سے ذمہ داریوں کو بیان کرتا ہے۔ اس باب میں عورت کی بحیثیت بیوی، بحیثیت ماں اور بحیثیت گھر کی نگران کے اہمیت بیان کی گئی ہے۔ پھر اُمّ المومنین حضرت سیّدہ امّاں جانؓ کی وہ گرانقدر نصائح بیان کی گئی ہیں جو انہوں نے اپنی بڑی بیٹی حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی رخصتی کے وقت اُنہیں فرمائی تھیں۔ تیرھویں باب میں نظام جماعت کے عہدیداران کو خاص طور پر یہ تنبیہ کی گئی ہے کہ اُن کو احمدی گھرانوں کے عائلی مسائل کو حل کرنے کے لئے کس قدر محنت اور دعا کے ساتھ کوشش کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کی بحیثیت تنظیم بعض گھریلو ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی گئی ہے اور پھر حضور انور ایدہ اللہ کی ایک بہت خوبصورت نصیحت پیش کی گئی ہے کہ ہر قسم کی پریشانیوں میں استغفار کرنا آسانیاں پیدا کرتا ہے۔

کتاب کے آخری اور چودھویں باب …باقی صفحہ 12 پر…

## لجنہ اماء اللہ یوکے کے سالانہ اجتماع 2018ء کا بابرکت اور کامیاب انعقاد

# امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت اور نہایت ایمان افروز خطاب

### مرکزی موضوع ''ہستی باری تعالیٰ'' کے حوالہ سے دیگر مقابلوں کے علاوہ پریزنٹیشنز کا مقابلہ نیز اسی موضوع سے متعلق نمائش اور Discovery Zone کا انتظام۔ مختلف علمی و تربیتی موضوعات پر معلوماتی پریزنٹیشنز۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے 29–30 ستمبر 2018ء کو لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ یوکے کا دو روزہ سالانہ اجتماع اپنی تمام تر اسلامی روایتوں کے ساتھ Country Market, Kingsley میں منعقد ہوا۔

اس سال کے اجتماع کا موضوع ''ہستی باری تعالیٰ'' تھا۔ تمام مقامی اور ریجنل اجتماعات اسی موضوع کی مناسبت سے منعقد کئے گئے۔

پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور لجنہ کا عہد دہرانے کے ساتھ ہوا۔ اس کے بعد مقابلہ تلاوت قرآن کریم شروع ہوا۔

بعد ازاں presentations کے مقابلے کا آغاز ہوا۔ اس سال اجتماع کے موضوع ''ہستی باری تعالیٰ'' سے متعلق تمام ریجنز کی تین سے پانچ لجنات پر مشتمل ٹیموں نے presentations دیں۔ اس اجتماع میں مجالس نے درج ذیل موضوعات پر presentations تیار کی تھیں: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دہریہ خیالات کا ردّ۔ ہستی باری تعالیٰ کے سائنسی شواہد۔ آئن سٹائن کا نظریہ اضافت۔ وجہ اور اثر کا قرآنی اصول۔ نظام کائنات پر تدبّر۔ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت۔ روح ہستی باری تعالیٰ کی گواہ ہے۔ اللہ کے فضل سے تمام presentations ہی معیاری تھیں۔ بعض لجنہ نے اردو میں اور بعض نے انگریزی میں presentations پیش کیں۔

ہر presentation کے بعد مقابلہ نظم کی ایک ایک نظم پیش کی جاتی رہی۔ اس سال نو مبائعہ بہنوں نے بھی ذوق وشوق کے ساتھ تلاوت، نظم، اردو اور انگریزی کے تقریری مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لیا۔ نومبائعہ بہنوں سمیت کُل 170 لجنہ ممبرات نے علمی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔

اجتماع کے انتظامات جلسہ سالانہ کی طرز پر کئے گئے تھے۔ اس مرتبہ مختلف مارکیاں اس مقصد کے تحت لگائی گئی تھیں تا کہ لجنہ مختلف مقابلوں کے ساتھ ساتھ اپنے ذوق کے مطابق تعلیمی اور تربیتی پروگراموں میں بھی حصہ لے سکیں۔ اس سال پہلی مرتبہ لجنہ کے اجتماع پر Badminton کھیلنے کا بھی انتظام تھا۔

اس سال اجتماع کی ایک خصوصیت AMRA کی جانب سے تیار کی جانے والی قدرتی نظام اور سائنسی تحقیقات پر مشتمل نہایت دلچسپ اور ایمان افروز نمائش تھی جو ہستی باری تعالیٰ کے متعدد دلائل پیش کر رہی تھی۔ نمائش میں مختلف سائنسی نظریات اور کائنات کے نظام سے متعلق آیات سکرینز کے ذریعہ اور posters پر دکھائی گئیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں صاحب عقل کو نظام قدرت پر تدبّر کی دعوت دیتا ہے اور اسے ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کے طور پر متعارف کرواتا ہے۔ لہٰذا نمائش کا ایک حصہ Nature Zone اسی قرآنی مضمون کی عکاسی کر رہا تھا۔ اس zone میں نباتات کے طبّی فوائد کو اجاگر کرنے کے لئے ایسے پودے بھی رکھے گئے تھے جن میں مختلف بیماریوں کے قدرتی علاج کی خصوصیات ہیں۔ Water filtration plant اور smoothie bike کے حصہ کو خصوصیت کے ساتھ دیکھا گیا۔ اس موقع پر پہلی مرتبہ سبزیاں اگانے کا مقابلہ بھی کروایا گیا اور مقابلے میں حصہ لینے کی خواہشمند ممبرات میں بیج تقسیم کئے گئے۔ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا مشاہدہ کرنے کے لئے رات کے وقت آسمان پر کہکشاؤں کو دیکھنے یعنی stargazing کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

قرآن کریم اہل ایمان کو زمین میں سیر کر کے زمانہ قدیم کی اقوام کے حالات پر غور کرنے کا بھی حکم دیتا ہے۔ اسی لئے explorer zone کے تحت آثار قدیمہ اور نوادرات کی نمائش کی گئی تھی۔ Discovery Zone میں روشنی اور ہوا سے متعلق مختلف سائنسی تجربات کو پیش کیا گیا تھا۔ اس zone میں نادر meteorites کی نمائش بھی کی گئی۔

AMRA نے اس سال اجتماع پر دلچسپ علمی مضامین پر لیکچرز کا انتظام بھی کیا۔ مضامین کا انتخاب سامعین کی عمر اور ذوق کے مطابق کیا گیا۔ قدیم تہذیب اور ہستی باری تعالیٰ، LGBT، حضرت مریم کا حمل، ربوہ میں وقف عارضی کی داستان، Autism کی آگاہی، احمدی اور غیر احمدی میں فرق جیسے متفرق عنوانات پر لیکچر زدیئے گئے۔

ہفتے کی سہ پہر محترمہ ڈاکٹر فریحہ خان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے شاملین اجتماع سے خطاب کیا۔ آپ نے خلافت سے وابستہ رہنے اور خلافت سے مضبوط تعلق قائم کرنے کی تلقین کی اور چند واقعات کا ذکر کیا جن سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لجنہ اور ناصرات کی طرف خصوصی توجہ اور ان کے لئے بے انتہا شفقت اور محبت کا اظہار ہوتا تھا۔ صدر صاحبہ نے ماؤں کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے فرمایا کہ نیک اور متقی اولاد ہی ہمارا حقیقی سرمایہ ہے اور ہماری اگلی نسل کی بقا ان کو خلافت سے جوڑ دینے میں ہے۔ انہوں نے لجنہ کو عاجزی اختیار کرنے، قول و فعل میں تضاد کو دور کرنے اور خدا کی رضا کے حصول کی کوشش کی طرف توجہ دلائی۔

ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع بھی لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے ساتھ ہی منعقد ہوا۔ تینوں معیار کی ناصرات کے لئے دو روزہ اجتماع میں تعلیمی مقابلہ جات، علمی اور تربیتی مجالس کے ساتھ ساتھ Fun Fair کا بھی انتظام کیا گیا۔ 106 ناصرات نے تلاوت، نظم، اردو اور انگریزی کے تقریری مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ امسال ناصرات کی مارکی میں book stall کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اس سٹال کے ذریعہ سے بچیوں اور ماؤں کے لئے کتابیں خریدنا بہت آسان تھا۔ Fun Fair میں آسمان سے باتیں کرتی سلائیڈ فن ہاؤس (Fun House)، تیر اندازی، باؤنسی کاسل اور سائیکلوں کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ناصرات کے Fun Fair میں سات سال سے کم سن بچیوں کے لئے خصوصی انتظام بھی تھا۔

امور طالبات ایک نیا شعبہ ہے۔ AMWSA کے ساتھ مل کر اس شعبہ نے طالبات کے لئے مشورے اور راہنمائی کا خصوصی بندوبست کر رکھا تھا۔ Career guidance کے ساتھ مضامین کے چناؤ اور یونیورسٹی میں داخلے کے لئے UCAS applications میں مدد اور راہنمائی فراہم کی جا رہی تھی۔

30 ستمبر بروز اتوار تقریباً ساڑھے گیارہ بجے سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے پنڈال میں رونق افروز ہوئے۔ لجنہ و ناصرات نے اپنے پیارے امام کے استقبال میں والہانہ نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ حضور انور کی بابرکت صدارت میں پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ سورۃ آل عمران کی آیات 191 تا 194 کی تلاوت مکرمہ حافظہ فرحت صاحبہ نے کی۔ بعد ازاں لجنہ اور ناصرات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں لجنہ کا عہد دہرایا۔ عہد کے بعد مکرمہ مشعل محمود صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام ''وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو'' میں سے منتخب اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے اور صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یوکے نے اجتماع کی کارگزاری رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مقابلہ جات اور سالانہ کارکردگی میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی خوش قسمت لجنہ ممبرات اور ناصرات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے انعامات وصول کئے۔

11 بجکر 36 منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اجتماع کا بنیادی مقصد آپس کی ملاقات سے لجنہ میں اخوت کی روح کا فروغ دینا اور روحانی اور اخلاقی تربیت کے لئے مختلف پروگراموں کا انعقاد کرنا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لجنہ کے اجتماع میں روحانی ماحول سے مستفیض ہو کر لجنہ اور ناصرات دینی علم میں ترقی کے ساتھ ساتھ اخلاق اور تقویٰ کی اہمیت کا ادراک بھی حاصل کرتی ہیں۔ چھوٹی عمر سے ہی جماعت کے ساتھ تعلق اور محبت کے فروغ میں بھی اجتماعات کا اہم کردار ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ کو اپنے ایمان پر استقامت اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لجنہ کو اپنے دین اور ایمان کی خاطر ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اگر ہم ایمان میں ترقی اور ایمان کے مطابق اپنے عمل کو ڈھالنے کی مستقل کوشش نہیں کرتے تو ہمارے زبانی اقرار بالکل بے معنی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہماری اوّلین ذمہ داری اپنی زندگی کو اسلامی شعار کے مطابق ڈھالنا ہے اور اس راہ میں قیام ایمان کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اور ناصرات کو اپنے عہد کے الفاظ پر غور کرنے، اپنے عمل سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور حقیقی رنگ میں قربانیاں پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان خواتین اور بچیوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں جو اپنے اخلاق اور اخلاص سے دنیا کو منور کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حقیقی قربانی اور دین کو دنیا پر مقدم کر لینے کی روح پیدا کرنے کے لئے روحانیت میں ترقی شرط ہے۔ لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق قائم ہو۔ کامل عاجزی کے ساتھ اس کے آگے جھکنے اور عبادت اور تقویٰ میں ترقی کی کوشش کے بغیر یہ روح حاصل کرنا ناممکن ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر احمدی مسلم کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ کیا ان کا قدم خدا سے ذاتی تعلق پیدا کرنے کی طرف ہے؟ کیا انہوں نے دین کو حقیقی رنگ میں دنیا پر مقدم کر لیا ہے اور کیا وہ دین کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ کو توجہ دلائی کہ ان خواتین مبارکہ کے نقش قدم پر چلیں جنہوں نے تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت میں تقویٰ اور پرہیزگاری میں کمال حاصل کیا اور دین کی خاطر ہر طرح کی قربانیاں پیش کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دور حاضر میں احمدیت کی خاطر قربانیاں پیش کرنے والی خواتین کے ایمان افروز واقعات کا ذکر فرما کر احمدی عورتوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمیشہ اپنے ایمان میں ترقی کرنے کی کوشش کریں اور ان بابرکت راہوں پر گامزن ہوں جن کی طرف اللہ تعالیٰ ہمیں بلاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان سنہری شاہراہوں پر قدم بڑھائیں جو سیدھی خدا تک لے جاتی ہیں۔

خطاب کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کرائی۔ (اس خطاب کا مکمل اردو ترجمہ الفضل انٹرنیشنل کے کسی آئندہ شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماع گاہ کے مختلف علاقوں کا دورہ فرمایا اور نمائش کا بھی معائنہ فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سبزیاں اگانے کے احاطے میں توری کا بیج بھی بویا۔

لجنہ کا یہ اجتماع اس مرتبہ ایک خصوصی شان کا حامل تھا کیونکہ لجنہ نے اس دوران تمام نمازیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں ادا کیں۔ الحمدللہ۔ اجتماع 2018ء پر 134 مجالس میں سے 133 مجالس کی نمائندگی تھی اور لجنہ اور ناصرات کی اتوار کی کارروائی تک کُل حاضری 5528 تھی۔

(رپورٹ: سائحہ معاذ)

☆…☆…☆

## نمازجنازہ حاضروغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ 18/نومبر 2018ء بروز بدھ نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ وزیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم روڈا خان صاحب مرحوم (کوٹلی آزاد کشمیر۔حال سٹیونج) کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

### نمازجنازہ حاضر:

**مکرمہ وزیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم روڈا خان صاحب مرحوم (کوٹلی آزاد کشمیر۔حال سٹیونج)**

13 نومبر 2018ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔ بہت نیک، دعا گو، مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔ مرحومہ کا سارا خاندان غیر احمدی تھا۔ شادی کے بعد خود بیعت کی اور اپنے عہد بیعت پر بڑی پختگی سے قائم رہیں۔ خلافت کے ساتھ انتہائی عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے داماد مکرم محمد یونس صاحب صدر جماعت سٹیونج کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

### نمازجنازہ غائب:

**1۔مکرم شاہد احمد قریشی صاحب (واقف زندگی۔ربوہ) ابن مکرم قریشی محمد افضل صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ۔** 26/ اکتوبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی عطا محمد صاحب صاحب کے نواسے تھے۔ اپریل 1965ء سے 1995ء تک تحریک جدید اور پھر مجلس نصرت جہاں کے تحت بطور ٹیچر گھانا اور نائیجیریا میں خدمت کی توفیق پائی۔ وہاں سے واپسی کے بعد 2016ء تک آپ کو نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں پڑھانے کی توفیق ملی۔ جون 2004ء سے بطور ممبر مجلس نصرت جہاں خدمت بجالاتے رہے۔ وفات سے کچھ روز قبل بھی مجلس نصرت جہاں کے اجلاس میں بیماری کے باوجود شریک ہوئے۔ مرحوم ان گنت خوبیوں کے مالک تھے۔ ہمیشہ وقف کی حقیقی روح کے ساتھ کام کرتے۔ نظم وضبط کے پیکر تھے۔ انتہائی نفیس طبیعت کے حامل تھے۔ آپ کی تحریر بہت مختصر مگر جامع اور ہر پہلو کا احاطہ کئے ہوئے ہوتی تھی۔ بہت اخلاص اور وفا کے ساتھ خدمت کرنے والے نیک انسان تھے۔

**2۔مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک مظفر احمد صاحب (صدر جماعت ڈھپئی ضلع سیالکوٹ)** 5 نومبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوۃ کی پابند، نرم دل، خوف خدا رکھنے والی ایک نیک مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے بے حد محبت کا تعلق تھا۔ قرآن شریف کی تلاوت اور مالی قربانی میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ مقامی مجلس میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب بچے کسی نہ کسی رنگ میں خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کی سب سے چھوٹی بیٹی مکرم ڈاکٹر فاتح الدین احمد صاحب (واقف زندگی) کی اہلیہ ہیں جو کہ سیرالیون میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

**3۔مکرمہ رسول فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم غلام رسول بھٹی صاحب (بشیر آباد سٹیٹ ضلع ٹنڈو الہ یار۔سندھ)** 31 اکتوبر 2018ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صدقہ وخیرات کرنے والی بہت نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ اپنی تکلیف دہ بیماری کا عرصہ بڑے صبر سے گزارا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چھ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مسرور احمد چانڈیو صاحب (مربی سلسلہ۔ریجن کونی، نائیجر) کی ساس تھیں۔

**4۔مکرمہ نسرین انعام صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ انعام اللہ صاحب (رضا کار کارکن مشن ہاؤس کینیڈا)** 21 اگست 2018ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ عمر دین صاحب کے پوتے مکرم خواجہ حبیب اللہ صاحب کی سب سے بڑی بہو تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت شفیق اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ بڑی باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ وفا اور فدائیت کا تعلق تھا۔

**5۔مکرم مشہود احمد آصف صاحب ابن مکرم منور احمد آصف صاحب (جرمنی)** 22 ستمبر 2018ء کو کار کے ایک حادثہ میں 29 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔ اجلاسات میں باقاعدگی سے شامل ہوتے تھے۔ مقامی جماعت میں سیکرٹری تعلیم کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ وقار عمل اور عمومی کاموں میں بہت فعال تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بچے، ایک بھائی، دو بہنیں اور والد یادگار چھوڑے ہیں۔

**6۔عزیزم ایاز احمد (وقف نو)** 25 جون 2017ء کو پیدائش کے دو دن بعد وفات پا گیا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اس کی وفات سانس کی تکلیف کی وجہ سے ہوئی تھی۔

☆…☆…☆

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ 19/نومبر 2018ء بروز بدھ نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ امۃ القیوم مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبد الشکور صاحب (ہنسلو۔یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

### نمازجنازہ حاضر

**مکرمہ امۃ القیوم مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبد الشکور صاحب (ہنسلو۔یوکے)**

15 نومبر 2018ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم عبد الرحمان قریشی صاحب آف نیروبی کی بیٹی تھیں۔ آپ کے میاں کو ربوہ میں قیام کے دوران مختلف حیثیت میں خدمت کی توفیق ملی۔ پھر یوکے میں بھی مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی اور ہنسلو جماعت کے ابتدائی ممبران میں شامل رہے۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند، دعا گو، رحمدل، صابرہ وشاکرہ، غریبوں کی ہمدرد نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ عقیدت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مرزا عبد الرشید صاحب (نیشنل سیکرٹری ضیافت یوکے) کی بھابھی تھیں۔

### نمازجنازہ غائب :

**1۔مکرم بلال احمد کھوکھر صاحب (جرمنی)** 3 ستمبر 2018ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ جماعتی اجلاسات میں بڑے شوق سے شامل ہوتے تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ اطاعت کے جذبہ سے سرشار، بڑے مہمان نواز ایک نیک مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ پیار اور عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**2۔مکرم ڈاکٹر منیر احمد جواہیر صاحب (ماریشس)** 29 اکتوبر 2018ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ہمیشہ جماعتی خدمت کو بڑی سعادت سمجھ کر بجالاتے تھے۔ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، خلافت کے مطیع وفرمانبردار، قرآن کریم کی تلاوت میں باقاعدہ، غریبوں کے ہمدرد، بہت نیک اور باوفا انسان تھے۔ بڑی تعداد میں مستحق مریضوں کو مفت دوائیاں دیا کرتے تھے۔ قریبی رشتہ داروں اور غیروں کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ تبلیغ کا خاص شوق اور شغف تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم محسن جواہیر صاحب (انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ گھانا) میں زیر تعلیم ہیں۔

**3۔مکرم محمد عبد الماجد صدیقی صاحب (کینیڈا)** 12/اگست 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد مکرم محمد عبد القادر صدیقی صاحب اپنے علاقہ کے مشہور عالم دین اور پارسا انسان تھے۔ مرحوم بہت ہی پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ مضامین لکھنے کا بھی بہت شوق تھا۔ آپ کے مضامین اکثر جماعتی اور غیر جماعتی رسائل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، دعا گو، متوکل علی اللہ، اقرباء کے حقوق کا خیال رکھنے والے بہت نیک، مخلص اور متقی انسان تھے۔ نمازیں اور تہجد التزام کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ گولبازار ربوہ میں زعیم انصار اللہ اور مسجد مہدی کے امام الصلوۃ رہے۔ 2001ء میں کینیڈا آنے کے بعد نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ میں پانچ سال قائد تعلیم کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مشکل حالات کا مقابلہ ہمیشہ صبر اور دعا کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

**4۔مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب (واقف زندگی۔ربوہ)** 3 نومبر 2018ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد شیخ بابو نذیر احمد صاحب لمبا عرصہ جماعت دہلی کے امیر رہے اور ہجرت کے وقت انہیں شہید کر دیا گیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر جب آپ کے میاں کو تعلیم الاسلام سکول کماسی کے وائس پرنسپل کے طور پر گھانا بھجوایا گیا تو آپ کو بھی ان کے ساتھ جانے کی توفیق ملی۔ وہاں پہنچ کر سب سے پہلے آپ نے زبان سیکھی اور پھر لجنہ کی تربیت کے علاوہ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کا فریضہ ادا کرتی رہیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، مہمان نواز، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**5۔مکرم نصیر احمد خان صاحب Bad Nauheim۔ (جرمنی)** 20 جولائی 2018ء کو ہارٹ اٹیک سے جرمنی میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ بہت بہادر اور نڈر انسان تھے۔ جماعت کی مخالفت کی وجہ سے ڈیرہ اسماعیل خان میں گھر پر حملہ ہوا تو 25000 لوگوں پر مشتمل جلوس کا بڑی جوانمردی سے مقابلہ کیا۔ مولویوں اور دیگر لوگوں نے گھر کے باہر کھڑے ہو کر گالیاں دیں، برا بھلا کہا اور دھمکیاں دیں لیکن آپ نے بڑے صبر اور ہمت سے کام لیا۔ آپ کے خلاف عدالت میں مقدمہ بھی کیا گیا۔ جس پر پولیس نے آپ کو اور آپ کے والد کو گرفتار کر لیا اور دونوں پر بہت تشدد کیا لیکن دونوں باپ اور بیٹے نے بڑی ہمت کے ساتھ ان حالات کا مقابلہ کیا۔

**6۔مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب صراف مرحوم (سابق امیر جماعت ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ)** 23/اکتوبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں اللہ دتہ صاحب عہدی پور کی بہو تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی بہت نیک اور باوفا خاتون تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور خاندان کے بعض افراد کے علاوہ سلسلہ کے بہت سے بزرگ آپ کے گھر تشریف لے جاتے رہے اور آپ کو ان کی خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رانا عبد الباسط صاحب یہاں انصار اللہ کے طاہر ریجن میں بطور نائب ناظم تبلیغ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

☆…☆…☆

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ 22/نومبر 2018ء بروز بدھ نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم رانا عطاء اللہ صاحب پٹواری (آف خوشاب۔حال پٹنی۔یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

### نمازجنازہ حاضر:

**مکرم رانا عطاء اللہ صاحب پٹواری (آف خوشاب۔ حال پٹنی۔یوکے)** 17 نومبر 2018 کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ ایک کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ آپ کے ذریعہ پاکستان میں متعدد افراد کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ آپ پر اس وجہ سے C-298 کے مقدمات بھی قائم ہوئے اور اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یوکے آکر بھی تبلیغ کے میدان میں بہت کوشاں رہتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی مجالس عرفان میں سوالات بھی کیا کرتے تھے۔ جلسہ سالانہ پر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ لوگوں کو نماز تہجد کے لئے بیدار کرنے کی ڈیوٹی بڑے شوق سے دیتے تھے۔ بہت نیک، دعا گو، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عشق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رانا ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ ہیں جو آجکل ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

### نمازجنازہ غائب :

**1۔مکرمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب درویش قادیان (حال ربوہ)**

16/اکتوبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے سسر حضرت میاں احمد الدین صاحب رضی اللہ عنہ اور ان کے والد

…باقی صفحہ 20 پر…

# جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر اور سالِ نَو کا استقبال

نئے سال کے آغاز کی پہلی رات میں تہجد اور باجماعت فجر کی نماز پڑھ لینا تمام سال کی نیکیوں پر حاوی نہیں ہوجاتا بلکہ اس کوشش کو حتی المقدور تمام سال پر جاری رکھنا اصل نیکی ہے۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

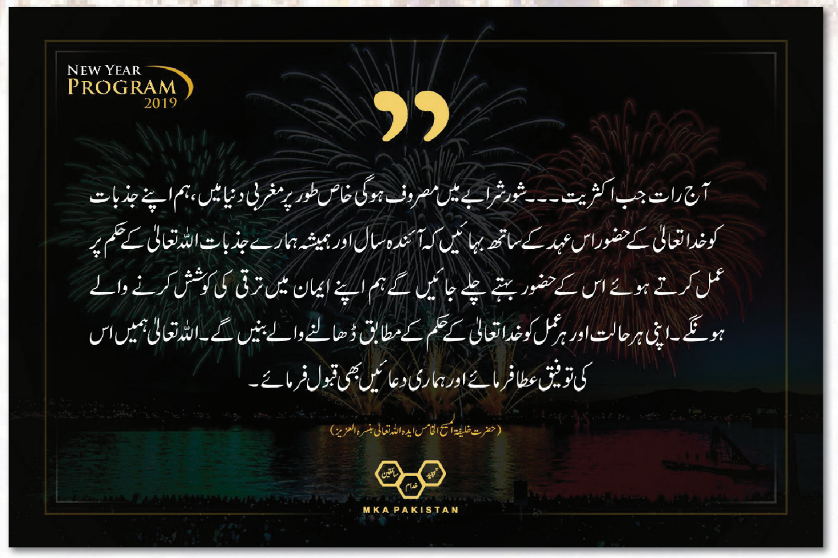


❁...یکم جنوری 2019ء بروز منگل: آج حسب روایت سالِ نَو کا آغاز جماعتِ احمدیہ کی اکثر مساجد میں نمازِ تہجد کی باجماعت ادائیگی سے ہوا۔ مسجد فضل میں تقریباً 1200 مرد اور 700 خواتین نے نمازِ تہجد پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب نمازِ فجر پڑھانے کے لئے تشریف لائے تو مسجد فضل کے مرکزی ہال کے علاوہ تمام اطراف کے صحن اور مسجد کے احاطہ میں موجود دیگر ہالز بھی نمازیوں سے پُر تھے۔ صرف حضورِ انور کی رہائش گاہ سے مسجد تک تشریف لے جانے کی راہداری خالی تھی۔ حضورِ انور نے نمازِ فجر کے بعد تمام احمدیوں کو 'السلام علیکم' کے ساتھ نئے سال کی مبارکباد کا تحفہ عنایت فرمایا۔ اس موقع پر برطانیہ کے مختلف شہروں کے علاوہ یورپ اور دیگر دور دراز ممالک سے مخلصین اپنے پیارے امام کی اقتدا میں سال کی پہلی نماز فجر کی ادائیگی اور حضورِ انور کی زبان مبارک سے نئے سال کی مبارکباد پر مشتمل دعائیہ کلمات براہِ راست حاصل کرنے کی غرض سے یہاں اکٹھے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم کو نئے سال کا آغاز جماعتی روایت کے مطابق نماز تہجد سے کرنے کا موقعہ ملا، نماز تہجد کے بعد نماز فجر اور قرآن کریم کا درس ہوا، بعد ازاں تمام احباب جماعت کے لئے تمام مجالس میں ناشتہ کا بھی انتظام تھا۔

امسال مجلس خدام الاحمدیہ کو بیلجیئم کے ۱۳ مختلف شہروں میں پروقارِ عمل کرنے کی توفیق ملی۔ شہروں کے نام ذیل میں درج ہیں۔

Dilbeek,Antwerpen ,Lier,Turnhout,Kasterlee,Hoogstraten,Hasselt,

Sint truiden,Beringen, Genk,Herk de stad,Liege,Oostende

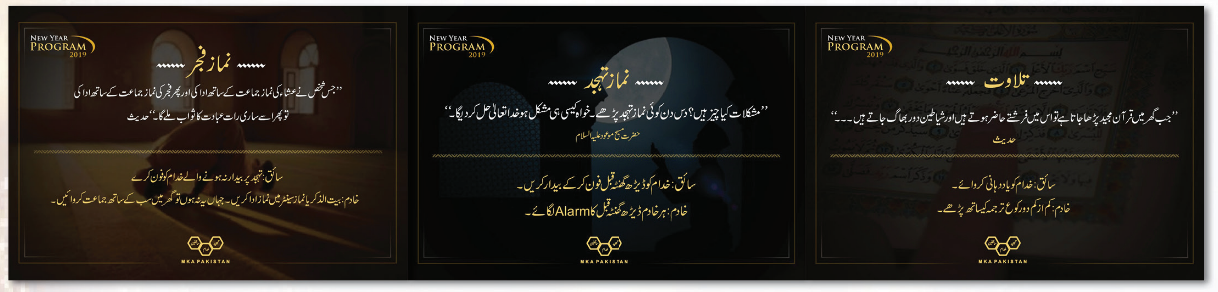


امسال جرمنی میں خدام الاحمدیہ کی 240 مجالس نے باجماعت نمازِ تہجد اور فجر کے بعد نئے سال کے وقارِ عمل میں حصہ لیا جس میں 5405 خدام، 1333 اطفال اور 2318 انصار شامل ہوئے۔ اس اجتماعی وقارِ عمل کے ذریعہ سے کل 385 گھنٹے کا کام کیا گیا جس کی کاورج 59 اخباروں، 3 ٹیوی چینلز اور 1 ریڈیو نے کی۔

عربی، فارسی اور اردو نثریہ و منظوم تحریرات سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی مرتبہ اور آپؐ کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان پر مشتمل دلنشین خطاب

**دنیا بھر کے احمدیوں کو 2018ء کے آخری لمحات اور سالِ نَو کے آغاز کو درود شریف سے بھر دینے کی تحریک**

جلسہ سالانہ قادیان میں 48 ممالک کے 18 ہزار 800 سے زائد افراد کی شمولیت۔ مسجد بیت الفتوح لندن میں جلسہ کے اختتامی اجلاس کی حاضری

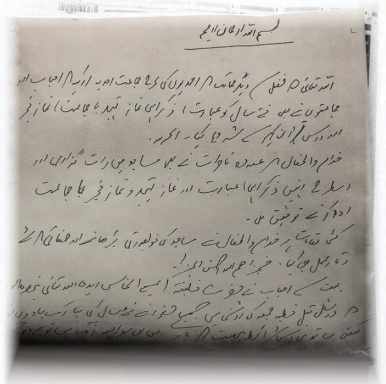

امریکہ

ڈنمارک

نیوزی لینڈ

یوکے

بیلجیم

یوکے

امریکہ

ناروے

جرمنی

جرمنی

جرمنی

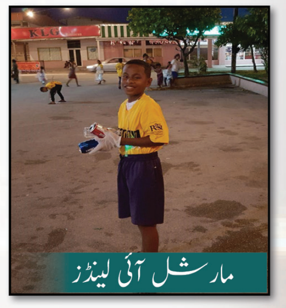
مارشل آئی لینڈز

کینیڈا

کینیڈا

یوکے

مارشل آئی لینڈز

ڈنمارک

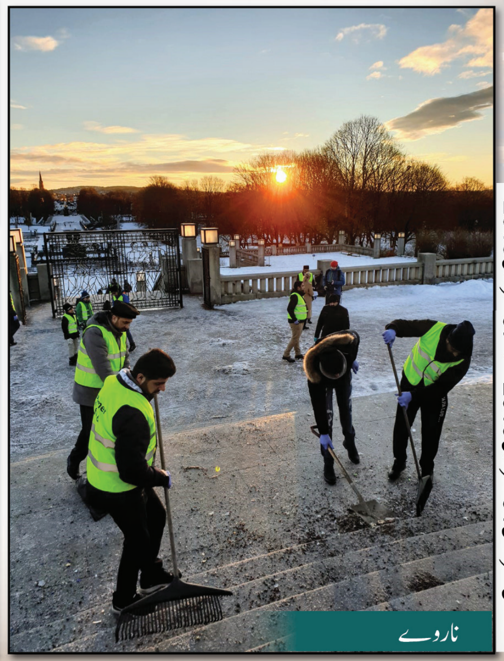
ناروے

امریکہ

بیلجیم

ناروے

نیوزی لینڈ

# مجلس انصاراللہ برطانیہ کے 36ویں سالانہ اجتماع 2018ء کا انعقاد

## حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری اور اختتامی خطاب، علمائے سلسلہ کی تربیتی تقاریر اور معلوماتی پریزنٹیشنز، علمی اور ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد، معلوماتی و تبلیغی نمائش کا اہتمام

(محمود احمد ملک۔ ناظم رپورٹنگ سالانہ اجتماع)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ برطانیہ کے احمدیوں کو یہ سعادت حاصل ہے کہ خلفائے احمدیت کی براہ راست ہدایت، رہنمائی اور دعاؤں سے فیضیاب ہوتے ہوئے نظام جماعت اور اپنی اپنی ذیلی تنظیموں میں ترقی کی منازل طے کرتے چلے جارہے ہیں۔ ان ترقیات کی پیمائش کا ایک ذریعہ ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات ہیں۔ امسال 28، 29 اور 30 ستمبر 2018ء کو منعقدہ مجلس انصاراللہ برطانیہ کے 36ویں سالانہ اجتماع کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اس کا انعقاد ایک نئے مقام ’کنگزلے کنٹری مارکیٹ ہیمپشائر‘ (Kingsley Country Market, Hampshire) میں نہایت کامیابی کے ساتھ کیا گیا۔ یہ مارکیٹ ’’حدیقۃ المہدی‘‘ سے محض چار کلومیٹر کے فاصلہ پر یعنی صرف چند منٹ کی ڈرائیو پر ہے چنانچہ اس اجتماع میں شامل ہونے والوں کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماع کے تینوں ایّام کے دوران حدیقۃ المہدی میں قیام فرمایا اور اس دوران نہ صرف تمام نمازیں پڑھانے کے لئے حضورانور ازراہ شفقت مقامِ اجتماع میں رونق افروز ہوتے رہے بلکہ 30 ستمبر کو اجتماع کے اختتامی اجلاس میں رونق افروز ہوکر خطاب فرمایا اور انصار کو نہایت قیمتی نصائح سے نوازا۔ حضورانور کا بلاشبہ یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اپنی انتہائی مصروفیات کے باوجود اپنے غلاموں کے لئے اپنی شفقت کا انتہائی محبت سے اظہار فرمایا۔ جَزَاھُمُ اللہُ اَحۡسَنَ الۡجَزَاء۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضورانور کی نصائح پر عمل کرنے اور حقیقی معانی میں انصاراللہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

### سالانہ اجتماع کے مختصر کوائف اور حاضری

جلسہ سالانہ برطانیہ کے ایّام میں کنگزلے کنٹری مارکیٹ کئی سال سے اضافی پارکنگ کرنے کے لئے کرایہ پر حاصل کی جارہی ہے۔ امسال خدام کا اجتماع اسی مقام پر منعقد ہوا تھا اور ایک ہفتہ بعد مجلس انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات بھی (پردہ کی رعایت کے ساتھ) یہاں منعقد ہوئے۔ مقام اجتماع کا ایک بڑا حصہ پارکنگ کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ اگرچہ امسال نئی جگہ، موسمِ سرما کے آغاز اور گرم پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے شاملینِ اجتماع کو کچھ تکلیف بھی اٹھانی پڑی تاہم اجتماع کے تیسرے روز بھرپور حاضری ریکارڈ کی گئی۔ الحمدللہ

کار پارکنگ کے لئے مقام اجتماع کے بالکل سامنے وسیع میدان مختص تھا۔ ذاتی کاروں کے علاوہ مختلف مقامات سے 17 کوچز میں انصار مقام اجتماع تک پہنچے تھے۔ ان کوچز کو مقامِ اجتماع میں داخل کرنے کے لئے رجسٹریشن اور سیکیورٹی کا نظام ہم آہنگ ہوکر مصروف عمل تھا۔ رضاکاروں کی ایک ٹیم آنے والوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے اُن کی رہنمائی کررہی تھی۔ رجسٹریشن کے وسیع خیمہ سے متّصل اجتماع کی انتظامیہ کے دفاتر کے علاوہ نیشنل شعبہ وصیت، ہیومینٹی

فرسٹ، ریڈیو Voice of Islam اور مجلس انصاراللہ برطانیہ کے شعبہ مال وغیرہ نے سٹالز لگائے ہوئے تھے۔ حسب سابق اجتماع کی رجسٹریشن کروانے کے لئے قبل از وقت online سہولت مہیا تھی اور ویب سائٹ پر مکمل معلومات مسلسل update کی جارہی تھیں۔

رجسٹریشن اور سیکیورٹی کے مراحل طے کرنے کے بعد مقامِ اجتماع میں داخل ہونے کے بعد سامنے ہی لوائے انصاراللہ اور برطانیہ کا قومی پرچم لہراتے ہوئے نظر آتے تھے۔ نیز ایک خوبصورت نقشہ بھی آویزاں تھا جس میں مقامِ اجتماع کے ضروری مقامات کی نشاندہی کی گئی تھی۔

امسال مرکزی مارکی (Main Marquee) میں فرشی نشست پر چار ہزار افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی جبکہ 1200 کرسیاں بھی لگائی گئی تھیں۔ مارکی کے سٹیج پر پچاس سے زائد افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ سٹیج کے بائیں جانب ایک بہت بڑی سکرین (LED) نصب کی گئی تھی جو نہ صرف مارکی کے پچھلے حصہ میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو اجتماع کی کارروائی سے باخبر رکھتی تھی اور بہت سی Presentations کے دوران مختلف گرافس اور تصاویر پیش کرنے کے لئے اس سکرین سے بھرپور استفادہ کیا جارہا تھا۔ مارکی کی دیواروں پر مختلف بینرز آویزاں تھے جن پر خصوصیت سے مجلس انصاراللہ کے قیام کے مقاصد اور انصار کے لئے خلفائے سلسلہ کی ہدایات رقم تھیں۔ مارکی کے پچھلے حصہ میں ایک معلوماتی نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس خوبصورت نمائش کے ایک حصہ میں مختلف موضوعات پر آیاتِ قرآنی اور اُن کا ترجمہ آویزاں تھا نیز مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم بھی میز پر ترتیب سے رکھے گئے تھے۔ نمائش کے ایک حصہ میں ایک تبلیغی سٹال کا نقشہ پیش کیا گیا تھا۔ جبکہ نمائش میں مجلس انصاراللہ یوکے کی نیشنل اور ریجنل سطحوں پر ہونے والے چند اہم پروگراموں کی تصاویر اور معلومات پر مبنی پوسٹرز بھی نمائش کے لئے پیش کئے گئے تھے۔ سرد موسم کی وجہ سے اجتماع گاہ میں سنٹرل ہیٹنگ کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ امسال سٹیج کی بیک گراؤنڈ سادہ مگر دیدہ زیب تھی۔ سبز رنگ کے کینوس پر سورۃالرعد کی آیت 29 ’’اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ‘‘ تحریر تھی جس کے ساتھ اس کا انگریزی ترجمہ دیا گیا تھا۔ اس آیت کا اردو ترجمہ یوں ہے: ’’وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔‘‘

جماعت احمدیہ برطانیہ کے شعبہ تبلیغ کے تحت ایک خوبصورت معلوماتی تبلیغی نمائش کا اہتمام علیحدہ مارکی میں بھی کیا گیا تھا جسے بڑی تعداد میں زائرین نے ملاحظہ کیا۔ ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی، طبّی امداد کے علیحدہ علیحدہ کیمپ قائم تھے۔ ایک بڑی مارکی انصار کی رہائش کے لئے مختص تھی جس میں ساڑھے تین سو بستر لگائے گئے تھے۔ جبکہ ایک بڑی مارکی میں طعام کا انتظام کیا گیا تھا جس میں اڑہائی صد میزیں اور ڈیڑھ ہزار کرسیاں لگائی گئی تھیں۔ مختلف اوقات میں گرم چائے اور بعض اوقات پھل بھی شرکائے اجتماع کو پیش کئے گئے۔ ماحول کی صفائی کا خاص طور پر اہتمام کیا گیا تھا۔

جمعہ، ہفتہ اور اتوار، تینوں دن، نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور نماز فجر ادا کرنے کے بعد قرآن کریم اور حدیث مبارکہ کا درس بھی دیا گیا۔ امسال بھی اردو زبان میں کی جانے والی تمام تقاریر کے Live (براہ راست) انگریزی زبان میں ترجمہ کا انتظام موجود تھا۔

امسال سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے افراد کی کُل تعداد 3913 تھی جن میں 2519 انصار اور 1394 دیگر زائرین تھے۔ جبکہ گزشتہ سال اجتماع میں شامل ہونے والے 2685 افراد میں 2334 انصار اور 351 دیگر مہمان شامل تھے۔

### سالانہ اجتماع کا پہلا روز

28 ستمبر 2018ء کی صبح ناشتہ کے بعد 11 بجے سے رجسٹریشن جاری تھی۔ دوپہر ایک بجے مقامِ اجتماع میں موجود احباب جماعت نے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا اور بعدازاں مقامی طور پر نماز جمعہ اور عصر باجماعت ادا کی گئیں۔

شام قریباً پونے پانچ بجے لوائے انصاراللہ لہرانے کی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یُوکے نے لوائے انصاراللہ جبکہ مکرم ڈاکٹر چوہدری اعجازالرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے نے برطانیہ کا قومی پرچم لہرایا۔ مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ بعدازاں افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم امیر صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کی سعادت مکرم ظفراللہ احمدی صاحب کو حاصل ہوئی۔ آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم نثار آرچرڈ صاحب نے پڑھا۔ مکرم ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ کی اقتداء میں انصار نے کھڑے ہوکر انصاراللہ کا عہد دہرایا۔ جس کے بعد مکرم آصف چغتائی صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر میں انصار کو بعض تربیتی امور سے متعلق توجہ دلائی۔

### ذکر حبیب علیہ السلام

اجتماع کا پہلا باقاعدہ اجلاس مکرم امیر صاحب یوکے کی زیرصدارت منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم رانا مشہود احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ برطانیہ کی تھی جس کا عنوان تھا: ’’ذکر حبیبؑ‘‘۔ یہ تقریر اردو زبان میں تھی۔

مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ حیات مبارکہ سے متعدّد منتخب واقعات حاضرین کے سامنے رکھتے ہوئے حضور علیہ السلام کے عظیم الشان کردار کے روشن پہلوؤں کو اپنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ (یہ تقریر الفضل انٹرنیشنل کے کسی آئندہ شمارہ میں شائع کی جائے گی۔)

### فلاحی ادارے ’ہیومینٹی فرسٹ‘ کے منصوبوں کی کامیابی کے لئے مجلس انصاراللہ برطانیہ کا غیرمعمولی کردار

اس سیشن کی دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر عزیز احمد حفیظ صاحب نے انگریزی زبان میں کی۔ یہ تقریر دراصل خیراتی ادارے ہیومینٹی فرسٹ اور اس کی امدادی سرگرمیوں کا تعارف تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختلف خطبات اور خطابات کے مختصر حصّے پیش کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ اب تک 4.2 ملین پاؤنڈز کی خطیر رقم مجلس انصاراللہ نے ہیومینٹی فرسٹ میں پیش کی ہے۔ دنیا بھر میں قدرتی آفات کی آمد پر ادارے کی طرف سے جس طرح امدادی سرگرمیاں پیش کی جاتی ہیں اس کی متعدد ویڈیوز بھی چلائی گئیں جن میں رضاکاروں کو آفت زدہ علاقوں میں خدمت کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ دیگر مقامات سے آفت زدہ علاقوں میں جانے والے بعض رضاکاروں کے تجربات کی گفتگو سنائی گئی۔ اسی طرح مقامی رضاکاروں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ

ہیومینیٹی فرسٹ کے ادارہ کے توسّط سے خدمت خلق کرنے کے نتیجہ میں انہیں کیسا محسوس ہوا۔

دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں اور پہلے دن کا پروگرام اختتام کو پہنچا۔

## سالانہ اجتماع کا دوسرا روز

اجتماع کا دوسرا اجلاس مکرم منور احمد مغل صاحب ناظم اعلیٰ ساؤتھ ویسٹ کی صدارت میں صبح قریباً دس بجے منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ایوب ندیم صاحب نے کی اور آیاتِ کریمہ کا ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں مارکی میں چند علمی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا جبکہ اُسی وقت میدانِ عمل میں چند ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

طعام کے بعد اجتماع گاہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز ظہر وعصر سوا دو بجے جمع کر کے ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد قریباً اڑہائی بجے حضور انور ایدہ اللہ نے مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ برطانیہ کی خصوصی درخواست پر ازراہ شفقت اپنے دست مبارک سے ''لوائے انصاراللہ'' لہرایا اور دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ واقع حدیقۃ المہدی کے لئے روانہ ہو گئے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد سالانہ اجتماع انصاراللہ برطانیہ 2018ء کا تیسرا سیشن مکرم ڈاکٹر چودھری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم معید حامد صاحب نے کی۔ آیات کریمہ کا ترجمہ مکرم احمد Owusu Konadu صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ مکرم چودھری منصور احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام میں سے چند اشعار ترنّم کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔

## صفِ دوم کے انصار کے لئے وقت اور مال کی قربانی کی اہمیت

اس سیشن میں پہلی تقریر مکرم فہیم احمد انور صاحب نائب صدر (صف دوم) مجلس انصاراللہ برطانیہ کی تھی۔ انگریزی زبان میں کی جانے والی اس تقریر کا موضوع تھا کہ صف دوم کے انصار کے لئے خدا تعالیٰ کی راہ میں وقت اور مال کی قربانی کس قدر اہم ہے۔

## آنحضرت ﷺ کی تبلیغی حکمتِ عملی اور عصر حاضر کے تقاضے

اس سیشن کی دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر سر افتخار احمد ایّاز صاحب چیئرمین انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیٹی نے اردو زبان میں کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ''آنحضرت ﷺ کی تبلیغی حکمتِ عملی اور عصر حاضر کے تقاضے''۔

## مجلس انصاراللہ برطانیہ کی دعوت الی اللہ کی ایک جھلک

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ۔ پہنچا دے جو تیرے ربّ کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ چنانچہ تبلیغ ایک اہم فریضہ ہے، جو ہر ایک احمدی پر فرض ہے۔ جس کو ادا کرنے کے لئے مجلس انصاراللہ یو کے خلیفۂ وقت کے ارشادات کی روشنی میں تبلیغی لائحہ عمل بناتی ہے، اور اس پر نیشنل، ریجنل اور لوکل سطح پر ایک پروگرام کے تحت کام کیا جاتا ہے۔ اجلاس کے اختتام سے قبل ایک Presentation مکرم شکیل احمد بٹ صاحب قائد تبلیغ مجلس انصاراللہ یو کے نے پیش کی۔ آپ نے نہایت اختصار کے ساتھ مجلس انصاراللہ برطانیہ کے زیر اہتمام چلنے والے دعوت الی اللہ کے منصوبوں پر روشنی ڈالی۔ مختلف گرافس اور چارٹس کے ذریعہ سے گزشتہ چند سالوں کی کارکردگی کا جائزہ پیش کیا اور آئندہ کے لائحہ عمل پر روشنی ڈالی۔

آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں مجلس انصاراللہ یو کے سارے ملک میں مسلسل ایسے پروگراموں کا انعقاد کرتی رہتی ہے جس کے نتیجے میں اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ملک کی زیادہ سے زیادہ آبادی تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچ جائے۔ حضور انور نے ایک بار یہ ہدایت بھی فرمائی تھی کہ جس طرح حج اور دیگر میلوں کے مواقع پر آنحضور ﷺ تبلیغ کیا کرتے تھے اسی طرح انصار بھی مقامی طور پر ہونے والے میلوں میں سٹال لگائیں اور اسلام کے بارہ میں غلط فہمیوں کا ازالہ کریں۔ نیز دیہات میں چونکہ شرفاء کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اس لئے وہاں کے باسیوں میں انفرادی تبلیغ پر خصوصی توجہ دی جائے۔ چنانچہ مجلس انصاراللہ نے مختلف تبلیغی پروجیکٹس پر کام شروع کیا ہوا ہے۔ جن کی تفصیل یہ ہے:

دیہاتی علاقوں میں تبلیغی دورہ جات۔ تبلیغ اسٹالز۔ تبلیغی پمفلٹس کی تقسیم۔ ون ٹو ون یعنی انفرادی تبلیغ۔ قرآن کریم کا تحفہ پیش کرنے کا منصوبہ۔ بین المذاہب امن کانفرنس۔ مجالسِ سوال و جواب اور قرآن کریم کی نمائشیں۔ جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ۔ نیشنل تبلیغ سیمینار۔ مقامی وعلاقائی تبلیغی فورمز۔ عشرہ ہائے تبلیغ اور علاقائی یومِ تبلیغ وغیرہ۔

قائد صاحب تبلیغ نے مختلف اعداد وشمار پیش کرتے ہوئے گزشتہ پانچ چھ سال میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کی تبلیغی کاوشوں پر روشنی ڈالی۔

## اسلام آباد ریجن کا سپین میں وقف عارضی کا پروگرام

امسال اسلام آباد ریجن کے چھ انصار نے سپین میں چھ روزہ وقف عارضی کرنے کی توفیق پائی ہے۔ سیشن کے اختتام سے قبل مکرم عطاء القدوس صاحب ناظم اعلیٰ ریجن اسلام آباد نے اس وقف عارضی کے ایام کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مذکورہ دنوں کے دوران جن قصبات اور دیہات میں پہلی بار اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی اُن کی تعداد 19 ہے۔ ان مقامات پر پندرہ ہزار سے زائد لیفلٹس تقسیم کئے گئے۔

بعد ازاں مکرم ابراہیم اِخلف صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ برطانیہ نے مختصراً انصاراللہ برطانیہ کی تبلیغی کاوشوں کو سراہتے ہوئے انصار کو اِس میدان میں وقت کی قربانی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا جو مکرم ڈاکٹر چودھری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر اجلاس نے کروائی۔ بعد ازاں حاضرین کی خدمت میں چائے و دیگر لوازمات اور پھل پیش کئے گئے۔

چائے کے وقفہ کے بعد قریباً پانچ بجے سالانہ اجتماع انصاراللہ برطانیہ 2018ء کا چوتھا اجلاس مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم وسیم احمد چودھری صاحب نے کی۔ آیات کریمہ کا ترجمہ مکرم Hakeem Mensah صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

## دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کا عہد

اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم فضل الرحمن ناصر صاحب قائد تربیت مجلس انصاراللہ برطانیہ نے ''دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کا عہد'' کے موضوع پر کی۔

## أَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ

اس سیشن کی دوسری تقریر مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نائب امیر یو کے و امام مسجد فضل لندن کی تھی۔ آپ کی تقریر کا موضوع سورۃ الرعد کی آیت 29 کا وہی حصہ تھا جو امسال کے اجتماع کا مرکزی نکتہ (Theme) بھی تھا یعنی ''أَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ''۔

اس تقریر کے بعد شعبہ تبلیغ اور شعبہ مال کے حوالہ سے اعلیٰ کارکردگی کی حامل مجالس کے زعماء کو مکرم امیر صاحب یُو کے (صدر اجلاس) نے اعزازات سے نوازا۔

## ایک شعری نشست

اس اجلاس کے باقاعدہ اختتام سے قبل معروف شاعر مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب نے اپنی پُرلطف خوبصورت شاعری سے چند نظمیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے حوالہ سے چند ایمان افروز مشاہدات بیان کئے۔

بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں اور اس طرح سالانہ اجتماع کے دوسرے روز کا پروگرام بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ

## سالانہ اجتماع کا تیسرا روز

30/ستمبر 2018ء بروز اتوار سالانہ اجتماع کا پانچواں اجلاس قریباً ساڑھے دس بجے مکرم ڈاکٹر چودھری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو مکرم فضل احمد طاہر صاحب نے کی۔ مکرم نعمان احمد راجہ صاحب نے آیات کریمہ کا ترجمہ پڑھ کر سنایا اور مکرم فیصل مبارک صاحب نے نظم پڑھی۔

## خلافت احمدیہ کے حوالہ سے ذاتی مشاہدات

اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم عابد خان صاحب پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ کی تھی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں نہایت ایمان افروز ایسے واقعات بیان کئے جو حضور انور نے خود بیان فرمائے یا مقرر موصوف نے ذاتی طور پر مشاہدہ کئے تھے۔ یہ تقریر انگریزی زبان میں تھی جس کو بہت دلچسپی اور انہماک سے حاضرین نے سنا اور استفادہ کیا۔

## تندرستی ہزار نعمت ہے

اس سیشن کی دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر عمران ملک صاحب کی تھی۔ صحت عامہ سے متعلق کی جانے والی اس تقریر کا تعلق خاص طور پر ایشین افراد میں پیدا ہونے والی بیماریوں ذیابیطس اور بلڈ پریشر وغیرہ سے تھا۔ آپ نے مختصراً بتایا کہ بیماریوں کا علاج کروانے سے بہتر یہی ہے کہ عمدہ اور مناسب خوراک کے استعمال اور ورزش یا سیر وغیرہ میں باقاعدگی اختیار کر کے بیماریوں سے دُور رہنے کی کوشش کی جائے۔

## مجلس انصاراللہ برطانیہ کے چند فلاحی پروگرام

اس کے بعد مکرم رفیع احمد بھٹی صاحب سیکرٹری چیریٹی واک فار پِیس نے مختلف عوامی نمائندوں اور نامور شخصیات کے منتخب پیغامات پیش کئے اور چند اخبارات میں شائع ہونے والی رپورٹس سلائیڈز کے ذریعہ دکھائیں۔ آپ نے بہت عمدگی سے اُن سکیموں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی تھی جو مجلس انصاراللہ برطانیہ کے تحت دنیا بھر میں جاری ہیں اور فلاحی تنظیم ہیومینیٹی فرسٹ کے تعاون سے اُن کے بابرکت نتائج بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال 29 اپریل 2018ء کو Windsor Great Park میں منعقد ہونے والی چیرٹی واک میں مجموعی حاضری 4500 سے زائد تھی جن میں دو ہزار سے زائد غیر احمدی مہمان شامل تھے۔ مہمانوں میں سکولوں کے طلباء اور اساتذہ، فوج کے نمائندگان، سکاؤٹس اور ڈیڑھ صد سے زائد چیرٹیز کے نمائندے اور سپورٹرز شامل ہوئے۔

اس پریزنٹیشن کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات میں دوم اور سوم آنے والے انصار میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نائب امیر یُو کے و امام مسجد فضل لندن نے انعامات تقسیم کئے۔ مقابلہ جات میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے خوش نصیب انصار نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجتماع کے اختتامی سیشن کے دوران انعام حاصل کرنے کی سعادت پائی۔

## صدر مجلس انصار اللہ یوکے کی تقریر

اس اجلاس کا اختتام مکرم ڈاکٹر چودھری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ کی مختصر تقریر سے ہوا۔ یہ تقریر معلوماتی اور تربیتی مواد اپنے اندر سموئے ہوئے تھی۔ آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اپنے غلاموں سے اُس شفقت کا ذکر کیا جس کے نتیجہ میں حضور انور اجتماع کے تینوں دن حدیقۃ المہدی میں قیام فرما رہے اور مقامِ اجتماع میں تشریف لا کر پانچوں نمازیں پڑھاتے رہے۔

مکرم صدر صاحب نے بتایا کہ گزشتہ سال ہم نے انصار اللہ کا اجتماع ایک سٹیڈیم نما بڑی عمارت کرایہ پر لے کر منعقد کیا تھا لیکن بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے توجہ دلانے پر کہ اجتماع کا مقصد انصار کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی تربیت کرنا ہے اور اس کے انتظامات انصار اگر خود کریں گے تو اجتماع کے مقاصد پورے ہونے میں مدد ملے گی، چنانچہ اپنے پیارے آقا کی ہدایت کے پیشِ نظر امسال یہ اجتماع ایک کھلے میدان میں مارکیاں لگا کر منعقد کیا جا رہا ہے۔

مکرم صدر صاحب نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے جو افضال گزشتہ سال کے دوران نازل ہوئے ہیں وہ دراصل ہماری کاوشوں کا نتیجہ نہیں ہیں بلکہ یہ حضور انور ایدہ اللہ کی راہنمائی اور دعاؤں کا نتیجہ ہیں جو ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمہ وقت حاصل رہتی ہیں۔

مجلس عاملہ کی کارکردگی پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بتایا کہ قائد صاحب تربیت نے گزشتہ ایک سال میں برطانیہ کی تمام مجالس کا دورہ کیا ہے۔ شعبہ عمومی کے تحت مجالس سے آمدہ رپورٹس امسال سو فیصد رہی ہیں جو ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔

مکرم صدر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ارشادات بھی پیش کئے جن میں تقویٰ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کی کوشش کرنے کی نصیحت کی گئی تھی اور یہ بھی کہ وہ خدا تو لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اس ضمن میں آپ نے خصوصاً فجر کی نماز کی بروقت اور باجماعت ادائیگی کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ عمومی طور پر انصار کے مقامِ اجتماع میں قیام نہ کرنے کی وجہ سے صبح فجر کی نماز میں حاضری زیادہ نہیں رہی لیکن آج صبح جب حضور انور فجر کی نماز کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے تو ایک نو دس سالہ بچے نے پوچھنے پر بتایا کہ وہ اپنے والد کے ساتھ لندن سے نماز پڑھنے کے لئے آیا ہے۔

مکرم صدر صاحب نے کارڈف میں تعمیر کی جانے والی احمدیہ مسجد کے بارہ میں بتایا کہ پراپرٹی خریدنے کے بعد Planning Permission کا حصول بہت مشکل امر تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام بڑی مشکلات حل ہو چکی ہیں اور امید ہے کہ مسجد کی باقاعدہ تعمیر آئندہ ایک دو ماہ میں شروع ہو جائے گی۔ تاہم تعمیر میں تاخیر کے سبب تعمیر کی لاگت کا جو اندازہ 2012ء میں لگایا گیا تھا اُس میں خاطر خواہ اضافہ ہو چکا ہے چنانچہ انصار کو اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کرتے ہوئے یہ تبدیلی بھی پیشِ نظر رکھنی چاہئے۔

آخر میں مکرم صدر صاحب نے دعا کروائی اور یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

## لجنہ اماء اللہ یوکے کے سالانہ اجتماع کی اختتامی تقریب سے حضور انور کا خطاب

قریباً سوا بارہ بجے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ کے مقام اجتماع میں تشریف لا کر اُن کے اجتماع کے اختتامی اجلاس کی صدارت فرمائی۔ یہ تقریب براہ راست انصار اللہ کی مارکی میں نیز ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا بھر میں دیکھی اور سُنی گئی۔

دعا کے ساتھ لجنہ اماء اللہ برطانیہ کا اجتماع اختتام پذیر ہوا جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ 'حدیقۃ المہدی' تشریف لے گئے۔ اس دوران انصار کے لئے طعام اور تیاری نماز کا وقفہ ہوا۔

## اجتماع انصار اللہ کا اختتامی اجلاس

نماز ظہر و عصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد مجلس انصار اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع 2018ء کا اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کرسیٔ صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد قریباً ساڑھے تین بجے اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم داؤد احمد صاحب نے کی۔ آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم Toban Emphram صاحب نے پڑھا۔ حضور انور ایدہ اللہ کی اقتدا میں انصار نے کھڑے ہو کر اپنا عہد دہرایا۔ جس کے بعد مکرم خالد محمود بٹ صاحب نے سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے چند اشعار بہت دلنشیں آواز میں پیش کئے۔ بعد ازاں مکرم ڈاکٹر چودھری اعجاز الرحمن صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے مختصر رپورٹ پیش کی۔

اس کے بعد علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں اوّل انعامات کے علاوہ مجالس کی سطح پر عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے انعامات حاصل کرنے کی سعادت پائی۔ امسال منعقد ہونے والے علمی مقابلہ جات میں تلاوت، حفظ قرآن، نظم، تقریر (اردو اور انگریزی)، فی البدیہہ تقریر (اردو و انگریزی)، مضمون نویسی، ٹیم کوئز، تعلیم القرآن کوئز (از تفسیر سورۃ الفاتحہ) اور پیغام رسانی شامل تھے جبکہ ورزشی مقابلہ جات میں والی بال، فٹ بال، رسّہ کشی، گولہ پھینکنا (صف اوّل و صف دوم)، کلائی پکڑنا (صف اوّل و صف دوم)، وزن اٹھانا (صف اوّل و صف دوم)، صف اوّل کی 50 میٹر اور صف دوم کی 100 میٹر اور 400 میٹر کی دوڑوں کے مقابلے شامل تھے۔

مختلف شعبہ جات میں مجالس کی کارکردگی کے حوالہ سے جو انعامات دیئے گئے اُن میں گزشتہ سال کے دوران تعلیمی پیپر حل کرنے والی بہترین مجلس Cheam اور ریجن ساؤتھ کے علاوہ دعوت الی اللہ میں بہترین مجلس Balham اور بہترین ریجن نُور، شعبہ مال میں بہترین مجلس Cheam اور بہترین ریجن نُور، خدمت خلق کے حوالہ سے بہترین مجلس Balham شامل ہیں۔ تعلیم القرآن کے حوالہ سے بہترین کارگزاری بیت الفتوح ریجن نے پیش کی جبکہ چیریٹی واک فار پیس کے لئے انفرادی طور پر سب سے زیادہ رقم اکٹھی کرنے پر مکرم رفیق احمد حیات صاحب (امیر یُوکے) اور Popy Appeal کے لئے چیریٹی اکٹھا کرنے پر مکرم ندیم عالم صاحب نے انعام وصول کیا۔

علم انعامی کے حوالہ سے مجموعی کارکردگی میں ریجنز میں اوّل نُور ریجن، دوم فضل ریجن اور سوم ساؤتھ ریجن رہا۔ اسی طرح مجموعی کارگزاری کی بنیاد پر چھوٹی مجالس میں اوّل مجلس Liverpool، دوم مجلس Wimbledon South اور سوم مجلس Bromley & Lewishm قرار پائی۔ جبکہ بڑی مجالس میں سوم مجلس Balham اور دوم مجلس Tooting قرار پائی جبکہ مجلس حلقہ مسجد (Mosque) نے اوّل آ کر خصوصی سند اور علمِ انعامی حاصل کرنے کی سعادت پائی۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزازات بابرکت فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار سے خطاب فرمایا جو اسی شمارہ کی زینت بنایا جا رہا ہے۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی جس کے ساتھ سالانہ اجتماع 2018ء بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے شاملین اور کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اجتماع کی برکات سے متمتّع فرمائے۔ آمین

☆...☆...☆

## بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب از صفحہ نمبر 15

از صفحہ نمبر 15

حضرت محمد حیات صاحبؓ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، غریب پرور، صابرہ و شاکرہ، ہمدرد، سلیقہ مند، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنی تمام زندگی بہت کفایت شعاری سے گزاری۔ آنحضرت ﷺ سے بے انتہا عشق تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ، خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ لگاؤ رکھتی تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کا التزام باقاعدگی سے کرتیں اور کئی سورتیں زبانی یاد تھیں۔ چندوں کی ادائیگی بروقت کرتیں اور دیگر مالی تحریکات میں بھی باقاعدگی سے حصہ لیتی تھیں۔ چوکنانوالی ضلع گجرات میں لمبا عرصہ صدر لجنہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ بعد ازاں سندھ چلی گئیں تو وہاں بھی مقامی مجلس میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت بجا لاتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب بچوں کو کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ آپ کے بیٹے مکرم نعیم احمد شاہد صاحب (مربی سلسلہ) نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ میں اور ایک داماد مکرم غلام احمد خادم صاحب (مربی سلسلہ) یہاں نارتھ ویلز میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کے ایک بھانجے مکرم خلیل احمد تنویر صاحب بھی واقف زندگی مربی ہیں جو آجکل نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن کے طور پر خدمت بجا لا رہے ہیں۔ آپ کے ایک پوتے عزیزم دانیال احمد طاہر جامعہ احمدیہ جرمنی میں زیر تعلیم ہیں۔

**2۔ مکرم امیر علی صاحب (وکیل والا ضلع ننکانہ)** 5رنومبر 2018ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1960ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ جماعتی مہمانوں اور مربیان کا بہت احترام کرتے تھے۔ ناخواندہ ہونے کے باوجود بہت مؤثر رنگ میں تبلیغ کیا کرتے تھے۔ خلافت سے گہرا لگاؤ تھا اور حضور انور کے خطبات اور تقاریر باقاعدگی سے سنتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور آٹھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عاقب حسین صاحب (مربی سلسلہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ) کے والد تھے۔

**3۔ مکرم صلاح الدین زرگر صاحب ابن مکرم ضیاء الدین صاحب (دار الفتوح ربوہ)** 4 نومبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے ربوہ میں اپنے گھر میں ڈش انٹینا نصب کروایا اور اہل محلہ کو مدعو کر کے خطبہ سنوایا کرتے تھے۔ اس موقعہ پر اپنے ذاتی خرچ سے احباب کی مہمان نوازی بھی بڑے شوق سے کرتے تھے۔ آپ نے طویل بیماری کا عرصہ بڑے صبر سے گزارا اور کبھی کوئی شکوہ نہیں کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

**4۔ مکرم مظفر احمد صاحب اقبال ابن مکرم حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری مرحوم (قادیان)۔** 14 نومبر 2018ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت حاجی امام بخش صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے تھے۔ مرحوم کے والد 1950ء میں اپنی فیملی کو لے کر قادیان آ گئے تھے۔ آپ نے دفاتر علیا، بیت المال خرچ، نظامت تعمیرات و جائیداد کے علاوہ مینجر بدر اور نور الدین لائبریری قادیان میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کی خدمت کا عرصہ 41 سال پر محیط ہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم احمد جاوید ثاقب صاحب واقف زندگی ہیں اور آجکل شعبہ CCTV قادیان میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

بقیہ : اختتامی خطاب حضور انور اجتماع مجلس انصاراللہ یوکے 2018ء ...... ازصفحہ 32

میں اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں لیکن چند دنوں میں ہی اس بات کو بھول جاتے ہیں اور مسجدوں کی آبادیوں میں فرق پڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ وہ رونق مسجد کی نہیں رہتی جس کی ایک احمدی مسجد سے توقع کی جاتی ہے۔

مجالس کے عہدیدار بھی ہیں اگر وہ خود اس طرف توجہ کریں کہ انہوں نے قیامِ نماز کا حق ادا کرنا ہے، ہر سطح پر جو عہدیدار ہیں، اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے ہوئے مسجدوں میں لانے کی کوشش کرنی ہے اور اپنے احمدی ہمسایوں کو بھی نماز میں آتے جاتے اس طرف توجہ دلاتے رہنا ہے تو ہم دیکھیں گے کہ ہماری مسجدیں حقیقت میں بارونق مسجدیں بن جائیں گی۔ اور اگر تمام انصار اس کی طرف توجہ کریں تو ایک انقلاب

معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔'' فرماتے ہیں کہ ''... یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدّعا اپنے اختیار سے آپ مقرّر کرے کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدّعا ٹھہرا رکھا ہے۔'' انسان کو اشرف المخلوقات

زندگی جو ذمہ داری کی ہے یہی ہے کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ (الذاریات:57) پر ایمان لا کر زندگی کا پہلو بدل لے۔'' یعنی اس بات پر عمل کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور قرب حاصل کر کے اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بن جاؤ۔ زندگی جو جانوروں کی طرح بسر ہو رہی ہے یا بغیر عبادتوں کے زندگی بسر ہو رہی ہے اس کو بدل کر پرستش والی زندگی اللہ تعالیٰ کی عبادت والی زندگی اختیار

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ برطانیہ 2018ء کے اختتامی اجلاس کا ایک منظر

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار جگہ نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع میں ہی ہدایت پانے والے اور حقیقی مومنوں کے لئے یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کے الفاظ استعمال فرمائے یعنی نمازوں کو قائم کرنے والے۔ اگر ہم یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کے الفاظ کی لغات کے لحاظ سے کچھ وضاحت کریں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ نماز کو باجماعت ادا کرنے والے۔ نماز کو اس کی شرائط کے مطابق اور وقت پر ادا کرنے والے۔ ایک دوسرے کو نماز کی تلقین کرنے والے تا کہ مسجدیں بارونق ہوں۔ نمازوں کی خواہش اور محبت دلوں میں پیدا کرنے والے۔ نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدگی اور پابندی کرنے والے۔ نماز کی حفاظت کرنے والے۔ اسے گرنے سے بچانے والے۔ اپنی توجہ نماز کی طرف رکھنے والے۔

نماز پڑھتے ہوئے بعض دوسرے خیالات کی طرف توجہ ہو جاتی ہے تو انسان پھر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہوئے دعا کرتا ہے اور ان خیالات کو اور جھٹکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تا کہ نماز کی حفاظت ہو۔ تو بہرحال جب اللہ تعالیٰ نے ہدایت پانے والے مومنوں کو نمازوں کے قیام کی ہدایت فرمائی تو اس قیام کا مقصد یہ ہے کہ نہ صرف اپنی نمازوں کی پابندی کرنی ہے، ان کی حفاظت کرنی ہے، خود مسجدوں کو آباد کرنا ہے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی مسجد میں لانے کی کوشش کرنی ہے اور آپس میں مل جل کر ایک دوسرے میں ایسی روح پھونکنی ہے جس سے نمازوں کی طرف توجہ بڑھے اور مومنوں کی وہ جماعت قائم ہو جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ مومن جو ہیں ان کی معراج نماز ہے۔

پس انصاراللہ کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس بات کی اہمیت کو سمجھیں۔ اقامۃ الصلوٰۃ کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ اپنے بچوں کو، اپنے گھر والوں کو نمازوں کی طرف توجہ دلائیں۔ انصاراللہ کی عمر کے لوگوں میں سے جو اپنی متعلقہ

پیدا ہو سکتا ہے۔ پس اس طرف توجہ کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے یہ انسان کے، ایک مومن کے اس مقصد پیدائش کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ عبادتوں کے حق ادا کرو۔ اور عبادت کا حق اسی وقت ادا ہوگا جب اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کی عبادت کی جائے گی۔ یَعْبُدُوْنَ کا لفظ عَبْد سے نکلا ہے اور اس کا مطلب ہے کہ عبادت کا حق ادا کرنے والے اور کامل اطاعت کرنے والے۔ پس عبد ہونے کا حق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے اور اس کے حکموں کی کامل اطاعت کرنا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عبودیت اور ربوبیت میں ایک گہرا تعلق رکھا ہے اور اس تعلق اور رشتہ کو قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نماز بنائی ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 371) پس اس رشتہ کو قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس بات کو ہم میں سے ہر ایک کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر نماز کے حق ادا نہیں کر رہے تو عبد ہونے کا بھی حق ادا نہیں کر رہے۔ اگر نماز اس کے تمام لوازمات کے ساتھ ادا کرنے کی، اپنے لئے یا اپنی اولاد کے لئے فکر نہیں ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کو ربّ کہنے کا دعویٰ بھی صرف منہ کی باتیں ہیں۔ پس ہمیں بہت فکر سے اپنی نمازوں کی فکر ہونی چاہئے تا کہ ہم عبد ہونے کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا بھی صحیح ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔ ہمیں اپنے مقصد پیدائش کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس آیت کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

''میں نے جنّ اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رُو سے اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی

بنایا ہے تو ساتھ ہی ایک مقصد بھی بنایا ہے۔ یہ نہیں کہ باقی جانوروں کی طرح پھرتے رہو، کھاؤ پیو سوؤ اور ختم ہو گیا قصہ۔ یا دنیا کما لی اور بہت ہو گیا۔ فرماتے ہیں ''خواہ کوئی انسان اس مدّعا کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدّعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے۔'' (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 414) خدا میں فانی انسان اسی وقت ہو سکے گا، خدا کی معرفت اسی وقت پیدا ہوگی جب ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والا ہوگا۔

پھر ایک موقع پر اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کے لئے پیدا ہوا جیسا کہ فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ (الذاریات:57) اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور مخفی در مخفی اسباب سے اسے اپنے لئے بنایا ہے۔'' یعنی اللہ تعالیٰ کی معرفت پیدا کرنے کی انسان کو صلاحیت دی ہوئی ہے۔ یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا کہ میری معرفت حاصل کرو اور صلاحیت نہیں ہے۔ صلاحیت ہے۔ انسان خود اپنی کمزوریوں کی وجہ سے ان صلاحیتوں کو یا دوسری ترجیحات کی وجہ سے ان صلاحیتوں کو ضائع کر دیتا ہے۔ فرماتے ہیں:

''اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصل غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا سمجھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دور جا پڑتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی ذمّہ داری ان کے لئے نہیں رہتی۔'' وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتے اس لئے اللہ تعالیٰ بھی اپنے فضل سے انہیں حصہ نہیں دیتا۔ ''وہ

کرو۔ تمہارا ایک عابد ہونے کا پہلو نمایاں ہو جائے، اللہ تعالیٰ کے حقیقی عبد بننے کا پہلو نمایاں ہو جائے۔ فرمایا کہ ''موت کا اعتبار نہیں... تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اُس کی عبادت کرو اور اُس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذّات نہ ہو۔'' فرماتے ہیں ''مَیں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے۔'' فرماتے ہیں ''... میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دُور پڑا ہوا ہے۔'' فرماتے ہیں ''مَیں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل میں یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت اسلام کا منشاء نہیں ہے۔'' اسلام قطعاً یہ نہیں کہتا کہ دنیا کو چھوڑ دو اور جنگلوں میں جا کر بیٹھ جاؤ۔ نہیں۔ فرمایا ''اسلام تو انسان کو چُست، ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے مَیں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو...'' اپنے کاروبار جو ہیں، جس کی جو دنیاوی ذمہ داریاں ہیں ان کے لئے کوشش کرو اور پوری کوشش کرو۔ اور اس کو بھی انتہا تک پہنچانے کی کوشش کرو۔ ان میں ترقی کرو۔ یہ بھی تو مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کی نشانی ہے کہ وہ دنیاوی معاملات میں بھی ترقی کریں گے۔ یہ نہیں کہ مانگنے والے ہاتھ ہی رہیں، کام کرنے کی طرف توجہ نہ ہو، محنت کرنے کی طرف توجہ نہ ہو اور ہر وقت یہی ہو کہ ہماری مدد کی جائے۔ یہ نہیں۔ جو بھی کام ہے انسان کو، ایک حقیقی مومن کو اپنے دنیاوی کاموں کے لئے بھی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ فرماتے ہیں کہ ''حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردّد نہ کرے...'' اس میں محنت نہ کرے، اس کو صحیح طرح استعمال نہ کرے ''... تو اس سے مؤاخذہ ہوگا۔'' اس سے بھی جواب طلبی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دنیاوی سامان دیئے تھے تا کہ اس سے تمہارے

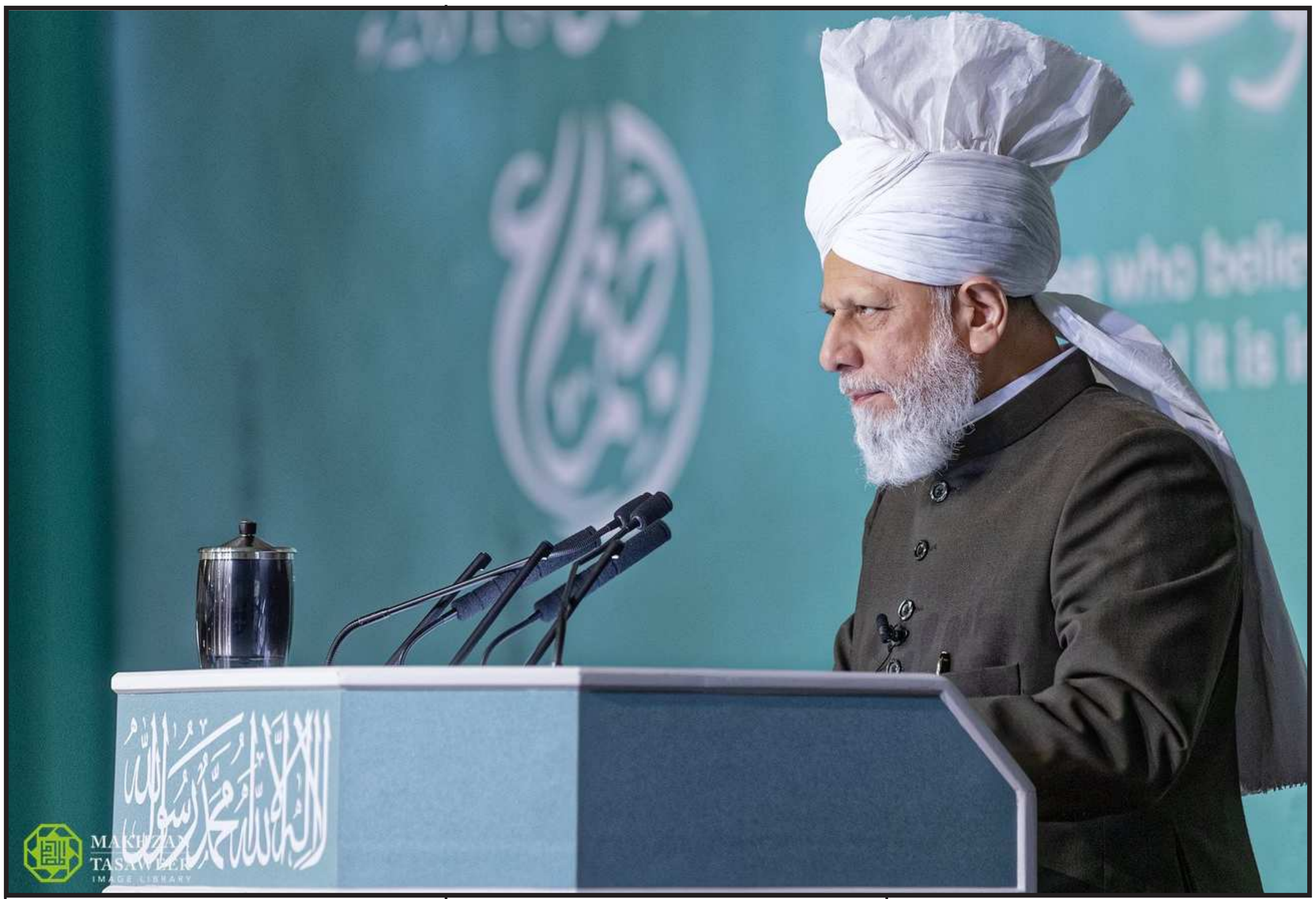

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اجتماع انصاراللہ برطانیہ 2018ء سے اختتامی خطاب فرماتے ہوئے

اندر بہتری پیدا ہو، تمہارے ہاں کشائش پیدا ہو۔ تم اپنے بیوی بچوں کے حق ادا کرنے والے بنو۔ تم جماعت کے حق ادا کرنے والے بنو۔ اگر تم نے اس جائیداد کا صحیح استعمال نہیں کیا، جو کاروبار تھے ان کو صحیح طرح نہیں چلایا، جو محنت جس کی توقع کی جاتی ہے وہ صحیح طرح نہیں کی تو تب بھی اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تمہیں میں نے دنیاوی ساز و سامان، یہ سب کچھ دیا تھا تم نے کیوں ان سے فائدہ نہیں اٹھایا؟

پس فرماتے ہیں ''پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں''، فرمایا ''نہیں اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضاء مقصود ہو۔ اور اُس کے ارادے سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدم نہ کرو۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 181 تا 184) ہاں دنیاوی کاروبار بھی کرنے ہیں اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کے جب وقت آتے ہیں، اس کی عبادت کرنے کے جب وقت آتے ہیں، نمازوں کے اوقات جب آتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی رضا اس وقت یہ ہے کہ اس کی عبادت کرو اور جب وہ عبادت کرلو، وقت پر نمازیں پڑھ لو اور ان کا حق ادا کرتے ہوئے پڑھ لو تو پھر دنیاوی کاموں میں مصروف ہو جاؤ کیونکہ یہی کرنا اللہ تعالیٰ کا ہی حکم ہے۔ پس عبد بننے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی رضا مقصود ہو۔ عبادت بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہو اور حکموں پر چلتے ہوئے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنا بھی اس کو، انسان کو اللہ تعالیٰ کا کامل عبد بناتا ہے جس کے لئے ہر انسان کو، ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک موقع پر اس بارے میں بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ ''جو اس اصل غرض کو مدّنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں، فلاں مکان بنالوں، فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے۔'' جو نیکیاں کرنے کا اجر ہے، جو ثواب ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں جا کے ملنا ہے وہ تو نہیں پھر ملے گا۔ وہ تو دنیا میں ہی ڈوبا ہوا ہے۔ دنیا کماؤ، دنیا کے لئے تردّد کرو، دنیا کے لئے کوشش کرو لیکن اس کے مطابق اور اس حد تک جس حد تک اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

فرماتے ہیں کہ ''انسان کے دل میں خدا (تعالیٰ) کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے۔ جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ قابل قدر شئے ہو جائے گا۔ . .'' خدا کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو حاصل کرنا ہے۔ جب یہ ہوگا تو فرمایا کہ اس وجہ سے پھر انسان ایک قابل قدر شئے ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی قابل قدر ہو جائے گا اور دنیا میں بھی وہ قابل قدر ہوگا۔ ''اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔'' (ملفوظات جلد 7 صفحہ 289)

پس اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش ہمیں کرنی چاہئے نہ کہ دنیاداروں کی طرح زندگی گزاریں جو خدا تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو عبادت کا طریق سکھایا ہے وہ کیا ہے؟ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس طرح اس بارے میں ہمیں یہ طریق اختیار کرنے کے بارے میں فرمایا ہے اور کیا فرمایا ہے؟ آپؑ کے بعض ارشادات میں پیش کرتا ہوں جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ صحیح عبد بننے کا طریق کیا ہے اور عبد بننے کے لئے کیا چیز ضروری ہے۔ اور جو ہم دیکھتے ہیں تو اس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ نماز ہی صحیح عبد بننے کی طرف ہمیں لے جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ صلوٰۃ میں اور دعا میں کیا فرق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اَلصَّلٰوةُ هِيَ الدُّعَاءُ۔ اَلصَّلٰوةُ مُخُّ الْعِبَادَةِ یعنی نماز ہی دعا ہے نماز عبادت کا مغز ہے۔'' فرماتے ہیں ''جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لئے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں۔'' نماز پڑھ رہے ہیں اور صرف اس لئے پڑھ رہے ہیں کہ دنیا ہی مانگنی ہے۔ سارا دن کمائی بھی دنیا کے لئے کرتے رہے، کوشش بھی دنیا کے لئے کرتے رہے، اللہ تعالیٰ کے پاس آئے تو وہاں بھی صرف دنیا ہی مانگتے رہے تو فرماتے ہیں کہ اس کا نام پھر صلوٰۃ نہیں ہے۔ ''لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مدّنظر رکھتا ہے اور ادب، انکسار، تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے۔ تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔'' فرمایا کہ ''اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے۔'' خدا اور انسان کے درمیان تعلق اور رابطہ بڑھے یہ اصل صلوٰۃ ہے، یہ دعا ہے۔ فرمایا کہ ''یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز جو ہے وہ اس کو فحشاء سے اور منکر سے ہٹاتی ہے۔ تو تبھی ہٹائے گی جب یہ سوچ ہو گی، اس سوچ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو گا۔

فرمایا کہ ''اصل بات یہی ہے کہ انسان رضائے الٰہی کو حاصل کرے۔ اس کے بعد روا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دعا کرے۔'' پہلے رضائے الٰہی، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرو۔ نیکیاں کرنے کی توفیق مانگو۔ اُس کے حکموں پر چلنے کی توفیق مانگو۔ اُس سے، خدا سے خدا کو مانگو پھر دنیاوی ضروریات کے لئے بھی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان میں بھی برکت ڈالے تو دنیاوی کاموں میں برکت پڑے گی اور مقصد بھی پورا ہو جائے گا۔ فرمایا کہ ''یہ اس واسطے روا رکھا گیا ہے کہ دنیوی مشکلات بعض دفعہ دینی معاملات میں حارج ہو جاتے ہیں۔'' بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ دنیاوی مشکلات میں پڑتے ہیں تو دینی معاملات میں بھی حارج ہو جاتے ہیں کہ ایمان کمزور ہوتا ہے۔ فرمایا ''خاص کر خامی اور کچ پنے کے زمانے میں یہ امور ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں۔ صلوٰۃ کا لفظ پُرسوز معنے پر دلالت کرتا ہے۔'' مزید اس کے بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ ''صلوٰۃ کا لفظ پُرسوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے۔ . .'' آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے، گرم آگ پہ ہاتھ رکھے یا اس کی گرمی بھی محسوس ہو جائے، قریب لے جاؤ ہاتھ کو یا کوئی بھی جسم کا حصہ تو وہاں سوزش پیدا ہو جائے گی تو فرمایا کہ صلوٰۃ کو بھی ایسی چیز ہے کہ اس سے سوزش پیدا ہونی چاہئے۔ فرمایا کہ ''ویسی ہی گدازش دعا میں پیدا ہونی چاہئے۔ جب ایسی حالت کو پہنچ جائے جیسے موت کی حالت ہوتی ہے تب اس کا نام صلوٰۃ ہوتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 7 صفحہ 367-368)

پس ایسی نمازیں ہیں جن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے توقع رکھتے ہیں۔ اور جب ایسی گدازش والی اور پرسوز نمازیں ہوں گی تو پھر یہ شکوہ نہیں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ ہماری سنتا نہیں ہے یہ ہم نے بہت دعائیں کیں۔ فلاں مقصد کے لئے دعائیں کیں۔ مقصد صرف دنیاوی ہے تو پھر وہ حالت پیدا نہیں ہو گی جس حالت میں اللہ تعالیٰ بندے کی سنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بہت سے ایسے ہیں جن کی نمازوں میں گدازش ہے۔ ان کی نمازوں سے ان میں سوزش پیدا ہوتی ہے۔ ان کو نمازوں میں سرور اور مزہ آتا ہے۔ اور انہیں کوئی شکوہ نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ ہماری سنتا نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوتے ہیں۔ کبھی ان کا سرور کم نہیں ہوتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد عبادتوں میں سرور آنے اور مزہ آنے کا ذکر تو بہت سے نئے آنے والے بھی اب کرنے لگ گئے ہیں جن کو بیعت میں آئے کچھ عرصہ ہی ہوا ہے۔ چنانچہ بینن سے ہی وہاں کے لوکل مشنری لکھتے ہیں کہ میرے ریجن کے ایک نومبائع احمدی ادریس صاحب ہیں۔ احمدیت قبول کرنے سے پہلے مسلمان ہی تھے۔ ادریس صاحب نے پانچ ماہ قبل احمدیت قبول کی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ احمدیت قبول کرنے سے پہلے بھی مسلمان تھا۔ نمازیں بھی پڑھتا تھا بلکہ تہجد بھی پڑھا کرتا تھا لیکن نمازوں میں مجھے سرور اور لذت نہیں ملتی تھی۔ وہ گدازش پیدا نہیں ہوتی تھی، وہ سوزش پیدا نہیں ہوتی تھی لیکن جب سے میں احمدی ہوا ہوں بالکل کایا پلٹ گئی ہے۔ نمازوں میں سرور اور لذت پاتا ہوں۔ اب میری نمازوں کا مزہ ہی اور ہو گیا ہے۔

پس جب اللہ تعالیٰ کی معرفت انسان کو ملتی ہے اور دعاؤں میں درد پیدا ہوتا ہے تو پھر سرور بھی آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سوزش اور گدازش والی نمازوں کی حالت کو پیدا کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''جس طرح بہت دھوپ کے ساتھ آسمان پر بادل جمع ہو جاتے ہیں اور بارش کا وقت آ جاتا ہے ایسا ہی انسان کی دعائیں ایک حرارت ایمانی پیدا کرتی ہیں اور پھر کام بن جاتا ہے۔'' فرمایا ''نماز وہ ہے جس میں سوزش اور گدازش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے۔'' عاجزی ہوتی ہے، ایک حرارت پیدا ہوتی ہے۔ ایک درد پیدا ہوتا ہے اور پھر جو نماز کے آداب ہیں یا عاجزی کی انتہا، اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو رہے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ کے حضور کھڑا ہوتا ہے تو پھر ایک حقیقی حالت نماز کی پیدا ہوتی ہے۔ فرمایا کہ ''جب انسان بندہ ہو کر لاپرواہی کرتا ہے تو خدا

کی ذات بھی غنی ہے۔ ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔ ایمان کی جڑ بھی نماز ہے۔'' فرمایا ''ایمان کی جڑ بھی نماز ہے۔ بعض بیوقوف کہتے ہیں کہ خدا کو ہماری نمازوں کی کیا حاجت ہے؟'' فرمایا کہ ''اے نادانو! خدا کو حاجت نہیں مگر تم کو حاجت ہے کہ خدا تعالیٰ تمہاری طرف توجہ کرے۔'' فرماتے ہیں ''خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں۔ نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے اور ذریعہ حصول قرب الٰہی ہے۔'' (ملفوظات جلد 7 صفحہ 378)

پس اللہ تعالیٰ کو ہماری ضرورت نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے کہا تو اس لئے کہا کہ ہم پر اس نے احسان کیا ہے کہ ہم اس کے قریب ہوں گے تو دین بھی پائیں گے اور دنیا بھی پائیں گے۔ بہت سے نمازیوں کی ظاہری حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ

''بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہو گا کہ ان کے اندر دہریت ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔'' اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنی ہے تو وہ بھی دعا کے ذریعہ سے مانگو۔ ''بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہو گا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔'' یقین کامل اس وقت حاصل ہو گا، معرفت اس وقت حاصل ہو گی جب یہ خوف ہو کہ کہیں اللہ تعالیٰ سے جب میں نے تعلق کاٹا، اس کے حق ادا نہ کئے، اس کے حکموں پر نہ چلا، اس کا صحیح عبد بننے کی کوشش نہ کی تو میری موت ہے۔ یہی حقیقی موت ہے۔ جب یہ احساس پیدا ہو گا تب پھر معرفت کے لئے پرسوز دعائیں بھی ہوں گی۔

فرماتے ہیں ''گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔'' صرف دعا سے گناہ سے نہیں بچا جاتا، تدبیریں بھی ضروری ہیں۔ ''اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو۔'' ایک طرف تو انسان دعائیں مانگ رہا ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی معرفت عطا کر اور اس میں مَیں ترقی کروں اور تیرا صحیح عبد بنوں۔ دوسری طرف مجلسیں ایسی ہیں جن میں گناہ کی تحریک ہو رہی ہے۔ ٹی وی پر بیٹھے ہوئے ہیں، غلط قسم کی فلمیں دیکھ رہے ہیں۔ عورتوں کی طرف سے، بچوں کی طرف سے انصار اللہ کی عمر کے لوگوں کی رپورٹیں مجھے آتی ہیں کہ غلط پروگرام دیکھ رہے ہیں یا بعض مجالس میں بیٹھے ہیں، گپیں مار رہے ہیں، اس قسم کے اعتراضات کر رہے ہیں۔ بعض لوگ نظام پہ اعتراض کر رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی چغلیاں کر رہے ہیں۔ تو یہ ساری مجالس جو ہیں اگر ان میں بیٹھنا نہیں چھوڑو گے تو معرفت بھی حاصل نہیں ہو گی۔

فرماتے ہیں کہ ''مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو...'' یہ ترک بھی کرو اور دعا بھی کرتے رہو کہ معرفت اللہ تعالیٰ عطا فرمائے ''اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضاء و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ برطانیہ 2018ء سے اختتامی خطاب فرما رہے ہیں

جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔'' فرمایا ''نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے...'' ایک دو تین نمازیں نہیں، پانچ وقت نماز ادا کی جاتی ہے ''اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اسے محفوظ نہ رکھے گا تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہو گی۔'' نمازیں بھی، پانچوں وقت نمازیں کوشش کرنی ہے کہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے تا کہ حقیقی نماز ہو۔ فرماتے ہیں کہ ''نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانۂ الوہیت پر گر پڑے۔'' ایسے دل میں احساس پیدا ہو، سوز پیدا ہو، گدازش پیدا ہو، جذبات پیدا ہوں، رقت پیدا ہو کہ اس حالت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور گر پڑو۔ فرمایا کہ ''جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرّع سے دعا مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دور ہوں۔'' یہ بھی دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ میرے اندر اتنی کمزوریاں، اتنی شوخیاں ہیں، نفس کے گناہ ہیں ان کو بھی دور فرما اور اپنی معرفت عطا فرما۔ مجھے حقیقی عبد بنا۔ فرمایا کہ ''اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے۔ اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفس امّارہ کی شوخی کم ہو گئی ہے۔ جیسے اژدہا میں ایک سمّ قاتل ہے۔ اسی طرح نفس امّارہ میں بھی سمّ قاتل ہوتا ہے اور جس نے اسے پیدا کیا اسی کے پاس اس کا علاج ہے۔'' (ملفوظات جلد 7 صفحہ 123)

پس نفس تو بار بار برائی کی طرف بلاتا ہے، برائی پر مجبور کرتا ہے اس لئے اس کو قتل کرنے کے لئے، اس کو مارنے کے لئے جس طرح سانپ اور اژدہا کو مارنا ہے اللہ تعالیٰ کو ہی تلاش کرنا پڑے گا۔ پس اس پہلو کو ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''پانچ وقت اپنی نمازوں میں دعا کرو۔ اپنی زبان میں بھی دعا کرنی منع نہیں ہے۔ نماز کا مزا نہیں آتا جب تک حضور نہ ہو۔'' جب تک کہ پوری طرح توجہ نہ ہو۔ ''اور حضور قلب نہیں ہوتا جب تک عاجزی نہ ہو۔'' اپنے اندر عاجزی پیدا کرو تبھی دل کی پوری توجہ بھی پیدا ہو گی۔ ''عاجزی جب پیدا ہوتی ہے جو یہ سمجھ آ جائے کہ کیا پڑھتا ہے اس لئے اپنی زبان میں اپنے مطالب پیش کرنے کے لئے جوش اور اضطراب پیدا ہو سکتا ہے۔'' عاجزی تبھی پیدا ہو گی جب انسان الفاظ جو دہرا رہا ہے پتہ بھی تو ہو کہ مَیں کہہ کیا رہا ہوں۔ جب یہ پتہ ہو گا تبھی زبان کے الفاظ کے ساتھ دل کی کیفیات بھی بدلیں گی، دماغ بھی پوری طرح متوجہ ہو گا، اضطراب پیدا ہو گا۔ فرمایا ''مگر اس سے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہئے کہ نماز کو اپنی زبان ہی میں پڑھو۔'' یہ بھی مطلب نہیں کہ نماز کی وہ ساری باتیں جو عربی کے الفاظ ہیں یا مسنون دعائیں ہیں ان کو بھی اپنے الفاظ میں پڑھو۔ ''نہیں میرا یہ مطلب ہے کہ مسنون ادعیہ اور اذکار کے بعد اپنی زبان میں بھی دعا کیا کرو۔ ورنہ نماز کے ان الفاظ میں خدا نے ایک برکت رکھی ہوئی ہے۔ نماز دعا ہی کا نام ہے اس لئے اس میں دعا کرو کہ وہ تم کو دنیا اور آخرت کی آفتوں سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر ہو۔ اپنے بیوی بچوں کے لئے بھی دعا کرو۔ نیک انسان بنو۔ اور ہر قسم کی بدی سے بچتے رہو۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 146)

باجماعت عبادتوں کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ عبادتوں کے ساتھ اس مذہب کے ماننے والے مسلمان ایک امّت واحدہ بن جائیں اور باجماعت عبادتیں اور دعائیں جب اکٹھی ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچتی ہیں تو پھر ان کی قبولیت کا بھی ایک اور درجہ ہوتا ہے۔ اور پھر وہ انقلاب پیدا کرتی ہیں۔ اور اگر ہم نے انقلاب لانا ہے تو اس طرف ہمیں توجہ کرنی ہو گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

''اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بنا دے۔ اس کا نام وحدت جمہوری ہے جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے۔'' وحدت جمہوری ہو گی، ایک قوم بنے گی تو بہت سے انسان اکٹھے ہو کر ایک انسان کے حکم میں آ جائیں گے، ایک روح سمجھی جائیگی، ایک جسم سمجھا جائے گا۔ فرمایا ''مذہب سے بھی یہی منشا ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔ یہ نمازیں باجماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں تا کہ کُل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے۔ اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دیوے حتیٰ کہ حج بھی اس لئے ہے۔ اس وحدت جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتدا اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے کہ اوّل یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلّہ والے پانچ وقت نمازوں کو باجماعت محلّہ کی مسجد میں ادا کریں تا کہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو۔ اور انوار مل ملا کر کمزوری کو دور کر دیں۔'' مسجد میں جانا ہے، پانچ نمازیں پڑھنی ہیں تو وہ بھی اس لئے جانا چاہئے، اس نیت سے جانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی ہے اور ہم نے ایک بننے کی کوشش کرنی ہے۔ یہ نہیں کہ مسجدوں میں بھی جائیں اور دل بھی پھٹے ہوں اور لڑائیاں بھی ہو رہی ہوں۔ فرمایا کہ ''...بل ملا کر کمزوری کو دور کر دیں اور آپس میں تعارف ہو کر انس پیدا ہو جاوے۔ تعارف بہت عمدہ شے ہے کیونکہ اس سے انس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے۔ حتیٰ کہ تعارف والا دشمن ایک ناآشنا دوست سے بہت اچھا ہوتا ہے کیونکہ جب غیر ملک میں ملاقات ہو تو تعارف کی وجہ سے دلوں میں انس پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ کینہ والی زمین سے الگ ہونے کے باعث بغض جو کہ عارضی شے ہوتا ہے وہ تو دور ہو جاتا ہے اور صرف تعارف باقی رہ جاتا ہے۔'' دشمن بھی بعض دفعہ دوسرے ملکوں میں جا کر ایک ہو جاتے ہیں۔ آپس میں اگر کسی وجہ سے اختلافات بھی ہوں تو ایک ملک کے اگر دوسرے ملک میں جاتے ہیں، جب اپنے

قوم کے لوگ نہیں ملتے تو پھر ایک دوسرے پر ہی انحصار کرنا ہوتا ہے اور اس میں پھر دوستی اور تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔

فرمایا کہ ”پھر دوسرا حکم یہ ہے کہ جمعہ کے دن جامع مسجد میں جمع ہوں کیونکہ ایک شہر کے لوگوں کا ہر روز جمع ہونا تو مشکل ہے اس لئے یہ تجویز کی کہ شہر کے سب لوگ ہفتہ میں ایک دفعہ مل کر تعارف اور وحدت پیدا کریں۔ آخر کبھی نہ کبھی تو سب ایک ہو جاویں گے۔ پھر سال کے بعد عیدَین میں یہ تجویز کی کہ دیہات اور شہر کے لوگ مل کر نماز ادا کریں تا کہ تعارف اور اُنس بڑھ کر وحدت جمہوری پیدا ہو۔ پھر اس طرح تمام دنیا کے اجتماع کے لئے ایک دن عمر بھر میں مقرر کر دیا کہ مکہ کے میدان میں سب جمع ہوں۔ غرضکہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ آپس میں الفت اور اُنس ترقی پکڑے۔“

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 129–130)

اب اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس کا یہ اُنس اور محبت جو اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے، امّت مسلمہ کو ایک واحد قوم بنانا چاہتا ہے، ایک حقیقی مومن میں پیدا کرنا چاہتا ہے اس کے لئے اس سوچ کے ساتھ انسان کو اپنی نمازوں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے، پانچ وقت نمازوں کے لئے بھی اور جمعہ کے لئے بھی اور عیدین کے لئے بھی مسجد میں آنا چاہئے۔

پھر ہمیں اس زمانے میں دینی مجالس منعقد کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے جلسوں اور اجتماعوں کے انعقاد کے بھی انتظام فرما دیئے ہوئے ہیں۔ یہاں ہم اکٹھے ہوتے ہیں اس لئے کہ دینی باتیں بھی سنیں، اکٹھے ہو کر نمازیں بھی پڑھیں، محبت اور انس پیدا ہو۔ تو یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ایک زائد چیز ہم میں پیدا فرما دی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا ہمیں شکر گزار ہونا چاہئے۔ اور اس شکر گزاری کرنے کا حق یہ ہے، شکر گزاری کرنے کا حقیقی طریق یہی ہے کہ پھر اپنے دلوں میں ایسی محبت پیدا کریں اور یہ عہد کریں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا صحیح عبد بننے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کریں گے اور بندوں کے بھی حق ادا کریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔ پھر آپ نماز کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ دین کو درست کرتی ہے، اخلاق کو درست کرتی ہے، دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔ لذّات جسمانی کے لئے تم لوگ ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہو پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور اگر نمازیں پڑھنے والا ہو تو یہ مفت کا بہشت ہے جو انسان کو ملتا ہے۔ فرماتے ہیں قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے۔ ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ دنیا کی جنت کیا ہے؟ فرمایا اور وہ نماز کی لذت ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 370–371) نماز میں لذت آئے گی تو سمجھو تمہیں دنیا کی جنت مل گئی۔ کس طرح نمازیں پڑھنے والوں میں یہ انقلاب پیدا ہوتا ہے۔ کس طرح ان کو یہ سرور حاصل ہوا اور دنیا کی جنت حاصل کرنے والے بنتے ہیں۔ جماعت میں بہت سارے ایسے لوگ ہیں بلکہ ان کو دیکھ کر ان کے بچوں کی بھی حالت بدل گئی ہے۔ وہ بھی اس دنیاوی جنت کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک مثال میں آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔

بینن کی ایک جماعت کے لوکل مشنری نے لکھا کہ ایک دوست ہیں لافیا عبدالمومن صاحب۔ انہوں نے بتایا کہ میں ایک پیدائشی مسلمان ہوں لیکن نماز وغیرہ کی طرف توجہ نہیں تھی اور اسی وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ میرے بچے بھی خصوصاً میری چھوٹی بیٹی تو بالکل اسلام سے دور تھی۔ میرا اپنا ہی نمونہ ٹھیک نہیں تھا اس لئے میں جو بھی نصیحت کرتا وہ نصیحت اثر نہیں کرتی تھی۔ لیکن جب میں نے احمدیت قبول کی تو میرے اندر بھی تبدیلی آئی اور اب خدا کا شکر ہے کہ میری بیٹی نہ صرف اسلام سے محبت رکھتی ہے بلکہ باقاعدہ جماعتی پروگراموں میں شمولیت کرتی ہے اور ہم سب کی نمازوں کی طرف بھی پہلے سے بڑھ کر توجہ پیدا ہو گئی ہے بلکہ حقیقی توجہ پیدا ہو گئی ہے۔ تو دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کے بعد نہ صرف اپنی اصلاح ہوئی بلکہ بچوں کی بھی اصلاح ہو گئی۔ پس ہم میں سے ہر ایک کا نمونہ جو ہے وہ اپنے گھر والوں کی اصلاح کے لئے ضروری ہے اور یہ نمونہ دکھانا انصار اللہ کا کام ہے اور یہی حقیقی انصار اللہ ہونے کا مقصد ہے۔

دعاؤں اور عبادتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

”انسانوں میں سے بھی جو سب سے زیادہ قابل قدر ہے اسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں۔۔۔“ کون قابل قدر ہیں؟ ”وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا سچا تعلق رکھتے اور اپنے اندرونہ کو صاف رکھتے ہیں۔“ اندر باہر ایک ہیں۔ اپنے اندرونے کو بھی صاف رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے ایک حقیقی تعلق ہے۔ صرف منہ سے نہیں کہتے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے پیار اور محبت ہے، ہم اللہ تعالیٰ کے عبد ہیں بلکہ دل بھی ان کی اس بات کی گواہی دے رہے ہوتے ہیں اور ان کا ہر عمل اس بات کی گواہی دے رہا ہوتا ہے اور فرمایا ”اور نوع انسان کے ساتھ خیر اور ہمدردی سے پیش آتے ہیں۔“ ان کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور خیر سے پیش آتے ہیں۔ ان کے لئے بھلائی دکھاتے ہیں ”اور خدا کے سچے فرمانبردار ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ (الفرقان:78)“ یعنی تُو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا۔ فرمایا کہ ”اس کے مفہوم مخالف سے صاف پتہ لگتا ہے کہ وہ دوسروں کی پرواہ کرتا ہے اور وہ وہی لوگ ہوتے ہیں جو سعادتمند ہوتے ہیں۔“ یعنی کہ فرمایا اس کا مطلب یہی ہے کہ جب تم دعا کرو گے تو میں تمہاری پرواہ کروں گا اور جب اللہ تعالیٰ پرواہ کرتا ہے تو ان کو ایک خاص مقام مل جاتا ہے۔ اور فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے والے اور اس کے آگے جھکنے والے اور دعاؤں کا حق ادا کرنے والے لوگ ہیں جو حقیقی سعادتمند لوگ ہیں۔ ”وہ تمام کسریں ان کے اندر سے نکل جاتی ہیں جو خدا سے دور ڈال دیتی ہیں۔ اور جب انسان اپنی اصلاح کر لیتا ہے اور خدا سے صلح کر لیتا ہے تو خدا اس کے عذاب کو بھی ٹلا دیتا ہے۔ خدا کو کوئی ضد تو نہیں۔ چنانچہ اس کے متعلق بھی صاف طور پر فرمایا ہے۔ مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ۔ (النساء:148) یعنی خدا نے تم کو عذاب دے کر کیا کرنا ہے اگر تم دیندار ہو جاؤ۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 395)

پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والوں میں جو انقلاب پیدا ہوا اس کی اَور ایک مثال دیتا ہوں میں۔ تنزانیہ مشرقی افریقہ کا ملک ہے وہاں کا ایک ریجن شیانگا ہے۔ اس کے معلّم لکھتے ہیں کہ ایک نئے گاؤں اگیمبیا (Igembya) میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اس گاؤں میں اکثریت لامذہب کی ہے جہاں جماعت کا قیام عمل میں آیا وہ لوگ مذہب کو مانتے ہی نہیں۔ ان میں سے اکثر لوگوں کا مشغلہ شراب نوشی ہے۔ ہر وقت شراب میں دھت ہیں، جوأ کھیلتے ہیں اور دوسری برائیاں بھی ان میں عام ہیں۔ کوئی برائی نہیں جو ان میں نہ ہو۔ کہتے ہیں وہاں جب تبلیغ کے لئے ہم گئے اور گاؤں کی حالت کا اندازہ لگایا تو ہمارا خیال تھا کہ شاید ہمیں کوئی خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو گی۔ یہ دنیا میں دھت لوگ ہیں۔ شراب میں، نشہ میں ڈوبے ہوئے جوأ کھیلنے والے سب برائیوں میں ملوث، اِنہوں نے ہماری دین کی اور مذہب کی اور خدا کی بات کیا سننی ہے۔ ہم نے سوچ لیا تھا کہ شاید کوئی کامیابی نہیں ہو گی بلکہ وہ ہماری بات سننا بھی گوارہ نہ کریں۔ کامیابی تو دور کی بات ہے شاید ہماری بات سننا بھی گوارہ نہ کریں۔ کہتے ہیں بہرحال جب ہم نے تبلیغ کی تو انہی میں سے لوگوں نے نہ صرف اسلام احمدیت کا پیغام سنا بلکہ کافی لوگوں نے اسی وقت بیعت کر کے اسلام اور احمدیت کو قبول کر لیا۔ پھر بیعت کرنے والوں میں ایسی تبدیلی رونما ہوئی کہ پہلے تو ان کا اَور کوئی شغل ہی نہ تھا دنیا داری میں پڑے ہوئے تھے، نشہ میں پڑے ہوئے، جوأ کھیلنے میں پڑے ہوئے تھے لیکن ان میں سے بعض لوگوں میں ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ چار کلو میٹر دور ایک قریبی جماعت تھی کِڈانڈا (Kidanda) اس میں جمعہ ادا کرنے کے لئے مسجد میں پہنچتے تھے۔ کیونکہ نئی جماعت تھی وہاں ان کی اپنی جگہ مسجد نہیں تھی تو سفر کر کے ہر جمعہ کو جمعہ ادا کرنے پہنچتے تھے۔ اور ان کی اسلام کے اندر دلچسپی اور ان کے اندر تبدیلی دیکھ کر پھر وہاں ایک عارضی مسجد بھی بنائی گئی اور اب مسجد بننے کے بعد باقاعدہ وہاں نماز باجماعت کا آغاز ہو گیا ہے۔ وہی لوگ جو نشوں میں ڈوبے ہوئے تھے وہی لوگ جو شرابی تھے وہی لوگ جو جوأ کھیلنے میں ہر وقت مصروف رہتے تھے وہی لوگ جو دوسری برائیوں میں ملوث تھے اب وہ پانچ وقت مسجد میں نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ تو یہ انقلاب ہے جو بیعت کرنے کے بعد ان لوگوں میں پیدا ہوا۔

اب دنیا میں نئی جماعتیں بن رہی ہیں اور نئی جماعتیں بن کر پھر مسجدیں بنا کر انہیں بھرنے کی کوشش کر رہی ہیں اور یہ ہمارے لئے ایک بڑا سوچنے کا مقام ہے۔ آپ کی اکثریت یہاں جو میرے سامنے بیٹھی ہے اس میں اکثر جو ہیں وہ اس وجہ سے یہاں ان مغربی ممالک میں آئے ہیں کہ ہماری عبادتوں پر پابندی تھی۔ ہمیں کھل کر عبادت کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ ہمیں کھل کر اپنے آپ کو مسلمان کہنے کی اجازت نہیں تھی۔ ہمیں اسلامی احکامات پر عمل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ہمیں کھل کر اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی اجازت نہیں ہے اور ان تنگیوں کی وجہ سے ہم یہاں آئے ہیں تو اس کے بعد تو کس قدر یہ حق بنتا ہے بلکہ فرض بنتا ہے ہمارا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے ہوں اور اس کے حکموں کے مطابق چلنے والے ہوں، اپنی مسجدوں کو آباد کرنے والے ہوں۔ اگر ہم یہ نہیں کریں گے، عبادت کا حق ادا نہیں کریں گے، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر نہیں چلیں گے اس کا صحیح عبد نہیں بنیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی بے نیاز ہے۔ یہ بات بھی ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی کوئی کسی سے رشتہ داری نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”ان کو کہہ دے کہ اگر تم نیک چلن انسان نہ بن جاؤ اور اس کی یاد میں مشغول نہ رہو تو میرا خدا تمہاری زندگی کی پروا کیا رکھتا ہے۔ اور سچ ہے کہ جب انسان غافلانہ زندگی بسر کرے اور اسکے دل پر خدا کی عظمت کا کوئی رعب نہ ہو اور بے قیدی اور دلیری کے ساتھ اس کے تمام اعمال ہوں تو ایسے انسان سے ایک بکری بہتر ہے جس کا دودھ پیا جاتا ہے اور گوشت کھایا جاتا ہے اور کھال بھی بہت سے کاموں میں آ جاتی ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 543)

پھر وہ جانور انسانوں سے زیادہ بہتر بن جاتا ہے جو حلال جانور ہے۔ پس بہت غور اور فکر کا مقام ہے۔ ہمیں ہر وقت اس بارے میں سوچنا چاہئے۔ صرف نعرے لگانے سے اسلام فتح نہیں ہو گا۔ صرف نعرے لگانے سے ہماری اصلاح نہیں ہو گی۔ صرف نعرے لگانے سے ہماری اگلی نسلوں میں احمدیت اور اسلام کا حقیقی پیغام جاری نہیں رہے گا بلکہ اس کے لئے کوشش کرنی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے ہمیں محنت کرنی پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عبادتوں کا صحیح حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کی معرفت ہمیں پیدا ہو۔ نہ صرف اپنی اصلاح کرنے والے ہوں بلکہ اپنے بچوں کے لئے بھی نمونہ بن جائیں۔

آجکل دنیا جس تیزی سے خدا تعالیٰ کو بھلا رہی ہے اس کی اصلاح صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی کر سکتی ہے جن کو اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں بھیجا ہے۔ اگر پرانے احمدی اس اہمیت کو نہیں سمجھیں گے اور یہاں آ کر شکر گزاری کے بجائے دنیا میں ڈوب جائیں گے، اپنے بچوں کے لئے مثالیں قائم نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ اَور مخلصین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرما دے گا اور دنیا میں ہر جگہ عطا فرما رہا ہے۔ پھر وہی لوگ ہوں گے جو دین کا عَلم اور جھنڈا اٹھانے والے ہوں گے۔ حقیقی انصار اللہ ہوں گے۔

پس اس بات کو ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ اگر ان لوگوں میں شامل ہونا ہے اور اپنی نسلوں کو ان لوگوں میں شامل کرنا ہے جن کی اللہ تعالیٰ پرواہ کرتا ہے تو پھر اپنی نمازوں کی، اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

.................................

دعا کے بعد حضورِ انور نے فرمایا:

”لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مَیں ایک وضاحت بھی کرنا چاہتا ہوں صبح لجنہ اماء اللہ کے سیشن میں شامل ہوا تھا وہاں جو رپورٹ پڑھی تھی اس میں انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا تھا کہ 3500 حاضری ہے، اور ایک دن پہلے کی حاضری 3900 بتائی تھی۔ کچھ گھبراہٹ میں یا عاجزی میں صدر صاحبہ سے کچھ غلطی ہو گئی ان کی اصل حاضری اُس وقت جس سیشن میں مَیں شامل ہوا ہوں 5528 تھی جو گزشتہ سال سے بہت زیادہ ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان حاضریوں کو صرف حاضریوں تک ہی نہ رکھے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے کہ حقیقی انقلاب ہم سب میں پیدا ہو۔ جزاك الله۔

السلام علیکم ورحمة الله

## بقیہ: انٹرنیشنل ریفریشر کورس دارالقضاء۔۔۔ازصفحہ 1

دارالقضاء کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر ناظم صاحب دارالقضاء ربوہ کی جانب سے قاضی صاحبان کے لئے ایک عالمی ریفریشر کورس منعقد کروانے کی تجویز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش کی گئی جسے حضور انور نے ازراہ شفقت قبول فرمایا۔ حضور انور نے اس ریفریشر کورس کے لئے 19 اور 20 جنوری 2019ء کی تاریخیں منظور فرمائیں اور ریفریشر کورس کے شاملین کی مہمان نوازی کی ذمہ داری جماعت احمدیہ یوکے کے سپرد کی۔ یوکے جماعت نے ایک انتظامی کمیٹی مکرم صدر صاحب قضاء بورڈ یوکے کی سربراہی میں تشکیل دی۔ اس کمیٹی میں ناظم دارالقضاء یوکے مکرم رشید احمد زاہد صاحب، نائب ناظم دارالقضاء یوکے مکرم ناصر محمود خان صاحب، مربی سلسلہ دارالقضاء یوکے مکرم سلمان احمد قمر صاحب اور قاضی سلسلہ یوکے مکرم ظہیر احمد خان صاحب شامل تھے۔

پروگرام کا ابتدائی حصہ ناظم صاحب دارالقضاء مرکزیہ پاکستان نے تجویز کیا اور پھر آپس میں کانفرنس کال کے ذریعہ تمام انتظامی امور کو زیر بحث لانے کے لئے میٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ مرکزی قضاء بورڈ کا لوگو استعمال کر کے اس پروگرام میں استعمال ہونے والے سٹیج کا بیک گراؤنڈ تیار کیا گیا۔

اس پروگرام کے انتظامات کو حتمی شکل دینے کے لئے ریفریشر کورس کی انتظامیہ کمیٹی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ ملاقات حاصل کیا جس میں دیگر امور کے ساتھ ساتھ مہمانان کی رہائش وغیرہ کے انتظامات پر بھی رہنمائی حاصل کی گئی۔ یہ سارے انتظامات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توجہ اور راہنمائی سے بخیر وخوبی انجام پائے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

ریفریشر کورس میں شمولیت اختیار کرنے کے لئے دنیا بھر سے تشریف لانے والے مہمانوں کی رہائش کے لئے مسجد فضل کے گردونواح میں موجود جماعتی گیسٹ ہاؤسز کو حاصل کیا گیا تھا جبکہ ریفریشر کورس کی تمام تر کارروائی مسجد بیت الفتوح میں ہوئی۔ کارروائی کا زیادہ تر حصہ طاہر ہال میں جبکہ مجلس سوال و جواب مسجد بیت الفتوح کے اندرونی ہال میں منعقد ہوئی۔ اس ریفریشر کورس کو کامیاب کرنے کے لئے خدام الاحمدیہ یوکے اور جامعہ احمدیہ یوکے کے طلباء نے بھی ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔

## 19 جنوری، پہلے دن کی کارروائی

### پہلا اجلاس

پروگرام کا باقاعدہ آغاز 19 جنوری بروز ہفتہ صبح دس بجے سے کچھ پہلے مکرم صدر قضاء بورڈ مرکزیہ پاکستان مکرم سردار محمد رانا صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم حافظ محمد ظفر اللہ عاجز صاحب (قاضی سلسلہ یوکے) نے آیت دَین (البقرہ:283) کی تلاوت اور تفسیر صغیر سے اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد پہلی تقریر ناظم دارالقضاء پاکستان مکرم حافظ راشد جاوید صاحب نے پیش کی۔ آپ نے ''دارالقضاء کی سوسالہ تاریخ کا مختصر جائزہ'' پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ تاریخی

انٹرنیشنل ریفریشر کورس دارالقضاء کا پہلا روز، ابتدائی اجلاس (19 جنوری 2019ء)

اعتبار سے قضاء کے نظام کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1۔ رسول اللہ ﷺ سے قبل نظام قضاء۔
2۔ رسول اللہ ﷺ کے دور کے بعد نظام قضاء۔
3۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد نظام قضاء۔

پھر آپ نے ان تینوں ادوار میں جاری نظام کی کچھ تفصیل پیش کی اور بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد قضاء کے نظام کی مضبوطی پر روشنی ڈالتے ہوئے ذکر کیا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یکم جنوری 1919ء میں باقاعدہ قضاء کا نظام قائم فرمایا۔ پہلے ناظم قضاء یا انچارج قضاء حضرت میر محمد اسحاق صاحب ؓ تھے۔ یہ نظام حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں اور رہنمائی سے دن دگنی ترقی کرتا رہا۔ پھر 20 اکتوبر 1939ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ نے اپیل سننے کے لئے قضاء کا بورڈ قائم فرمایا۔ مقرر موصوف نے یہ بھی بتایا کہ تمام خلفائے کرام نے احمدیت کے پھیلنے کے ساتھ ساتھ قضاء کے نظام کو مضبوط کرنے کے لئے کس طرح نئی قائم ہونے والی جماعتوں میں اس صیغہ کا قیام فرمایا۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت عہد خلافت میں غیر معمولی طور پر اس صیغہ قضاء کی طرف توجہ ہوئی۔ چنانچہ صرف دارالقضاء مرکزیہ ربوہ میں 22 مئی 2003ء سے 7 اکتوبر 2018ء تک حضور انور کی طرف سے موصول ہونے والے ارشادات کی تعداد 1615 ہے۔ یعنی ہر چوتھا کیس خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے۔ مقرر موصوف نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلوں کا اب تک کا ریکارڈ 3 جلدوں میں شائع ہوگا جس میں سے ایک جلد شائع ہو چکی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور میں 11 نئے ممالک میں صیغہ قضاء کا قیام عمل میں لایا گیا اور اس طرح اب تک کل 18 ممالک میں یہ نظام مستحکم ہو چکا ہے۔ ان ممالک میں بھارت، بنگلہ دیش، ملائیشیا، انڈونیشیا، ڈنمارک، جرمنی، بیلجیئم، ہالینڈ، ناروے، سویڈن، انگلینڈ، شمالی امریکہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، ماریشس اور تنزانیہ کے ممالک شامل ہیں۔ مقرر موصوف نے یہ بھی بتایا کہ تنزانیہ میں اس صیغہ کے قیام کی منظوری ابھی کچھ عرصہ قبل ہی ہوئی ہے اس لئے اس ریفریشر کورس میں تنزانیہ سے کوئی نمائندہ شامل نہیں ہوسکا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر دارالقضاء پاکستان کے نمائندہ مکرم محمد عبدالودود صاحب کی تھی۔ موصوف نے گواہی قلمبند کرنے کے طریق کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔ نیز برصغیر، برطانیہ اور افریقن ممالک کے ملکی قوانین کی روشنی میں گواہی کے حوالہ سے اہم معلومات بیان کیں۔ مکرم عبدالودود صاحب نے بتایا کہ گواہی کو سمجھنے کے لیے 3 چیزیں اہم ہیں:

1۔ Examination in Chief یعنی زبانی گواہی۔
2۔ Cross Examination یعنی جرح۔
3۔ Re-Examination گواہ سے دوبارہ کسی چیز کی وضاحت کروانا جیسے بعض اوقات گواہ کوئی تاریخ یا جگہ غلط بتادے۔

اس کے بعد صدر قضاء بورڈ امریکہ مکرم عطاء القدوس ملک صاحب نے نارتھ امریکن ممالک کے ملکی قوانین کی روشنی میں گواہی کے حوالہ سے قانونی راہنمائی اور گواہی نوٹ کرنے کے طریق کی بابت دلچسپ معلومات فراہم کیں۔ آپ نے بتایا کہ امریکہ میں تمام گواہیوں کی ریکارڈنگ کی جاتی ہے اور پھر اس کو ٹرانسکرائب کیا جاتا ہے۔ نیز یہ بھی بتایا کہ امریکہ میں وکیل کے لئے یہ ضروری نہیں کہ لازماً گواہ پر جرح کرے۔ اگر وہ یہ دیکھے کہ گواہ کی گواہی میرے کیس کو نقصان نہیں پہنچا رہی تو وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے جرح نہیں کرنی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوگا کہ وہ گواہ کی سب باتوں سے متفق ہے۔

پہلے اجلاس کی چوتھی تقریر صدر قضاء بورڈ جرمنی مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب کی تھی۔ آپ نے جرمنی کے ملکی قوانین کی روشنی میں گواہی کے حوالہ سے قانونی راہنمائی اور گواہی نوٹ کرنے کے طریق پر سیر حاصل بحث کی۔ آپ نے بتایا کہ جرمن قانون میں گواہی میں پانچ باتیں قابل توجہ ہوتی ہیں۔

1۔ Documentary Evidence کاغذی شہادت
2۔ Expert Opinion۔ ماہرانہ رائے
3۔ Cross Questioning۔ جرح
4۔ Inspection۔ جج کا خود جا کر موقع دیکھنا
5۔ Witness۔ شخصی شہادت

نیز بتایا کہ جرمن قانون میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر گواہ کے بیان کی وجہ سے گواہ کو کسی نقصان کا اندیشہ ہو تو گواہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ گواہی دینے سے انکار کردے۔ نیز جرمن قانون کے مطابق اگر جج چاہے تو ویڈیولنک وغیرہ کے ذریعہ بھی گواہی ریکارڈ ہوسکتی ہے۔ اور اللہ کے فضل سے جماعت کا نظام بھی جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اجازت عنایت فرمائی ہے کہ سکائپ کے ذریعہ گواہی ریکارڈ ہوسکتی ہے۔

انہوں نے صیغہ دارالقضاء کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ جرمنی میں اگر کوئی ثالثی فیصلہ ہوتا ہے تو اس کے خلاف اپیل نہیں ہوسکتی لیکن یہ ایک سقم ہے۔ اللہ کے فضل سے جماعتی نظام میں ثالثی فیصلہ پر بھی اپیل کی جاسکتی ہے۔

اس کے بعد صدر قضاء بورڈ یوکے مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب نے ''قرآن، حدیث، فقہائے اربعہ اور احمدیہ فقہ کی روشنی میں گواہی کی اہمیت'' کے عنوان پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ قرآن میں گواہی کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ دو فرشتے انسان کے تمام اعمال و اقوال کا ریکارڈ رکھ رہے ہوتے ہیں (سورۃ ق:18)۔ نیز سورۃ النساء آیت 136 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مومنو! تم اللہ کی خاطر انصاف سے گواہی دو خواہ تمہیں اپنے نفسوں کے خلاف یا والدین کے اور اقربا کے خلاف ہی گواہی کیوں نہ دینی پڑے۔

اسی طرح حدیث میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹی گواہی سب سے بڑے گناہوں میں سے ہے۔ پھر آپ نے بتایا کہ اسلام ہر اہم معاملے میں گواہ مقرر کرنے کا ارشاد فرماتا ہے۔ جیسے نکاح کے وقت گواہ، مالی معاملات میں گواہ، یتیم کو اس کا مال واپس کرتے وقت گواہ مقرر کرنا۔ پھر آپ نے اسلام میں عورت کی گواہی کے حوالہ سے ہونے والے اعتراضات کا خلفائے احمدیت کی تشریحات کی روشنی میں جواب دیا اور بتایا کہ حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بعض معاملات میں رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کی گواہی بھی قبول فرمائی۔ اور اس گواہی کے مطابق میاں بیوی میں جدائی کا فیصلہ کروادیا تھا کیونکہ اس عورت نے کہا تھا کہ ان دونوں کو میں نے دودھ پلایا ہے اور یہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہیں۔

اس کے بعد ریفریشمنٹ کا وقفہ ہوا جس کے بعد 12 بجکر پانچ منٹ پر دوبارہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز کیا گیا۔ ناظم دارالقضاء قادیان مکرم زین الدین حامد صاحب نے وقت کی مناسبت سے خلع وطلاق کے معاملات میں قاضی کے مد نظر رکھے جانے والے امور سے آگاہ کیا۔ آپ نے حدیث کے حوالہ سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کو حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز میاں بیوی میں علیحدگی ہے۔ نیز خلع سے قبل تحکیم کی کارروائی کرنا بھی قرآنی حکم کے ماتحت ضروری ہے۔ اسی طرح خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں یہ بھی بتایا کہ عموماً خلع لینے کی صورت میں عورت کو حق مہر نہیں ملتا لیکن اگر یہ ثابت ہوجائے کہ خاوند بیوی کو رکھنا نہیں چاہتا لیکن اس ڈر سے کہ کہیں حقوق نہ دینے پڑیں طلاق بھی نہیں دیتا تو ایسے شخص کی بیوی اگر خلع کی درخواست دے تو اسے تمام حقوق کے ساتھ خلع دلوایا جائے گا۔

پہلے اجلاس کی اختتامی تقریر صدر صاحب قضاء بورڈ

مرکزیہ مکرم سردار محمد رانا صاحب کی تھی۔ آپ نے قضائی کارروائی اور فیصلہ لکھنے کے طریق کے متعلق نہایت تفصیل سے راہنما اصول بیان کئے۔ آپ نے بتایا کہ اگر قاضیانِ سلسلہ عالیہ احمدیہ معیاری فیصلے کریں گے تو پھر قضاء کا ادارہ معتبر سمجھا جائے گا اس لئے یہ تمام قاضیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ احسن طریق سے معیاری فیصلے کریں۔ اس کے لئے آپ نے سب سے پہلے ناظمین دارالقضاء کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ ناظم دارالقضاء کی ذمہ داری ہے کہ فائل کو ترتیب سے مکمل کرے۔ پہلے آرڈر شیٹ بنائی جائے۔ پھر فریقین سے ثالثی اقرار نامہ پُر کروایا جائے۔ آپ نے فائل مکمل کرنے کے انتظامی طور پر 6 مراحل بیان کئے:

1- جائزہ۔ یعنی منسلکہ مواد (Material) کا ملاحظہ۔
2- تکمیل۔ دعویٰ میں قانونی سقم یا کمی کی تلافی۔
3- رجسٹریشن۔ دعویٰ کا اندراج
4- جواب۔ جواب دعویٰ بمع اقرار نامہ ثالثی کا ادخال
5- تحکیم۔ بصورت عائلی قضیہ، حکمین کی تقرری اور رپورٹ
6- تفویض۔ قاضی اول کا تقرر بغرض فیصلہ

اس کے بعد آپ نے قاضیوں کو قضائی کارروائی کرنے کے طریق کے متعلق آگاہی دی۔ آپ نے بتایا کہ قضاء کی کارروائی کرنے کے 4 مراحل ہیں:

1- تنقیحات بنانا 2- شہادت۔ اظہار (chief examination اور جرح cross examination) کا مجموعہ، پہلے مدعی کی شہادت پھر مدعا علیہ کی۔ دستاویزات پیشکردہ (marked exhibited)، منسلکہ (annexed) 3- بحث۔ زبانی شنوائی فریقین 4- فیصلہ محفوظ (reserved) اگر ان مراحل کے مطابق کارروائی کو چلایا جائے تو کوئی قسم کی الجھنوں سے بچا جا سکتا ہے۔ آپ نے وقت کی کمی کے باعث اپنی تقریر کو مختصر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب کبھی وقت ہوا تو فیصلہ تحریر کرنے اور مسل پڑھنے کے طریق کی بابت بھی مختصراً بیان کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد آپ نے دعا کے ساتھ اس اجلاس کا اختتام فرمایا۔

آپ کی اس تقریر کو بہت سراہا گیا اور تمام ملکوں سے آئے ہوئے ممبران قضاء نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ بہت ہی مفید اور کارآمد باتیں نہایت احسن پیرایہ میں ہمیں سمجھا دی گئی ہیں۔ چنانچہ اس کی افادیت کے پیش نظر انتظامیہ کی جانب سے ریفریشر کورس کے تیسرے سیشن کے اختتام پر محترم صدر صاحب قضاء بورڈ مرکزیہ کو یہ لیکچر/ہدایات مکمل کرنے کے لئے درخواست کی گئی جس پر آپ نے فائل پڑھنے کے 3 مراحل بیان کئے۔ پھر فائل سے استخراج معلومات کرنے کے طریق بتائے یعنی فائل پڑھ کر کس طرح نتیجہ نکالنا ہے۔ اس کے متعلق آپ نے بتایا کہ فائل کو پانچ گروپس میں تقسیم کر دیں۔ اس سے بآسانی معلومات مل جائیں گی اور فیصلہ تحریر کرتے وقت دقت کا سامنا نہ ہو گا۔ مزید برآں انتہائی جامع انداز میں 'شہادت' یا 'گواہی' کی تعریف اور اس کی اقسام بیان فرمائیں۔

پہلے اجلاس کے اختتام کے بعد نماز اور کھانے کا وقفہ ہوا۔ تمام حاضرین کے لئے جماعت احمدیہ یوکے کی جانب سے نہایت پرتکلف کھانا پیش کیا گیا جبکہ ریفریشر کورس کے اجلاسوں کے دوران ریفریشمنٹ کا انتظام بھی موجود تھا۔

نماز اور کھانے کے وقفہ کے بعد اس عالمی ریفریشر کورس کا دوسرا اجلاس دوپہر سوا دو بجے مکرم ھبۃ النور فرھاخن صاحب صدر قضاء بورڈ ہالینڈ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ یہ اجلاس تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ سے زائد وقت تک جاری رہا۔ پروگرام کے مطابق اس اجلاس میں تمام ممالک سے تشریف لانے والے نمائندگان نے اپنے اپنے ملک میں دارالقضاء کا

انٹرنیشنل ریفریشر کورس دارالقضاء کے موقع پر محترم صدر صاحب دارالقضاء مرکزیہ ربوہ سوالات کے جوابات دے رہے ہیں

تعارف اور اس کی ملکی قانون سے ہم آہنگی کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ اس اجلاس میں تقریباً تمام نمائندگان نے بتایا کہ اللہ کے فضل سے ہمارے ملک میں قائم دارالقضاء ملکی قانون سے مکمل طور پر مطابقت رکھتا ہے اور ہم ہرگز بھی ملکی قانون کے خلاف نہیں جاتے۔ تقریباً تمام ممالک میں ثالثی قانون کو تسلیم کیا جاتا ہے اور ADR یعنی Alternative Dispute Resolution کے طریق کو فروغ دیا جاتا ہے تا کہ حکومت پر کم سے کم بوجھ پڑے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ثالثی فیصلہ کا نظام نہایت مضبوط ہو چکا ہے اور بعض ممالک میں جماعت احمدیہ کی قضا کی طرف سے کئے

انٹرنیشنل ریفریشر کورس دارالقضاء کا دوسرا روز، مجلس سوال و جواب (20 جنوری 2019ء)

گئے فیصلہ جات کو خاص طور پر اہمیت دی جاتی ہے۔

انڈیا، جرمنی، امریکہ، کینیڈا، یوکے، ناروے، پاکستان، بنگلہ دیش، سویڈن، ڈنمارک، آسٹریلیا، انڈونیشیا، بیلجئم، ہالینڈ اور ماریشس سے آئے ہوئے نمائندگان نے بتایا کہ کس طرح وہ اپنے اپنے ممالک میں ملکی قانون سے ہم آہنگ ہو کر فیصلے کرتے ہیں اور اس طرح افراد جماعت احمدیہ کے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے کی بچت کرتے ہیں۔

اس سیشن میں یہ بھی بتایا گیا کہ کن کن ممالک میں دارالقضاء کتنے عرصہ سے قائم ہے۔ یوکے میں دارالقضاء کا قیام 1977ء میں ہوا اور اس کے پہلے صدر حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ کینیڈا میں 1983ء سے، امریکہ میں 1984ء سے، جرمنی میں 1990ء سے، ڈنمارک میں 1999ء سے، آسٹریلیا میں 2007ء سے، ماریشس میں فروری 2013ء سے، انڈونیشیا میں جون 2014ء سے اور اسی طرح دیگر ممالک کے نمائندگان نے بھی اپنے اپنے ملک میں نظام قضاء کے آغاز کی تاریخوں کا ذکر کیا۔

## تیسرا اجلاس

اس عالمی ریفریشر کورس کا تیسرا اجلاس شام پانچ بجے صدر قضاء بورڈ کینیڈا مکرم عبدالرشید یحییٰ صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ اس اجلاس کی ابتدا میں پچھلے سیشن کے تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے بعض ممالک کے نمائندگان نے اپنے اپنے ملک میں صیغہ قضاء کا تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد ناظم صاحب دارالقضاء ربوہ نے "خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں قاضی صاحبان کے لئے راہنما اصول" کے عنوان پر تقریر کی جس میں انہوں نے قاضیوں کے فرائض اور ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ آپ نے بتایا کہ خلفائے احمدیت کے فیصلہ جات سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح محنت سے ہمارے خلفاء تفصیل کے ساتھ مسل کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ اس لئے تمام قاضیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ محنت اور توجہ سے فائل پڑھیں اور پھر فیصلے کریں۔ اسی طرح اس اصول کا بھی قاضیوں کو علم ہونا چاہئے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ثبوت پیش کرنا مدعی کی ذمہ داری ہے اور اگر مدعی ثبوت پیش نہ کر سکے تو پھر مدعا علیہ مدعی کی بات کو غلط ثابت کرنے کے لئے قاضی کے کہنے پر قسم کھائے گا۔ اسی طرح قاضی کو ان امور کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ وہ کسی فریق مقدمہ سے علیحدگی میں نہیں مل سکتا، دعوت نہیں کھا سکتا اور نہ ہی تحفہ لے سکتا ہے۔ قاضی پر کوئی عہدیدار یا امیر بھی اثر انداز نہیں ہونا چاہئے۔ نیز قاضی کو غصہ میں کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہئے وغیرہ۔

اس کے بعد قضاء پاکستان سے آئے ہوئے وفد میں شامل قاضی سلسلہ محترم منصور احمد نورالدین صاحب نے "قضائی کارروائی بذریعہ Skype" کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ جس میں آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک مکتوب کا حصہ پیش کیا۔ حضور انور نے اپنے مکتوب محررہ 14 اگست 2018ء میں محترم صدر صاحب قضاء بورڈ مرکزیہ کو یہ ارشاد فرمایا کہ:-

"قضاء آئندہ کسی مقدمہ کو دونوں فریق کی رضامندی کے ساتھ ویڈیو لنک یا Skype وغیرہ پر سننا چاہے تو سن سکتی ہے۔ اس کی اجازت ہے لیکن اگر کوئی فریق اس پر اعتراض کرتا ہے تو اس کو براہ راست خود پیش ہونا ہوگا۔"

اب جماعت احمدیہ کے افراد مختلف ممالک میں پھیل چکے ہیں لہٰذا حضور انور کے اس ارشاد کی روشنی میں جدید ایجادات کی سہولیات سے فائدہ اٹھا کر قاضی صاحبان بھی سماعت اور گواہی کے لئے ویڈیو والا طریق اختیار کر سکتے ہیں لیکن اس کے لئے ان امور کو یقینی بنایا جائے کہ اس کارروائی کو کوئی فریق ریکارڈ نہ کرے۔ اور اگر ممکن ہو تو مقررہ جگہ پر آکر بیان دیا جائے نیز کسی جماعتی عہدہ دار کی موجودگی میں شہادتیں ریکارڈ کروائی جائیں۔

اس کے بعد صدر صاحب قضا بورڈ مرکزیہ نے احباب کی فرمائش پر اپنی تقریر کا وہ حصہ جو وقت کی کمی کے باعث مکمل نہ ہو سکا تھا پیش کیا۔ اس لیکچر کے اختتام پر صدر قضا بورڈ مرکزیہ نے دعا کے ذریعہ اس کارروائی کا اختتام کیا۔

## دوسرے دن کی کارروائی

## مؤرخہ 20 جنوری

اس ریفریشر کورس کے دوران قاضی صاحبان کی راہنمائی کے لیے ایک مجلس سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا۔ جس کی صدارت محترم سردار محمد رانا صاحب صدر قضاء بورڈ مرکزیہ پاکستان نے کی۔ آپ کے ساتھ سوالات کے جواب دینے والے پینل میں مکرم حافظ راشد جاوید صاحب، مکرم ظہیر احمد خان صاحب اور مکرم محمد عبدالودود صاحب شامل تھے۔ قاضی صاحبان کو مختلف نوعیت کے سوالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے سوال و جواب کی مجلس کی صورت میں ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کیا گیا جہاں وہ جماعتی پالیسی اور دارالقضاء سے تعلق رکھنے والے سوالات بلا جھجک پوچھ سکتے تھے۔ چنانچہ یہ مجلس دو گھنٹے جاری رہی جس میں قاضی صاحبان کی طرف سے بہت دلچسپی لی گئی اور متعدد سوالات پوچھے گئے جن کے جوابات کی صورت میں جہاں تمام حاضرینِ مجلس کو علمی فائدہ پہنچا وہاں بہت سے شاملین نے اپنے تجربات سے بھی لوگوں کو آگاہ کیا۔ پوچھے جانے والے

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انٹرنیشنل ریفریشر کورس دارالقضاء سے اختتامی خطاب فرمارہے ہیں

انٹرنیشنل ریفریشر کورس دارالقضاء کے اختتامی اجلاس کا ایک منظر

سوالات میں زیادہ تر نظام دارالقضاء کے قواعد اور ان کے ملکی قانون سے ہم آہنگی، خلع و طلاق کے مسائل، حلف کے مسائل، حکمین کی کارروائی اور ثالثی اقرار نامہ کی اہمیت وغیرہ شامل تھے۔ اس مجلس کا اختتام مکرم سردار محمد رانا صاحب نے دعا کے ساتھ کروایا۔

اس کے بعد نماز ظہر وعصر کی تیاری کے لئے وقفہ ہوا۔

## حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الفتوح آمد

پروگرام کے مطابق حضورِ انور ایدہ اللہ الودود بروح القدس نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد بیت الفتوح میں رونق افروز ہوئے۔ اور سب احباب نے مسجد بیت الفتوح میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کیں۔

نمازوں کے معاً بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طاہر ہال میں تشریف لائے اور آخر وہ لمحات آ گئے جس کا ہر ایک کو انتظار تھا کہ حضور انور دارالقضاء کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر بنفس نفیس رونق افروز ہو کر اسے ایک نئی زندگی بخش دیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یقیناً قارئین حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس موقع پر خطاب کو دیکھ کر اور پڑھ کر اس بات کا ادراک حاصل کر سکتے ہیں کہ خلافتِ احمدیہ کے وجود میں ہر معاملہ پر احسن رنگ میں رہنمائی موجود ہے۔

## اختتامی تقریب

اس اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جس کی سعادت محترم محمد الیاس منیر صاحب قاضی سلسلہ جرمنی کو حاصل ہوئی۔ اردو ترجمہ مکرم ظہیر احمد خان صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب قضاء بورڈ مرکزیہ سردار محمد رانا صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے عالمی ریفریشر کورس دارالقضاء کی درج ذیل مختصر رپورٹ پیش کی:

’’بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیّدی ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ پیارے حضور! اللہ تعالیٰ کے فضل سے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بے پناہ شفقت سے دارالقضاء کو اپنے سو سال پورے ہونے پر یہ انٹرنیشنل ریفریشر کورس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

پیارے آقا! اس ریفریشر کورس میں اللہ کے فضل سے 15 ممالک سے 114 نمائندگان کو شمولیت کی توفیق ملی۔ یوکے سے 22، کینیڈا سے 11، ڈنمارک سے 3، ہالینڈ سے 4، ناروے سے 3، پاکستان سے 9، سویڈن سے 2، جرمنی سے 29، بنگلہ دیش سے 1، امریکہ سے 21، آسٹریلیا سے 2، انڈونیشیا سے 3، بیلجئم سے 2، بھارت سے 1 اور ماریشس سے 1 نمائندہ شامل ہوا۔

اس پروگرام کی تیاری اور منعقد کرنے میں دارالقضاء یوکے نے جس محنت سے اور محبت سے اور لگن سے انتظام کیا اس کیلئے ہم ان کے ازحد ممنون ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

سیدی! آج ہم اس پروگرام کے اس حصہ میں ہیں جس کا سب کو انتظار تھا اور ہم سب کے یہاں آنے کا عملاً مقصد بھی یہی تھا کہ ہم اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست کسب فیض کریں۔ ہم اپنے مولیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ سعادت نصیب کی کہ آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ من حیث آیۃ اللہ ہم میں رونق افروز ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کی صحت اور عمر میں برکت عطا کرے۔ اور حضور سے درخواست گزار ہیں کہ ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفہ وقت کی منشاء کے عین مطابق بہترین رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور قضاء کو عدل وانصاف کا بہترین ادارہ بنا دے۔ آمین۔‘‘

اس کے بعد صدر صاحب قضاء بورڈ یوکے مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب نے تمام احباب کا جنہوں نے اس ریفریشر کورس کو کامیاب بنانے کے لیے سعی کی تھی شکریہ ادا کیا۔ آپ نے کہا کہ عالمی ریفریشر کورس کے موقع پر ہمیں تفصیلی راہنمائی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے دی گئی جس کے لئے ہم حضور انور کے ممنون احسان ہیں۔ تمام ممالک سے آنے والے وفود نے صدر صاحب قضاء بورڈ مرکزیہ کے لیکچرز سے بھی بہت فائدہ اٹھایا۔ اسی طرح ہم امیر صاحب یوکے، صدر صاحب انصار اللہ یوکے اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ یوکے کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے بہت اہتمام سے ہر مرحلہ میں ساتھ دیا۔ اسی طرح خاکسار اپنی انتظامی کمیٹی اور سیکرٹری ضیافت یوکے کا بھی شکر گزار ہے۔ اسی طرح ظہیر احمد خان صاحب کا بھی خاکسار شکر گزار ہے جنہوں نے بہت سے کاموں سے میری فکرمندی دور کردی۔

اس رپورٹ کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ممبر پر رونق افروز ہوئے۔ یہ محفل ایک تاریخ ساز حیثیت رکھتی تھی کیونکہ یہ جماعت احمدیہ کی تاریخ

انٹرنیشنل ریفریشر کورس دارالقضاء کی اختتامی دعا

میں پہلا موقع تھا کہ دارالقضاء نے انٹرنیشنل ریفریشر کورس کا انعقاد کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس میں بنفس نفیس شرکت فرما کر تمام ممالک کے قاضی صاحبان کو براہ راست اپنی نصائح سے نوازا اور ان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں قضاء کے ادارے کو قائم ہوئے ایک سو سال ہوگئے ہیں اور آج آپ یہاں اس لئے جمع ہیں کہ سو سال پورے ہونے پر اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں سو سال تک اس ادارے کو چلانے کی توفیق عطا فرمائی اور ہمیں اس کا حصہ بنایا یا ہمیں توفیق عطا فرمائی کہ اس میں خدمت کرسکیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق قضاء کے نظام کو چلانے کی اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان اور ہندوستان میں تو قضاء کا نظام جب سے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کو باقاعدہ قائم فرمایا تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ ہندوستان میں شاید کچھ عرصہ حالات کی وجہ سے اس میں تسلسل نہ رہا ہو، تعطل ہوگیا ہو لیکن بہرحال جماعتی ادارے تو خلافت سے وابستہ ہیں اس لئے ان کی عمر ان کے قیام سے ہے نہ کہ کسی ملک کے قیام یا مسائل کا شکار ہو کر کسی وقفے یا تسلسل نہ رہنے سے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے بہت سے ممالک میں قضاء کا نظام قائم ہو چکا ہے جیسا کہ ابھی رپورٹ میں بھی پیش ہوا کئی ممالک یہاں نمائندگی کر رہے ہیں۔ کہیں دو تین سال سے یہ نظام جاری ہے، کہیں دس پندرہ سال ہے، بیس سال سے یا پچیس سال سے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان سے باہر ملکوں میں قضاء کے نظام کو جب قائم فرمایا تو اس وقت آخری بورڈ پاکستان میں ہی رکھا اور اسی طرح مرکزی قضاء کے دفتر سے تمام دنیا کی قضاء کے شعبہ کا رابطہ بھی ہے اور رہنمائی بھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے پتہ لگا ہے کل صدر صاحب قضاء بورڈ ربوہ نے بڑی تفصیل سے رہنمائی فرمائی ہے اور لوگوں نے اسے پسند بھی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام قاضی اس رہنمائی کو اپنے اپنے ملکوں میں قضاء کی کارروائی کا حصہ بنانے والے بھی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ قاضی کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے اور اسے ہر فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر انصاف کے اعلیٰ معیار پر اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں اور عقل پر رکھ کر کرنا چاہئے۔ لیکن پانچ رکنی بورڈ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کیونکہ خلیفہ وقت نے اپنے فیصلے کا اختیار پانچ رکنی بورڈ کو دیا ہے۔ پس اگر اس بات کو قاضی یا ممبران قضاء بورڈ اپنے سامنے رکھیں تو ان کے دل ہر وقت اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت سے پُر رہیں گے اور انہیں اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ وہ کسی بھی معاملے کو کبھی سرسری نہ دیکھیں۔

پس جب خلیفہ وقت نے اعتماد کر کے اپنے اختیار ایک بورڈ کو تفویض کئے ہیں تو بورڈ کے ہر ممبر کو اس کی اہمیت کا اندازہ ہونا چاہئے اور ہر سماعت کے وقت یہ بات سامنے ہونی چاہئے۔ اسی طرح فیصلے کو آخری شکل دیتے ہوئے بھی ممبران بورڈ کو یہ بات مدّنظر رکھنی چاہئے کہ جو فیصلہ لکھ رہے ہیں یہ صرف عام فیصلہ نہیں جو بورڈ نے لکھ دیا بلکہ بڑی گہرائی میں جا کر ہر چیز کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ لکھنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قاضیوں کی ذمہ داری کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے۔ سو سال قضاء کے پورا ہونا بیشک اللہ تعالیٰ کا فضل ہے لیکن اس فضل کا حصہ ہر وہ شخص اس وقت بنے گا جب اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اس فرض کی انجام دہی کرے گا جو اس کے سپرد کیا گیا ہے۔ حضور انور نے سورۃ النساء کی آیت 136 کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ آیت عمومی طور پر تو ہر ایک کے لئے ہے۔ اس میں مسائل اور معاملات حل کرنے والوں کے لئے لائحہ عمل موجود ہے۔ پہلا حکم ہی اللہ تعالیٰ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنے کا ہے یعنی تمہارا فیصلہ انصاف کے باریک در باریک پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے اور شریعت اور قانون کے تمام پہلو سامنے رکھتے ہوئے ہو اور پھر اس کے معیار مقرر فرمائے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قاضی اس معیار پر اپنے آپ کو پرکھیں کہ اگر وہ کسی مقدمے میں فریق ہوں یا یہ کہ فریق کی جگہ وہ خود ہوں تو اپنے خلاف گواہی دیں گے؟ یعنی سچائی کو قول سدید کی حد تک بیان کریں گے؟ اور یہ کرنے سے کس قدر نقصان برداشت کرنا پڑے گا؟

حضور انور نے حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحبؓ کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ کس طرح آپ اپنے بیٹے کے خلاف بھی سچی گواہی دینے کے لئے تیار ہوگئے اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار کو قائم فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عدل کے تقاضے پورے کرنے کے لئے ہر قسم کے اثر و رسوخ سے بالا ہو کر فیصلہ کرنا ہے۔ اور یہ باتیں اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتیں جب تک تقویٰ کا اعلیٰ معیار نہ ہو، ہر فیصلے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگنے کے لئے دعا نہ کی جائے اور ہر مقدمے کو گہرائی میں جا کر ہر پہلو کو دیکھ کر سماعت نہ ہو۔ فرمایا کہ مقدمے میں جب تک اپنے آپ کو بھی اس معیار کے مطابق پرکھا نہ جائے جس کی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہدایت فرمائی ہے تب تک انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوں گے۔ اگر اس طرح ہوگا تبھی انصاف کے تقاضے پورے ہو سکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے قاضی کا معیار صرف قانون جاننا یا شریعت جاننا یا صائب الرائے ہونا نہیں ہے بلکہ تقویٰ بھی ایک بہت بڑی شرط ہے اور ہر فیصلہ لکھتے ہوئے خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا کر کے دعا کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے اپنے خطاب میں قاضی صاحبان کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشعل راہ ارشادات بیان فرمائے جن میں جامع نصائح موجود ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلہ کریں گے تو وہ فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ کی نظر میں قابل قبول ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ قاضی کی ذمہ داری ہے کہ فریقین کی تسلی کروانے کی حتی المقدور کوشش کرے۔ جس فریق کے خلاف فیصلہ ہو اس کے دل میں کچھ اعتراض پیدا ہوتے ہی ہیں لیکن قاضی کی طرف سے شریعت اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے حتی الوسع اپنی تمام صلاحیتوں کے ساتھ انصاف کے فیصلے کرنے کی کوشش ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ فیصلے واضح ہوں۔ پس قاضی کے فیصلوں کی ڈرافٹنگ (drafting) اور فریزنگ (phrasing) بھی بہت اہم چیز ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جہاں نیا نظام قائم ہو رہا ہے ان ملکوں میں خاص طور پر قاضیوں کے ریفریشر کورس کرتے رہنے چاہئیں اور بنیادی باتوں اور فیصلوں کی تحریر کے بارے میں اچھی طرح ہر قاضی کی ٹریننگ بھی ہونی چاہئے۔

اپنے اس بصیرت افروز خطاب کے اختتام پر حضور انور نے تمام ممبران دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب کو اس ریفریشر کورس سے استفادہ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے اور سب سے بڑھ کر دعائیں کرنے کی آپ کو توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے انصاف کے مطابق فیصلے کروائے اور بشری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرماتا رہے۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ اور پھر کرسی صدارت پر رونق افروز ہوگئے۔ بعد ازاں حاضرین تقریب کی خدمت میں پر تکلّف ظہرانہ پیش کیا گیا۔ طعام کے بعد اپنے پیارے آقا کی بابرکت معیت میں تصاویر اتروانے کا مرحلہ آیا۔

خطاب کے بعد پروگرام کے مطابق اس ریفریشر کورس میں شامل تمام ممبران دارالقضاء نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے اعزاز حاصل کیا۔ مختلف ممالک سے آئے ہوئے قاضی صاحبان نیز سابق قاضی صاحبان دارالقضاء یوکے وغیرہ نے 9 مختلف گروپس میں اپنے اپنے ملک کی دارالقضاء کی نمائندگی میں تصاویر اتروائیں۔ اس کے بعد ایک تصویر اس ریفریشر کورس کی انتظامیہ کی ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور کرسی سے اٹھے اور چلنے لگے۔ پھر اچانک رکے اور ازراہ شفقت فرمایا کہ اب وہ تمام سابقہ قاضی تصویر بنوانے کے لئے آجائیں جو ربوہ میں قاضی رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ مجھے بھی ربوہ میں قاضی رہنے کا موقع ملا تھا۔ یہ حضور انور کی ان بے پناہ شفقتوں میں سے ایک شفقت تھی جس میں ہر شامل ہونے والا خوش نصیب تھا۔ تصاویر کے بعد حضور انور واپس مسجد فضل کے لئے روانہ ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ممبران دارالقضاء کی یہ سعادتیں قائم رکھے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان تمام ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق دینے کے ساتھ ساتھ حقیقۃً اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

(رپورٹ: منصور احمد ضیاء۔ قاضی سلسلہ یوکے)

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

...........................

## حضرت میاں عبدالکریم صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 27 دسمبر 2012ء میں مکرم منظور احمد شاد صاحب نے اپنے والد محترم حضرت میاں عبدالکریم صاحبؓ کا ذکرخیر اُن کے توکّل علی اللہ کے حوالہ سے کیا ہے۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ میرے والد حضرت میاں عبدالکریم صاحبؓ نے حضرت سید محمود احمد شاہ صاحبؓ (یکے از 313 اصحاب) کی تبلیغ کے نتیجہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دستی بیعت کی سعادت اُس وقت حاصل کی جب حضور مقدمہ کرم دین کے سلسلہ میں جہلم تشریف لے گئے۔ آپؓ میں توکّل علی اللہ قابل رشک حد تک موجود تھا۔ اس سلسلہ میں چند مثالیں پیش ہیں۔

1) خاکسار کے بھتیجے عزیزم مکرم منور احمد خورشید (سابق مبلغ سلسلہ گیمبیا اور سینیگال) بچپن میں ایک دفعہ شدید بیمار ہوگئے کہ بظاہر بچنے کی امید نہ تھی۔ باہر کھیتوں میں پیغام بھیج کر وہاں سے حضرت والد صاحب اور بھائی صاحب کو بلالیا گیا۔ حضرت والد صاحب نے بھائی صاحب اور بھابھی صاحبہ سے کہا کہ ہم اسے خدا تعالیٰ کو دے دیتے ہیں وہ بچالے گا ورنہ ہم اُس کی رضا پر راضی ہیں۔ بھابھی صاحبہ نے کہا: مَیں سمجھی نہیں۔ فرمایا: اس کی زندگی وقف کردیتے ہیں۔ چنانچہ اُن کی زندگی وقف کر دی گئی۔ ابھی یہ ارادہ کیا ہی تھا کہ ایک قریبی گاؤں عالمگڑھ کے رہنے والے ڈاکٹر خدابخش صاحب گلی سے گزرتے ہوئے دکھائی دیے۔ جب انہیں بچے کا بتایا گیا تو انہوں نے بچے کا معائنہ کیا اور دوا دی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور بچہ صحتیاب ہوگیا۔

2) گندم کی بوائی کے دن تھے۔ ایک بار رات کو دیر سے زمینوں سے آئے تو گھر پہنچ کر معلوم ہوا کہ ہل کا پھالا (جس سے گندم کی بوائی کی جاتی ہے) کہیں راستے میں گرگیا ہے۔ صبح حسب معمول نماز تہجد کے بعد زمینوں پر جانے کے لئے تیار ہوئے تو والدہ صاحبہ نے کہا، پھالا تو آپ کے پاس ہے نہیں، بوائی کس طرح کریں گے۔ فرمایا: عبدالکریم کا پھالا اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔ والدہ صاحبہ ازراہ مذاق کہنے لگیں، چلیں آج دیکھتے ہیں میرے آنے تک کتنی زمین کی بوائی کا کام کرلیتے ہیں۔ جب والدہ صاحبہ دوپہر کا کھانا لے کر گئیں تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ واقعی آپ کافی بوائی کر چکے تھے۔ پوچھنے پر کہ پھالا کہاں سے ملا، آپ نے بتایا کہ رات کو جب میں گھر آرہا تھا تو پھالا بند کی مغرب کی جانب گر گیا تھا۔ اس وقت چاند مشرق کی طرف تھا۔ اس لئے اندھیرے میں پڑا رہا اور کسی کو نظر نہیں آیا۔ صبح سویرے جب میں گھر سے نکلا ہوں تو چاند مغرب کی طرف آچکا تھا اور پھالا دُور سے چمکتا ہوا نظر آرہا تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے پھالے کی حفاظت بھی فرمائی اور میرے اُس کو دیکھنے کا سامان بھی فرمادیا۔

3) جب میری عمر سات آٹھ سال ہوگی تو مویشیوں میں بیماری پھیل گئی جس سے سارے علاقہ میں بہت نقصان ہوا۔ ایک روز مَیں نے دیکھا کہ ساتھ والے ڈیرے کے لوگ مویشیوں کو کہیں لے کر جارہے ہیں۔ میرے پوچھنے پر بتایا جو مویشی پیر صاحب کی پگ (پگڑی) کے نیچے سے گزر جائیں گے وہ نہیں مریں گے۔ دُور سے مَیں نے دیکھا کہ دو آدمی ایک پگڑی لئے کھڑے تھے اور لوگ اس کے نیچے سے مویشیوں کو گزار رہے تھے۔ مَیں بھی اپنے مویشی لے کر چل پڑا۔ والد صاحب نے دیکھ لیا اور پوچھا کہاں جارہے ہو؟ مَیں نے بتایا تو آپ نے فرمایا: واپس لے آؤ ہمارے مویشی نہیں مریں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، اردگرد کے ڈیرے والوں کے اکثر مویشی مرگئے لیکن ہمارا ایک جانور بھی نہیں مرا۔

4) یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب آپ نے نئی نئی بیعت کی تھی۔ اس وقت ہمارے گھر میں تین افراد تھے اور تینوں کا تعلق مختلف فرقوں سے تھا۔ دادا جان وہابی، دادی جان بریلوی خیالات کی تھیں جبکہ والد صاحب نے احمدیت قبول کرلی تھی۔ دادی جان کا عقیدہ تھا کہ اگر بھینس شیر دار ہو تو پہلے تین روز کا دودھ استعمال نہیں کرنا چاہئے ورنہ بھینس مرجاتی ہے۔ ایک بار جب ہماری بھینس شیر دار ہوئی تو والد صاحب نے دادی جان سے کہا میں دودھ دوہتا ہوں آپ بوہلی پکائیں تا کہ محلے میں تقسیم کریں۔ دادی صاحبہ نے مخالفت کی۔ لیکن والد صاحب نے دودھ دوہا اور خود ہی چولہے پر رکھ دیا۔ اس پر دادی صاحبہ نے والد صاحب کو بُرا بھلا کہنا شروع کردیا کہ تم ہمارے گھر کیا بے دین پیدا ہوگئے ہو وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ بھی کوئی نشان دکھانا چاہتا تھا کہ اچانک بھینس گری اور تڑپنا شروع کردیا۔ اس پر تو دادی جان نے انتہا کردی۔ حضرت والد صاحب نے چھری تیز کی اور کہا کہ اسے مَیں حرام موت نہیں مرنے دوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! اگر آج بھینس مرگئی تو ان لوگوں کے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت مشکوک ہوجائے گی۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ بھینس اٹھ کر کھڑی ہوگئی اور اس کے بعد ایک لمبا عرصہ ہمارے گھر میں رہی۔

...❁...❁...❁...

## مکرم ریاض احمد بسراء صاحب شہید

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 30 اکتوبر 2012ء میں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق مکرم ریاض احمد بسراء صاحب ابن مکرم چوہدری منیر احمد بسراء صاحب کو 18 اکتوبر 2012ء کو گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کرکے شہید کردیا۔ حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 26 اکتوبر 2012ء کے خطبہ جمعہ میں شہید مرحوم کا ذکر خیر فرمایا اور بعدازاں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ شہید مرحوم 1958ء میں گھٹیالیاں کلاں تحصیل پسرور میں پیدا ہوئے۔ گاؤں میں جس طرح بعض دشمنیاں چلتی ہیں، ان کی دشمنیاں چل رہی تھیں۔ ان کے بڑے بھائی اور بعض دوسرے عزیزوں کو بھی پہلے شہید کیا گیا تھا۔ اُن کی دشمنیاں چل رہی تھیں اور بظاہر لگتا ہے کہ یہ براہ راست اُس میں Involve نہیں تھے لیکن جماعتی خدمات اور ایک رعب کی وجہ سے وہاں کے علاقہ کے بعض لوگ ان کے کافی خلاف تھے اور خاص طور پر کچھ مولوی اس علاقہ میں اب نئے آئے ہیں جنہوں نے ان کے دشمنوں کو بھڑکایا کہ ذاتی دشمنی کو اب جماعتی رنگ دو اور اب ان کو شہید بھی کردو گے تو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوگا، فوراً کہہ دینا کہ یہ کیونکہ قادیانی تھا اس لئے ہم نے مار دیا۔ بہرحال 18 اکتوبر کو نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد یہ کچھ دیر وہاں ڈیوٹی دینے والے خدام کے پاس بیٹھے رہے اور اُس کے بعد واپس گھر جارہے تھے کہ راستہ میں بعض نامعلوم افراد نے پکڑ کر فائر کیا جس کے نتیجہ میں ان کی وفات ہوگئی۔

شہید مرحوم جماعتی کاموں میں بہت فعّال تھے۔ چار سال قائد مجلس گھٹیالیاں کے فرائض سرانجام دیئے۔ چھ سال تک ناظم عمومی رہے اور بوقت شہادت بطور سیکرٹری امور عامہ گھٹیالیاں خدمت کی توفیق پارہے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ انصاراللہ کے مختلف عہدوں پر بھی فائز رہے۔ جماعت کے لئے بڑی غیرت رکھنے والے تھے اور نظام جماعت کی اطاعت بھی ان میں خوب تھی۔ خلافت سے محبت کرنے والے تھے۔

شہید مرحوم حضرت چوہدری غلام رسول بسراء صاحبؓ کی نسل میں سے تھے۔ کافی عرصہ قبل کسی جھگڑے کی وجہ سے ان کی خاندانی دشمنی پیدا ہوگئی تھی جس کی بنا پر 2001ء میں ان کے خاندان کے دو افراد قتل کردیئے گئے تھے۔ پھر ان کے خاندان کے ایک فرد نے مخالف فریق کے ایک شخص کو قتل کردیا۔ بعدازاں دونوں خاندانوں میں صلح ہوگئی۔ آجکل شہید مرحوم چونکہ گھٹیالیاں کی احمدیہ مسجد کے کیس میں عدالت میں پیش ہوتے تھے اس لئے معاندین کو بہت کھٹکتے تھے۔ اور معاندین اِن کی پرانی خاندانی دشمنی کو ہوا دے رہے تھے کہ یہ بدلہ لینے کا اچھا وقت ہے اور یہ کہ اگر پکڑے گئے تو یہی کہہ دیں کہ احمدی ہونے کی وجہ سے مارا ہے۔ بہرحال قاتل کو پولیس نے پکڑلیا ہے۔

شہید مرحوم موصی تھے۔ آپ کی تدفین ربوہ کے عام قبرستان میں ہوئی۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ شگفتہ متین صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑیں۔ ایک بیٹا عزیزم طلحہ ریاض جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن میں زیر تعلیم ہے۔

...❁...❁...❁...

## محترم وسیم احمد قمر صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25 اکتوبر 2012ء میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں مکرمہ ط۔ وسیم صاحبہ نے اپنے خاوند مکرم وسیم احمد قمر صاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔

مکرم وسیم احمد قمر صاحب 25 اگست 1961ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ ریلوے میں IT کے شعبہ میں اسسٹنٹ پروگرامر تھے۔ صرف پچاس سال کی عمر میں 21 نومبر 2011ء کو برین ہیمرج کی وجہ سے وفات پائی۔ آپ کے والد اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔

مرحوم نیک اور ایماندار انسان تھے۔ نماز کے پابند اور خوبصورت آواز میں قرآن کی تلاوت کرنے کے عادی تھے۔ اپنے چاروں بچوں کو خود قرآن کریم کا دَور مکمل کروایا۔ روزہ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ ہمہ وقت درود شریف اور دعائیں پڑھنے میں مصروف رہتے۔ لیلۃالقدر بھی دیکھنی نصیب ہوئی۔ تین سال پہلے خواب میں حضرت مسیح موعودؑ نے انہیں نصیحت فرمائی کہ خود بھی رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ اور سورۃ الم نشرح پڑھو اور بیوی بچوں سے بھی کہو۔

28 مئی 2010ء کو آپ بھی دارالذکر میں موجود تھے۔ اُس دن آپ کے ایک بھائی اور ایک بھانجے نے وہاں شہادت پائی۔ کہتے تھے کہ کسی نے آپ کو چابی دی کہ تہ خانے میں چلے جاؤ۔ جب مسجد میں گرینیڈ پھٹے تو آپ کے سر سے پاؤں تک کانچ ہی کانچ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے خراش بھی نہیں آنے دی۔

دفتر میں آپ کی ایمانداری کی وجہ سے بہت عزّت ملی۔ آپ کی وفات پر کئی افسران نے فون کرکے کہا کہ مرحوم تو ایک فرشتہ تھے اور اُن کی تیار کی ہوئی رپورٹس پر ہم آنکھیں بند کرکے دستخط کردیتے تھے۔

آپ نہایت شفیق باپ اور بااعتماد شوہر تھے۔ اپنے والدین اور بھائی بہنوں سے بہت محبت کرتے۔ سسرالی رشتہ داروں کی بھی بہت خدمت کی۔ وفات سے کچھ ماہ قبل چند خوابیں دیکھیں تو اُس کے بعد سے خاموش ہوگئے تھے اور ایسا اظہار تھا کہ اب وقت قریب آگیا ہے۔

...❁...❁...❁...

## محترم سعید احمد ملک صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 20 اکتوبر 2012ء میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں مکرم نورالٰہی ملک صاحب اپنے بھائی مکرم سعید احمد ملک صاحب ابن مکرم ملک محمد شفیع صاحب کا ذکرخیر کرتے ہیں جو 3 فروری 2012ء کو وفات پاگئے اور ربوہ کے عام قبرستان میں سپرد خاک ہوئے۔

مکرم سعید احمد ملک صاحب دفتر AG پنجاب میں اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسر ملازمت کرتے رہے۔ بہت مخلص

ماہنامہ ''النور'' امریکہ اگست و ستمبر 2012ء میں مکرمہ عارفہ حلیم صاحبہ کی ایک نظم شامل اشاعت ہے جو حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ امریکہ کے پس منظر میں کہی گئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

نئے دن کا نیا سورج یہی پیغام لایا ہے
خلیفہ وقت کو لے کر مبارک وقت آیا ہے
زہے قسمت وہ آئے ہیں نیا احساس لائے ہیں
محبت کا خزینہ ایک اُن کے ساتھ آیا ہے
نگاہیں منتظر تھیں اور تھی یہ آرزو اُن کی
ہمارا پاسباں آئے جسے دل میں بسایا ہے
فلک بیتاب جھکنے کو زمیں بیتاب ملنے کو
قدم بوسی کو حاضر ہے ہوا، پیغام آیا ہے
خلافت ایک بندھن ہے وفا کی پاسداری کا
فلاحِ قوم ہے اس میں یہ ہم نے راز پایا ہے
محبت ہے خدا تو پھر محبت کی قسم لے لیں
خلافت سے چمٹ جانا محبت نے سکھایا ہے

اور خلافت سے انتہائی محبت کرنے والے تھے۔ خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتے، ایم ٹی اے دیکھتے اور الفضل کے بارہ میں تو اپنے بیٹوں کو نصیحت کی کہ میرے بعد بھی اس کو جاری رکھنا اور بِل میری فیملی پنشن سے ادا کرتے رہنا۔ اپنے حلقہ کے قریباً بیس سال سیکرٹری مال رہے۔ انصاراللہ میں بھی ریجنل سطح پر شعبہ مال میں اور بطور آڈیٹر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ بہت مہمان نواز اور ہمدرد تھے۔ چونکہ ایسے دفتر میں تھے جو ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن کا تعیّن کرکے منظوری دیتا تھا اس لئے آپ اپنے دفتر کے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن کے معاملات میں اُن کی بھرپور مدد کرتے۔ ایک شخص جو پہلے بہت پریشان ہوچکا تھا جب اُس کا کام آپ کے ذریعہ ہوگیا تو وہ کہنے لگا کہ مجھے اپنی والدہ کی قبر کا بتائیں، مَیں وہاں دعا کروں گا کہ اُس نے آپ جیسے غمخوار کو جنم دیا۔

اسی طرح ایک معاند کے خاندان کا ایک فرد جب فوت ہوگیا تو اُس کی بیوہ کی پنشن منظور کرواکر آپ نے پنشن بُک اُن کے گھر تک پہنچادی۔ اس کے بعد وہ خاندان احمدیت کی تعریف میں رطب اللسان ہوگیا۔

اسی طرح ایک احمدی دوست نے اپنی پنشن منظور کروانے کے لئے آپ کو کچھ رقم دی کہ شاید اس کی ضرورت پڑے۔ آپ نے اُس دوست سے کہا کہ اس رقم سے مسجد کے لئے کوئی چیز لے دیں، پنشن انشاء اللہ بغیر کوئی پیسہ دیئے منظور کروادوں گا۔

...❁...❁...❁...

## مکرمہ عائشہ رانجھی صاحبہ

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ اگست وستمبر 2012ء میں مکرم ماسٹر احمد علی صاحب نے اپنی والدہ محترمہ عائشہ رانجھی صاحبہ کا مختصر ذکرخیر کیا ہے۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ ہمارا گاؤں ادرحماں حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ اور آپ کے والد حضرت مولوی نظام دین صاحبؓ کے احمدیت قبول کرنے کے بعد احمدی ہوگیا تھا۔ سارا گاؤں لنگاہ قوم سے تعلق رکھتا تھا۔ 1925ء میں میری والدہ کسی غیرقوم سے ہمارے قبیلہ میں آنے والی پہلی خاتون تھیں اور رانجھہ قوم سے تعلق رکھنے کی وجہ سے عائشہ رانجھی کہلائیں۔

میرے والد میاں تاج دین صاحب ایک خوش شکل اور خوش اخلاق انسان تھے جو اُس وقت اللہ کو پیارے ہوگئے جب میری عمر صرف چار سال تھی۔ ایک بھائی مجھ سے چھوٹا تھا۔ میری والدہ نے میری تعلیم وتربیت کا فریضہ نہایت صبرواستقامت سے ادا کیا۔ وہ حسنِ صورت اور حُسنِ سیرت کے زیور سے آراستہ تھیں۔ رمضان میں ہمارے قبیلہ کی مستورات میری والدہ سے قرآن کریم کی تلاوت سننے کے لئے ہمارے گھر اکٹھی ہوجاتی تھیں۔ چند غیرازجماعت عورتوں کو قرآن مجید پڑھنا بھی سکھایا۔ آپ صحتِ تلفّظ اور حُسنِ قراءت سے تلاوت کیا کرتی تھیں۔ گہرا دینی علم رکھتی تھیں۔ میری ماں کو شرعی اور فقہی مسائل ازبر تھے۔ انہوں نے دینی علم اپنے نانا سے حاصل کیا تھا جو گہرا دینی علم رکھنے والے بزرگ تھے۔

آپ بہت غریب پرور تھیں۔ چند غریب لوگ ہمارے ہاں سے لسّی لینے آتے تو میری والدہ لسّی میں کسی قدر مکھن بھی رکھ دیتیں۔ اگر کوئی مسافر گاؤں کی مسجد میں شب بسر کرتا تو وہ میرے ہاتھ اُس کو چُپڑی روٹی اور گُڑ بھجوادیتیں۔ فصل گھر آتی تو چند مسکینوں کو بھی دانے دلوائے جاتے۔ میری تعلیم کے لئے خاص اہتمام کیا۔ سیم نالہ راستہ میں پڑتا تھا۔ ایک گھوڑی خریدی تاکہ سیم کے ٹھنڈے پانی سے گزرنے میں آسانی ہو۔ اُسی گھوڑی پر مجھے گاؤں سے تیرہ میل دُور امتحان سنٹر میں لے کر آئیں۔ ہم دونوں بھائیوں کی صحت کا خیال یوں رکھا کہ ہمیشہ شیردار بھینس کا انتظام رکھا۔

1947ء میں میری والدہ اپنے اکلوتے اور جوان بھائی کی وفات کا صدمہ برداشت نہ کرسکیں اور ذہنی توازن درست نہ رہا۔ تاہم سیّدالاستغفار، سورۃ الملک، سورۃ یٰسٓ اور سورۃ الدخان جو اُنہیں ازبر تھیں، ایسی حالت میں بھی سُنا سکتی تھیں۔ جب میں نے ربوہ میں مکان بنالیا تو یہاں کا ماحول اُنہیں اتنا پسند آیا کہ گاؤں سے مستقل میرے ہاں آگئیں۔ نماز جمعہ میں شمولیت کے لئے تیار ہوکر پہلی اذان سے پہلے ہی مسجد اقصیٰ میں جابیٹھتی تھیں۔ نظام وصیت میں شامل تھیں۔ 1985ء میں وفات پاکر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

...❁...❁...❁...

## محترمہ سیّدہ فریدہ انور صاحبہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 10؍اکتوبر 2012ء میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں مکرم شعیب احمد ہاشمی صاحب نے اپنی خالہ اور خوشدامن محترمہ سیّدہ فریدہ انور صاحبہ بنت حضرت سیّد سردار حسین شاہ صاحبؓ (سابق افسر تعمیرات ربوہ) کا ذکرخیر کیا ہے۔

محترمہ سیّدہ فریدہ انور صاحبہ کے دادا مکرم سیّد عارف حسین شاہ صاحب دنیاوی لحاظ سے بڑے صاحب ثروت اور وسیع جائیداد کے مالک تھے۔ شہر ’’عارف والا‘‘ کا نام اُن کے نام پر رکھا گیا تھا۔ لیکن وہ احمدیت سے محروم رہے تاہم اُن کی اہلیہ محترمہ احمدی ہوگئی تھیں۔ اسی طرح آپ کے نانا حضرت سیّد محمد اشرف شاہ صاحبؓ اور اُن کے بھائی بھی اصحابِ احمد میں شامل تھے۔

مرحومہ کا نکاح 1959ء میں حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ نے مکرم مرزا رفیق احمد صاحب ابن حضرت مرزا قدرت اللہ صاحبؓ کے ساتھ پڑھایا تھا۔ آپ کے سسر پنجابی زبان کے مشہور شاعر حضرت میاں ہدایت اللہ صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ حضرت میاں ہدایت اللہ صاحبؓ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قریبی تعلق حضورؑ کے دعویٰ سے بھی پہلے سے تھا اور اُن کے بارہ میں حضورؑ نے یہ ارشاد بھی فرمایا تھا کہ ان کی وصیت کی کیا ضرورت ہے، یہ تو مجسّم وصیت ہیں۔

محترمہ سیّدہ فریدہ انور صاحبہ نماز روزہ کی انتہائی پابند، قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی اور ہروقت قرآن و حدیث کی دعائیں پڑھنے والا وجود تھیں۔ چندہ جات شوق سے ادا کرتیں اور ذاتی پیسے جمع کرکے مختلف تحریکات میں قربانی پیش کرنے کے علاوہ غرباء کی مدد کیا کرتیں۔ مسجد بیت الفتوح کی تعمیر کے لئے تحریک ہوئی تو آپ کے پچاس ہزار روپے بینک میں جمع تھے، سب ساری رقم آپ نے پیش کردی۔ نیکی کا کام کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتیں۔ اگر کسی بچی پر کوئی ظلم ہوتا ہوا دیکھتیں تو اُس کی ہرممکن اور علی الاعلان مدد کرتیں اور اُسے اپنی بیٹی بنالیتیں۔ غرباء اور ضرورتمند آتے تو کئی بار اپنے گھر کا سامان بھی اُنہیں دے دیتیں۔ بارہا گھر کے برتن اور کوئی فرنیچر مختلف گھروں میں بھجوادیئے لیکن خدا کے فضل سے آپ کے گھر میں کبھی کوئی تنگی محسوس نہیں ہوئی۔ کئی لوگ قرضہ لیتے لیکن آپ کبھی واپسی کا تقاضا نہ کرتیں۔

ظہر وعصر کی نماز کے لئے مرکز آپ کا گھر تھا۔ گھر کے دو کمروں میں MTA کا انتظام کررکھا تھا، ایک کمرہ مردوں کے لئے اور دوسرا عورتوں کے لئے مخصوص تھا۔ بعض لوگ جو چندہ نادہندگان تھے، اُن کو آپ کے سپرد کردیا جاتا اور آپ کا حسن سلوک اور خداداد رعب ایسا تھا کہ وہ لوگ بقایا بھی ادا کرنا شروع کردیتے۔ عورتوں کو صحت سے متعلق مشورے دیتیں، کئی ضرورتمند خواتین علاج کے لئے اور ٹیکے وغیرہ لگوانے کے لئے آپ کے ہاں آیا کرتیں۔ ہر شخص جو خواہ ضرورت کے تحت آپ کے گھر آتا یا جماعتی مہمان ہوتا، اُس کی تواضع ضرور ہوتی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹیوں سے نوازا۔ آپ خود بھی پردہ کی پابند تھیں اور اپنی بچیوں کی بھی بہت عمدہ تربیت کی۔

...❁...❁...❁...

## مکرم ٹھیکیدار محمد شفیع سڈل صاحب

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ نومبر و دسمبر 2012ء میں مکرم محمد ظفراللہ صاحب نے اپنے دادا محترم ٹھیکیدار محمد شفیع سڈل صاحب کا ذکرخیر کیا ہے جو ریلوے کے پُل بنانے کے ٹھیکے لیا کرتے تھے۔ آپ کوٹلی لوہاراں کے رہنے والے تھے جو سیالکوٹ سے قریباً آٹھ میل کے فاصلہ پر تھا۔

مکرم ٹھیکیدار محمد شفیع سڈل صاحب نے خلافتِ اُولیٰ کے دوران احمدیت قبول کی۔ خواجہ کمال الدین صاحب کے زیراثر ہونے کی وجہ سے خلافت ثانیہ کی بیعت کچھ عرصہ کے بعد کی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد جوانی میں ہی آپ نے وفات پائی۔ اُس وقت آپ کا بڑا بیٹا محض چودہ پندرہ سال کا تھا۔ آپ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد آپ کے دوست حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحبؓ (نیلا گنبد لاہور والے) آپ کو ملنے کوٹلی لوہاراں پہنچے تو اُنہیں آپ کی وفات کا علم ہوا۔ نیز یہ بھی پتہ چلا کہ مرحوم کے کارندوں اور رشتہ داروں نے وہ سب کچھ خرد برد کرلیا تھا جس کے لئے اُنہیں مرحوم کے وارثان کے دستخط کی ضرورت نہیں تھی۔ البتہ وہ رقم محفوظ رہی جو ابھی حکومت سے لینی تھی۔ اسی طرح جو لوگ آپ کے زیراثر احمدی ہوئے تھے، اُن میں سے بھی اکثر اپنے ایمان پر قائم نہ رہ سکے حتّٰی کہ آپ کے دو بڑے بیٹوں کی منگنیاں بھی احمدیت کی وجہ سے ختم کردی گئیں۔ جب حضرت حاجی صاحب کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی مرحوم کے بڑے بیٹے سے طے کردی۔ آپ نے ایسا غالباً اس لئے بھی کیا کیونکہ مرحوم کی اہلیہ نے احمدیت قبول نہیں کی تھی اور اُن کا خیال تھا کہ اگر دونوں بیٹے عارضی طور پر کہہ دیں کہ ہم احمدی نہیں ہیں تو بعد میں کون پوچھتا ہے۔

حضرت حاجی صاحب کی بیٹی مریم جب اس گھر میں بہو بن کر آئیں تو اگرچہ وہ شہر کی رہنے والی تھیں اور باہم دونوں خاندان ہم کفو بھی نہیں تھے لیکن اُن کی وجہ سے اس گھر میں دین نہ صرف قائم رہا بلکہ مضبوط بھی ہوا۔ حضرت حاجی صاحب نے اپنے داماد کو لاہور بلاکر اُنہیں ٹھیکے لینے اور کام مکمل کرنے میں مدد دی۔ اس طرح یہ خاندان ایک بار پھر اپنے پاؤں پر کھڑا ہوگیا۔

مکرم ٹھیکیدار محمد شفیع سڈل صاحب بہت مخلص احمدی تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر گاڑی میں ایک بوگی ریزرو کروالیتے کہ جو بھی جانا چاہتا ہے وہ آجائے۔ آپ درپردہ بہت سے غرباء کی مدد بھی کیا کرتے تھے۔ آپ کی وفات پر بعض بیواؤں نے رورو کر کہا کہ انہیں اپنی بیوگی کا احساس اب ہوا ہے۔ مرحوم نے اپنے ہر بیٹے کے علاوہ دونوں سوتیلے بھائیوں کے لئے بھی اپنی گرہ سے مکانات بنوائے اور اپنی اولاد کی طرح اُن کا بھی خیال رکھا۔

...❁...❁...❁...

## جزائر کُک (Cook Islands)

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 6؍اکتوبر 2012ء میں ایک مختصر معلوماتی مضمون بحرالکاہل میں موجود جزائر کُک کے بارہ میں شامل اشاعت ہے۔

جزیرہ آک لینڈ (نیوزی لینڈ) کے شمال مشرق میں اڑہائی ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع یہ آٹھ بڑے اور سات چھوٹے جزائر کا مجموعہ ہے۔ یہ جزائر 20 لاکھ مربع کلومیٹر کے علاقے میں پھیلے ہوئے ہیں جبکہ ان جزائر کا کُل رقبہ 290 مربع کلومیٹر اور آبادی قریباً 20 ہزار ہے۔ یہاں ہر سال قریباً دولاکھ سیاح آتے ہیں جن کے لئے کچھ خوبصورت باغات اور بلند عمارتوں میں ہوٹل تعمیر کئے گئے ہیں۔

یہ جزائر قریباً دوہزار سال قبل ہونے والی زمینی تبدیلی کے باعث وجود میں آئے تھے۔ ان جزائر کی سیاحت سب سے پہلے ہسپانوی اور پُرتگالی جہازرانوں نے کی۔ 1773ء میں برطانوی بحری کپتان جیمز کُک نے ان جزائر کو دریافت کیا اور اِنہیں Harvey Islands کا نام دیا۔ 1888ء میں اِن جزائر کو برطانیہ نے حاصل کرکے اپنے زیرحفاظت علاقہ قرار دے دیا اور ان کو کُک جزائر کا نام دیا۔ 1901ء میں یہ جزائر نیوزی لینڈ میں شامل کردیئے گئے۔ اِن جزائر میں 1970ء میں پہلا انٹرنیشنل ایئرپورٹ بنایا گیا۔ اس خطّہ کی اپنی حکومت اور اپنی زبان ہے البتہ ہر جزیرے کی ثقافت دوسرے سے یکسر مختلف ہے۔ ان جزائر میں بارشیں کثرت سے ہوتی ہیں لیکن عام طور پر موسم خوشگوار رہتا ہے۔

---

جماعت احمدیہ امریکہ کے اردو ماہنامہ ’’النور‘‘ اگست وستمبر 2012ء میں مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب کا خوبصورت کلام شامل اشاعت ہے جو زیارتِ حرمین الشریفین کے پس منظر میں کہا گیا ہے۔ نظم میں شامل دو مقامات کا تعارف نیچے درج ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

تیراؐ مولد ، تیراؐ مسکن ، تیراؐ مدفن دیکھا
وجہِ تکوینِ دو عالم کے فسانے کا متن دیکھا
حرا دیکھ کے یاد آئی حدیثِ اِقْرَا
باطنِ ثَور میں جلوۂ لَاتَحْزَنْ دیکھا
دامنِ اُحد میں مرقدِ حمزہؓ کے قریب
حجلۂ حُورِ شہادہ کے تجمّل کا پھبن دیکھا
شمیسی کی فضا ، تجھ پہ فدا جان کے تُو نے
حزبِ رضواں کا وہ عہدِ کُفر شکن دیکھا
کس طرح کروں آج مَیں ذکرِ مقامِ غرقد
ہے یہ وہ خاک جہاں خُلد نشینوں کا نشیمن دیکھا

.........................

نوٹ 1:۔ حدیبیہ کے مقام کو (جہاں صحابہؓ نے آنحضور ﷺ کے دست مبارک پر بیعت رضوان کی تھی) آجکل شمیسی کہتے ہیں۔
2۔ جنت البقیع کا تاریخی نام غرقد ہے۔

# Muslim Television Ahmadiyya
# Weekly Programme Guide

**February 01, 2019 – February 07, 2019**

*Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 3875 6040*

## Friday February 01, 2019

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 111-121 and Surah Al-An'aam verses 1-20. |
| 00:35 | Dars-e-Malfoozat |
| 00:50 | Yassarnal Qur'an: Lesson no. 62. |
| 01:25 | Huzoor's Interview by LBC Radio |
| 02:00 | Introduction To Waqf-e-Jadid |
| 02:20 | In His Own Words |
| 02:55 | Spanish Service |
| 03:25 | Ashab-e-Ahmad |
| 03:50 | Quran Class: Class no. 170, recorded on December 24, 1996. |
| 04:50 | Khilafat-e-Haqqa Islamiya |
| 05:20 | Al-Maa'idah |
| 06:00 | Tilawat : Surah Al-Baqarah, verses 78-86. |
| 06:15 | Dars-e-Hadith |
| 06:35 | Yassarnal Qur'an: Lesson no. 1. |
| 07:00 | Beacon Of Truth: Recorded on February 4, 2018. |
| 08:00 | Islam Ahmadiyya In America |
| 08:30 | Australian Service: Programme no. 01. |
| 08:55 | Baitul Ikram Mosque: Rec. February 20, 2016. |
| 10:00 | In His Own Words |
| 10:40 | Hamara Khoon Bhi Shamil Hai |
| 11:00 | Deeni-O-Fiqahi Masail |
| 11:45 | Noor-e-Mustafwi: Programme no. 58. |
| 12:00 | Tilawat |
| 12:30 | Live From Baitul Futuh Mosque |
| 13:00 | Live Friday Sermon |
| 14:00 | Live From Baitul Futuh Mosque |
| 14:30 | Live Shotter Shondhane |
| 16:35 | Friday Sermon: Recorded on February 1, 2019. |
| 17:45 | Noor-e-Mustafwi |
| 18:00 | World News |
| 18:15 | Tilawat: Surah Taa Haa, verses 84-136. |
| 18:30 | Beacon Of Truth |
| 19:20 | Baitul Ikram Mosque: Rec. February 20, 2016. |
| 20:25 | Deeni-O-Fiqahi Masail |
| 21:00 | In His Own Words |
| 21:35 | Friday Sermon [R] |
| 22:45 | Australian Service |
| 23:25 | Islam Ahmadiyya In America |

## Saturday February 02, 2019

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:30 | Tilawat |
| 00:40 | Noor-e-Mustafwi: Programme no. 58. |
| 01:00 | Yassarnal Qur'an |
| 01:20 | Baitul Ikram Mosque: Rec. February 20, 2016. |
| 02:25 | Australian Service |
| 02:50 | Friday Sermon: Friday sermon delivered on February 1, 2019. |
| 04:00 | Shotter Shondhane |
| 06:00 | Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 87-94. |
| 06:15 | Dars-e-Hadith |
| 06:35 | Al-Tarteel: Lesson no. 10. |
| 07:05 | Humanity First |
| 07:30 | Open Forum: Programme no. 32. |
| 08:05 | International Jama'at News |
| 09:00 | Friday Sermon: Recorded on February 1, 2019. |
| 10:10 | In His Own Words |
| 11:00 | Indonesian Service |
| 12:05 | Tilawat |
| 12:15 | Dars-e-Hadith |
| 12:35 | Al-Tarteel |
| 13:00 | Live Intikhab-e-Sukhan |
| 13:30 | Aaina: Programme no. 1. |
| 14:00 | Live Shotter Shondhane |
| 16:05 | Live Rah-e-Huda |
| 17:35 | Al-Tarteel |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Tilawat: Surah Al-Ambiyaa', verses 1-51. |
| 18:35 | Humanity First |
| 18:50 | Open Forum |
| 19:20 | Dua-e-Mustaja'ab: Programme no. 7. |
| 20:00 | Jalsa Salana UK Address: Rec. July 23, 2011 . |
| 21:00 | International Jama'at News |
| 21:55 | Aaina |
| 22:30 | Friday Sermon: Recorded on February 1, 2019. |

## Sunday February 03, 2019

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:25 | Tilawat |
| 00:35 | Dars-e-Hadith |
| 01:00 | Al-Tarteel: Lesson no. 10. |
| 01:30 | Jalsa Salana UK Address |
| 02:30 | The Life Of Holy Prophet Muhammad |
| 02:50 | Friday Sermon: Recorded on February 1, 2019. |
| 04:00 | Shotter Shondhane |
| 06:00 | Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 95-103. |
| 06:15 | Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Yassarnal Qur'an: Lesson no. 1. |
| 06:45 | Rishta Nata Ke Masayil |
| 07:00 | Rah-e-Huda: Recorded on February 2, 2019. |
| 08:30 | Ashab-e-Ahmad |
| 09:05 | Gulshan-e-Waqfe Nau: Rec. February 5, 2017. |
| 10:05 | In His Own Words |
| 10:40 | Noor-e-Deen |
| 11:00 | Indonesian Service |
| 12:00 | Tilawat |
| 12:15 | Dars-e-Hadith |
| 12:30 | Yassarnal Qur'an |
| 12:45 | Friday Sermon: Recorded on February 1, 2019. |
| 14:00 | Live Shotter Shondhane |
| 16:05 | In His Own Words |
| 16:45 | The Nation of Jonah |
| 17:30 | Yassarnal Qur'an |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Tilawat: Surah Al-Ambiyaa, verses 52-113. |
| 18:35 | Shotter Shondhane |
| 20:40 | Noor-e-Deen |
| 21:00 | In His Own Words |
| 21:40 | Aao Urdu Seekhain: Programme no. 30. |
| 22:00 | Friday Sermon [R] |
| 23:00 | Marhum-e-Isa: Programme no. 1. |
| 23:30 | Ashab-e-Ahmad |

## Monday February 04, 2019

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat: Surah Al-Ambiyaa, verses 52-113. |
| 00:35 | Dars-e-Hadith |
| 01:00 | Yassarnal Qur'an |
| 01:15 | Gulshan-e-Waqfe Nau |
| 02:20 | In His Own Words |
| 02:55 | Friday Sermon |
| 04:00 | Shotter Shondhane |
| 06:00 | Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 104-113. |
| 06:15 | Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Al-Tarteel: Lesson no. 10. |
| 06:55 | Rencontre Avec Les Francophones |
| 07:55 | Hijrat: Programme no. 11. |
| 08:30 | Malayalam Service |
| 09:00 | Waqfe Nau Ijtema : Rec. February 27, 2016. |
| 10:00 | In His Own Words |
| 10:30 | Swahili Service: Programme no. 16. |
| 11:05 | Friday Sermon: Recorded on August 24, 2018. |
| 12:00 | Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 104-113. |
| 12:15 | Dars-e-Hadith |
| 12:30 | Al-Tarteel |
| 12:50 | Friday Sermon: Recorded on February 22, 2013. |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:00 | Waqfe Nau Ijtema [R] |
| 16:00 | In His Own Words |
| 16:35 | International Jama'at News |
| 17:35 | Al-Tarteel |
| 18:00 | World News |
| 18:15 | Tilawat: Programme no. 17. |
| 18:30 | Somali Service: Programme no. 1. |
| 19:05 | Malayalam Service |
| 19:35 | Ashab-e-Ahmad |
| 20:00 | Waqfe Nau Ijtema: Rec. February 27, 2016. |
| 21:00 | In His Own Words |
| 21:35 | Four Days Without A Shepherd |
| 22:30 | Rencontre Avec Les Francophones |
| 23:30 | Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood: Prog. no. 188. |
| 23:50 | What Is Bai'at |

## Tuesday February 05, 2019

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat: Surah Al-Hajj verses 1-38. |
| 00:40 | Dars-e-Hadith |
| 01:00 | Al-Tarteel: Lesson no. 10. |
| 01:25 | Waqfe Nau Ijtema: Rec. February 27, 2016. |
| 02:25 | In His Own Words |
| 03:00 | International Jama'at News |
| 03:50 | Rencontre Avec Les Francophones |
| 04:50 | History Of Cordoba |
| 05:15 | Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood: Prog. no. 188. |
| 05:35 | Malayalam Service |
| 06:00 | Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 114-124. |
| 06:15 | Dars-e-Malfoozat: Programme no. 44. |
| 06:30 | Yassarnal Qur'an: Lesson no. 2. |
| 06:45 | Liqa Maal Arab: Session no. 162. |
| 08:00 | Story Time: Programme no. 51. |
| 08:30 | Australian Service: Programme no. 2. |
| 09:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau: Rec. February 5, 2017. |
| 10:00 | In His Own Words: Today's discussion is about the book 'Divine Manifestations'. |
| 10:30 | Development Of Mosques |
| 11:05 | Indonesian Service |
| 12:05 | Tilawat |
| 12:15 | Dars-e-Malfoozat |
| 12:30 | Yassarnal Qur'an |
| 13:00 | Friday Sermon: Recorded on February 1, 2019. |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:05 | Gulshan-e-Waqfe Nau [R] |
| 16:05 | In His Own Words |
| 16:40 | Face 2 Face: Recorded on December 9, 2018. |
| 17:45 | Yassarnal Qur'an |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Tilawat |
| 18:35 | Rah-e-Huda |
| 20:05 | Gulshan-e-Waqfe Nau: Recorded on February 5, 2017. |
| 21:05 | In His Own Words |
| 21:45 | Kasre Saleeb: Programme no. 13. |
| 22:20 | Liqa Maal Arab: Session no. 162. |
| 23:30 | Development Of Mosques |

## Wednesday February 06, 2019

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 39-79. |
| 00:35 | Dars-e-Malfoozat |
| 00:45 | Yassarnal Qur'an |
| 01:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau |
| 02:00 | In His Own Words |
| 02:40 | Face 2 Face |
| 03:45 | Liqa Maal Arab |
| 04:55 | Servants Of Allah |
| 06:00 | Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 125-133. |
| 06:15 | Aao Husne Yar Ki Baatain Karain: Programme no. 18. |
| 06:35 | Al-Tarteel: Lesson no. 10. |
| 07:00 | Question and Answer Session: Recorded on May 11, 1991. |
| 07:55 | An Introduction To Ahmadiyyat |
| 09:05 | Jalsa Salana UK Address: Recorded on July 24, 2011. |
| 10:30 | Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il: Recorded on November 23, 2016. |
| 11:05 | Indonesian Service |
| 12:05 | Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 125-133. |
| 12:15 | Aao Husne Yar Ki Baatain Karain |
| 12:35 | Al-Tarteel |
| 13:00 | Friday Sermon: Recorded on February 1, 2019. |
| 14:10 | Bangla Shomprochar |
| 15:15 | Jalsa Salana UK Address [R] |
| 16:40 | Shaam-e-Ghazal: Programme no. 1. |
| 17:30 | Al-Tarteel |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Tilawat |
| 18:40 | Horizons D'Islam: A French language programme. Programme no. 8. |
| 19:25 | Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il |
| 20:00 | Jalsa Salana UK Address |
| 21:25 | Shaam-e-Ghazal |
| 22:15 | Islami Mahino ka Ta'aruf: Programme no. 01. |
| 22:30 | Question and Answer Session [R] |
| 23:25 | In His Own Words |

## Thursday February 07, 2019

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat: Surah Al-Mu'minoon, verses 1-75. |
| 00:40 | Aao Husne Yar Ki Baatain Karain |
| 01:00 | Al-Tarteel |
| 01:25 | Jalsa Salana UK Address |
| 02:50 | An Introduction To Ahmadiyyat |
| 04:00 | Question and Answer Session |
| 04:55 | Shaam-e-Ghazal |
| 05:45 | Islami Mahino ka Ta'aruf |
| 06:00 | Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 68-77. |
| 06:15 | Dars-e-Malfoozat |
| 06:25 | Yassarnal Qur'an: Lesson no. 74. |
| 07:00 | Quran Class: Class no. 171, recorded on December 30, 1996. |
| 08:05 | Islamic Jurisprudence: Today's topic is on 'the concept of halal and haram'. |
| 08:40 | Introduction To Waqf-e-Jadid |
| 09:00 | Reception At Hilton Hotel: Recorded on November 23, 2015. |
| 09:55 | In His Own Words |
| 10:25 | Islami Mahino Ka Ta'aruf |
| 10:45 | Japanese Service: Programme no. 2. |
| 11:20 | Pushto Muzakarah: Programme no. 10. |
| 12:00 | Tilawat |
| 12:15 | Dars-e-Malfoozat |
| 12:25 | Yassarnal Qur'an |
| 12:55 | Friday Sermon: Recorded on January 18, 2019. |
| 14:00 | Live Shotter Shondhane: Live interactive discussion programme in Bengali. |
| 16:05 | Friday Sermon: Recorded on January 25, 2019. |
| 17:10 | Introduction To Waqf-e-Jadid |
| 17:30 | Yassarnal Qur'an |
| 18:00 | World News |
| 18:15 | Tilawat: Surah Taa Haa, verses 1-83. |
| 18:35 | Islami Mahino Ka Ta'aruf |
| 19:00 | Open Forum: Programme no. 32. |
| 19:30 | Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood |
| 20:00 | Friday Sermon [R] |
| 21:05 | In His Own Words |
| 21:40 | Rights Of Women In Islam: Programme no. 2. |
| 22:20 | Quran Class [R] |
| 23:25 | Ashab-e-Ahmad |

***Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).***

# Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 26 | Friday 01 February 2019 | Issue No. 05


## اگر تمام انصار اس (نماز باجماعت کے قیام) کی طرف توجہ کریں تو ایک انقلاب پیدا ہو سکتا ہے

**عبادت کا حق اسی وقت ادا ہوگا جب اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کی عبادت کی جائے گی**

اللہ تعالیٰ نے تمہیں دنیاوی سامان دیئے تھے تا کہ اس سے تمہارے اندر بہتری پیدا ہو، تمہارے ہاں کشائش پیدا ہو۔ تم اپنے بیوی بچوں کے حق ادا کرنے والے بنو۔ تم جماعت کے حق ادا کرنے والے بنو۔ اگر تم نے اس جائیداد کا صحیح استعمال نہیں کیا، جو کاروبار تھے ان کو صحیح طرح نہیں چلایا، جو محنت جس کی توقع کی جاتی ہے وہ صحیح طرح نہیں کی تو تب بھی اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تمہیں میں نے دنیاوی ساز و سامان، یہ سب کچھ دیا تھا تم نے کیوں ان سے فائدہ نہیں اٹھایا؟

**عبد بننے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی رضا مقصود ہو۔**

”اصل بات یہی ہے کہ انسان رضائے الٰہی کو حاصل کرے۔ اس کے بعد روا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دعا کرے۔“

”جب سے میں احمدی ہوا ہوں بالکل کایا پلٹ گئی ہے۔ نمازوں میں سرور اور لذت پاتا ہوں۔ اب میری نمازوں کا مزہ ہی اور ہو گیا ہے۔“

”پانچ وقت اپنی نمازوں میں دعا کرو۔ اپنی زبان میں بھی دعا کرنی منع نہیں ہے۔۔۔ مسنون ادعیہ اور اذکار کے بعد اپنی زبان میں بھی دعا کیا کرو۔ ورنہ نماز کے ان الفاظ میں خدا نے ایک برکت رکھی ہوئی ہے۔“

**باجماعت عبادتوں کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ عبادتوں کے ساتھ اس مذہب کے ماننے والے اور مسلمان ایک امّت واحدہ بن جائیں**

آجکل دنیا جس تیزی سے خدا تعالیٰ کو بھلا رہی ہے اس کی اصلاح صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی کر سکتی ہے جن کو اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں بھیجا ہے۔

**اللہ تعالیٰ کی عبادت خصوصاً نماز باجماعت کے قیام اور اس کی حفاظت کی طرف خصوصی توجہ کرنے کی نصیحت**

مجلس انصاراللہ یوکے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

فرمودہ 30 ستمبر 2018ء بروز اتوار بمقام کنگزلے، کنٹری مارکیٹ (Kingsley، Country Market)

(اس خطاب کا متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ (الذّاریات:57) اور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

یہ اس آیت کا ترجمہ ہے جو میں نے تلاوت کی۔ گزشتہ ہفتے خدام الاحمدیہ کا اجتماع تھا۔ اس سال ان کے اجتماع کا theme ’صلوٰۃ‘ تھا بلکہ سارا سال ہی انہوں نے اس بات کے حصول کو اپنا ٹارگٹ مقرر کیا اور کوشش کی کہ خدام میں نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہو۔ میں نے اپنی اختتامی تقریر میں ان کو اسی طرف توجہ دلائی تھی کہ یہ ایک سال کا ٹارگٹ نہیں ہے بلکہ انسانی زندگی کا مقصد حیات ہی یہ ہے اور یہ مقصد اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔ پس اس لحاظ سے میں آج انصاراللہ کو بھی اسی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ یہ ایک ایسا مقصد ہے، زندگی کا ایک ایسا مقصد ہے جسے حاصل کئے بغیر کوئی مسلمان مسلمان ہونے کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ لیکن جس طرح اور جس توجہ کے ساتھ اس طرف توجہ دینی چاہئے بدقسمتی سے اس کی جماعت کے ہر طبقے اور عمر کے لوگوں میں بھی کمی ہے، اور انصاراللہ کی عمر کے لوگوں میں سے بہت سے ایسے ہیں جو اس اہم فریضے اور مقصد حیات کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ اور جو توجہ ہونی چاہئے تھی وہ توجہ نہیں ہے۔ انصاراللہ کی عمر میں آ کر تو خاص طور پر اس طرف توجہ ہونی چاہئے۔ جوانی میں اگر احساس نہ بھی پیدا ہو، گو کہ جوانی میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کا احساس ایک احمدی میں پیدا ہونا چاہئے اور مومن کی یہ شان ہے اور اگر یہ احساس پیدا نہیں ہوتا تو مومن کی شان کے خلاف ہے اور اسے ایمان سے باہر نکالتا ہے۔ لیکن بڑی عمر میں، چالیس سال کی عمر کے بعد تو یہ احساس بہت بڑھ جانا چاہئے کہ ہر آنے والا دن ہماری عمر میں اضافہ نہیں کر رہا بلکہ ہماری عمر کو کم کر رہا ہے۔ جو وقت اللہ تعالیٰ نے دے دیا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے استعمال کریں، اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے صرف کریں جو اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگی کا مقصد بتایا ہے۔

میرے خیال میں گزشتہ اجتماع انصاراللہ جس میں مَیں شامل ہوا تھا اس میں بھی مَیں نے انصاراللہ کو نمازوں کی طرف توجہ دلائی تھی لیکن شاید چند دن یا کچھ تھوڑے عرصہ کے لئے کچھ حد تک اس پر توجہ دی گئی ہو لیکن بعد میں میرے خیال میں دنیاوی مصروفیات اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ مقصد حیات پر حاوی ہو گئیں۔ اسی طرح اکثر خطبات میں بھی ...باقی صفحہ 21 پر...